بفیضانِ نظر

سراجُ الاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ اَفْخم حضرت سیِّدُنا

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جمادی الاُخریٰ ۱۴۳۸ھ

مارچ 2017ء

ص 1
فریاد
دورِ جاہلیت کی نشانی

ص 16
April
اپریل فول

- الزام تراشی کی مذمّت 4
- امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ 11
- مکتوب امیرِ اہلِ سنّت 19
- بیٹے کو کیسا ہونا چاہیے؟ 28
- اچھے ملازم کی خصوصیات 34
- کامیابی کے نسخے 35
- اسلام نے ماں کو کیا دیا؟ 45

امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی دُعا

جو ماہانہ ایک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کسی ایک کو جاری کروادے یا اللہ عزَّوَجَلَّ! اس کو اس وقت تک موت نہ دینا جب تک وہ تیرے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جلوہ نہ دیکھ لے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران
مولانا محمد عمران عطاری

فریاد

دورِ جاہلیت کی نشانی

حکایت: شادی کی پہلی رات میاں بیوی نے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے طے کیا کہ کوئی بھی آئے دروازہ نہیں کھولیں گے۔ کچھ دیر کے بعد لڑکے کے والدین نے اس نیت سے دروازے کو دستک دی کہ بچوں کو دُعاؤں سے نوازیں گے۔ لڑکے نے آواز پہچان لی، ایک نظر بیوی کو دیکھا پھر اپنے ارادے کو دُہراتے ہوئے دروازہ نہیں کھولا، اس کے والدین چلے گئے۔ کچھ ہی دیر بعد لڑکی کے والدین نے اسی تمنّا کے ساتھ دروازے پر دستک دی، لڑکی نے آواز پہچان لی مگر رُک گئی، چند لمحوں میں اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا اور والدین کی دُعائیں لیں لڑکے نے یہ منظر دیکھا لیکن خاموش رہا۔ کچھ عرصے بعد ان کے یہاں بیٹی کی ولادت ہوئی۔ لڑکا بہت خوش ہوا اور بیٹی کی پیدائش پر پُر تکلّف دعوت کا اہتمام کیا۔ بیوی نے اس قدر خوشی و اہتمام کا سبب پوچھا تو لڑکا بولا: گھر میں اس کی ولادت ہوئی ہے جو میرے لئے دروازہ کھولے گی۔

اس فرضی حکایت میں بیٹی کی مَحبّت و اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے، بیٹیاں اللہ کی رحمت اور غمخواری میں اپنی مثال آپ ہوتی

ہیں، ان کی مُسکراہٹ سے دُکھی دل کو قرار نصیب ہوتا ہے۔ مگر ہائے افسوس! اس پُرفِتن دور میں بیٹیوں کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا بلکہ دورِ جاہلیت کی یاد تازہ کرنے والے ہوش رُبا واقعات پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، چنانچہ اس ضِمن میں 2 اَخباری خبریں بِالتَّصَرُّف مُلاحَظہ فرمائیں:

مَعَاذَاللہ زمانۂ جاہلیت کی یاد تازہ ہوگئی، چھٹی (6) بیٹی کی پیدائش پر ظالم شوہر بیوی کو اسپتال سے لاتے ہی تَشَدُّد کا نشانہ بنانے لگا۔ جُنون ٹھنڈا نہ ہوا تو اپنی ہی لختِ جگر کو پانی کے ٹَب (Tub) میں ڈُبو کر مار ڈالا، احتجاج پر بیوی کو بھی سوتے میں فائرنگ کرکے قتل کردیا، مُلزِم کو گرفتار کرلیا گیا۔ (روزنامہ جنگ، 6 نومبر 2013)

کراچی کے ایک علاقے میں سفّاک باپ نے اپنی 10 ماہ کی بیٹی کو فَرش پر پٹخ کر قتل کر دیا اور فرار ہوگیا۔ واقعے کے فوری بعد مُلزَم کو گرفتار کرلیا گیا۔ پولیس کے مطابق مُلزَم اپنی اہلیہ سے روزانہ جھگڑا کرتا تھا اور اس پر تَشَدُّد بھی کرتا تھا، اس کی خواہش تھی کہ میرا بیٹا پیدا ہو اور بیٹا پیدا نہ ہونے پر ہی اس نے اپنی بیٹی کو قتل کیا۔ (روزنامہ دنیا، 5 جنوری 2014)

عقل کام نہیں کرتی کہ کیا باپ بھی بیٹی کو۔۔۔ قلم لکھتے ہوئے بھی کانپ اٹھے مگر کس قدر سنگدل ہے وہ باپ جسکا ہاتھ نہ کانپا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدارا بیٹیوں کی قدر کیجئے۔ اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیٹیوں کے بارے میں جو اِرشادات عطا فرمائے ہیں، انہیں پڑھئے اور غور کیجئے: (1) بیٹیوں کو بُرا مت سمجھو، بے شک وہ مَحبّت کرنے والیاں ہیں۔ (مسند امام احمد، 6/134، حدیث 17378) (2) جس کے یہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے اِیذا نہ دے اور نہ ہی بُرا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو جنّت میں داخل فرمائے گا۔ (مستدرک للحاکم، 5/248، حدیث 7428)

(3) جس شخص پر بیٹیوں کی پرورش کا بوجھ آپڑے اور وہ ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک (یعنی اچھا برتاؤ) کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لیے جہنّم سے روک بن جائیں گی۔ (مسلم، ص 1084، حدیث: 6693)

اسی طرح بیٹیوں پر مَحبّت و شفقت پر اُبھارتی ایک اور ایمان اَفروز حدیث پڑھئے: جو بازار سے اپنے بچوں کے لئے کوئی نئی چیز لائے تو وہ ان (یعنی بچوں) پر صَدَقہ کرنے والے کی طرح ہے اور اسے چاہئے کہ بیٹیوں سے اِبتدا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ بیٹیوں پر رحم فرماتا ہے اور جو شخص اپنی بیٹیوں پر رحمت و شفقت کرے وہ خوفِ خدا میں رونے والے کی مثل ہے اور جو اپنی بیٹیوں کو خوش کرے اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اسے خوش کرے گا۔

(فردوس الاخبار، 2/263، حدیث 5830)

(بقیہ صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ کیجئے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

فہرس (Index)

نمبر شمار	سلسلہ	موضوع	صفحہ
.1	فریاد	دورِ جاہلیت کی نشانی	1
.2	حمد، نعت، منقبت	اے خالق و مالک رب علی / ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماویٰ ہے ہمارا / یقیناً منبع خوف خدا	3
.3	تفسیر قراٰن کریم	جھوٹی گواہی اور الزام تراشی کی مذمت	4
.4	حدیث شریف اور اس کی شرح	غصہ نہ کرو!	5
.5	اسلامی عقائد	اللہ تعالٰی کے بارے میں عقائد	6
.6	مدنی مذاکرے کے سوال جواب	دانتوں سے ناخن کاٹنا / دورانِ ڈرائیونگ موبائل کا استعمال / سلام میں پہل	7
.7	روشن مستقبل	ہاتھی آیا، ہاتھی آیا	9
.8	بچوں کا صفحہ	ویڈیو گیمز (video Games)	10
.9	❁❁❁❁❁❁	دعوتِ اسلامی کا ایک شعبہ دارالمدینہ / امتحان کی تیاری کیسے کریں؟	11
.10	دارالافتاء اہلسنت	جنازہ میں سلام سے پہلے ہاتھ چھوڑنا / جہیز و بری کا مالک کون؟ / محافل کا بقیہ چندہ	12
.11	روشن ستارے	امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	14
.12	معاشرے کے ناسور	اپریل فول (April Fool)	16
.13	احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی	باپ پر اولاد کا حق / والد کے حقوق / بیٹیوں سے محبت	18
.14	مکتوباتِ امیر اہلسنت	معذرت نامہ / حفظِ قراٰن پر مبارک باد	19
.15	مدنی کلینک و روحانی علاج	بخار	20
.16	اسلامی زندگی	پکارنے کا انداز	22
.17	صوتی پیغامات اور امیر اہلسنّت کے صوتی جوابات	سارے وسوسے دور کر دیئے / مدنی دورہ کرنے والوں کو دعائے عطار	24
.18	آسان نیکیاں	انگوٹھے چومنا	26
.19	اشعار کی تشریح	سایۂ مصطفٰے مایۂ اصطفٰے / عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام	27
.20	کیسا ہونا چاہئے؟	بیٹے کو کیسا ہونا چاہئے؟	28
.21	سنت اور حکمت	پانی پینے کی سنتیں اور حکمتیں	29
.22	احکامِ تجارت	درزی کے پاس بچے ہوئے کپڑے کا حکم	30
.23	دورانِ تجارت مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی	گاہک سے نفع کم لیجئے	31
.24	بزرگوں کے پیشے	حضرت حماد بن سلمہ کا تعارف و پیشہ	32
.25	تاجروں کے لئے	ملازمین کے ساتھ احسان و بھلائی	33
.26	❁❁❁❁❁	اچھے ملازم کی خصوصیات	34
.27	نوجوانوں کے مسائل	کامیابی کے نسخے	35
.28	ابتدائی طبی امداد (First Aid)	گرنے کی صورت میں لگنے والی چوٹ کے حوالے سے ابتدائی طبی امداد	36
.29	مدنی پھولوں کا گلدستہ	بھلائی کا حکم دو / مخلص کون / راحت پانے کا نسخہ	37
.30	پھلوں اور سبزیوں کے فوائد	بیر اور مٹر	38
.31	کتب کا تعارف	فیضانِ صدیق اکبر (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)	39
.32	گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟	اخراجات کنٹرول کیجئے	40
.33	تذکرۂ صالحین	سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	41
.34	علم و حکمت کے مدنی پھول	دنیا کی لذات کی حقیقت / نعتیہ اشعار کون لکھے وغیرہ	42
.35	اسلام کی روشن تعلیمات	رشتہ داروں سے حسن سلوک	43
.36	تذکرۂ صالحات	امّ المؤمنین حضرت سیدتنا میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا	44
.37	اسلام نے کیا دیا؟	اسلام نے ماں کو کیا دیا؟	45
.38	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	کانچ کی چوڑیاں پہننا / محرم کے بغیر سفر	46
.39	تعزیت و عیادت	شیخ العالم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تعزیت / برادر خطیب پاکستان کی تعزیت	47
.40	امیر اہلسنت کی بعض مصروفیات	اپنے شہزادے کے گھر آمد / جامعۃ النور کے اساتذہ و طلبا سے ملاقات	49
.41	انقلابی شخصیات کے انقلابی کارنامے	سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ	50
.42	اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے!	جمادی الاُخریٰ میں وصال فرمانے والے بزرگانِ دین	51
.43	آپ کے تأثرات اور سوالات	علمائے کرام، شخصیات، اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے تأثرات	53
.44	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے	55
.45	❁❁❁❁❁	شخصیات کی مدنی خبریں	57
.46	❁❁❁❁❁❁	دعوتِ اسلامی کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں	59
.47	May dawat.e.islami prosper!	Overseas Madani News	62
.48	❁❁❁❁❁❁	Madani News of departments	65

☆اِس شُمارے کی شرعی تفتیش دارالافتاء اہلسنّت کے مفتی حافظ محمد کفیل عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی نے فرمائی ہے۔

☆ماہنامہ فیضان مدینہ اس لنک https://www.dawateislami.net/magazine پر موجود ہے۔

حمد/مناجات

اے خالق ومالک ربِّ علیٰ

اے خالق ومالک ربِّ علیٰ سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ
تُو رب ہے میرا میں بندہ تیرا سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

ہم منگتے ہیں تُو مُعْطِیْ ہے ہم بندے ہیں تُو مولیٰ ہے
محتاج تیرا ہر شاہ و گدا سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

ہم جرم کریں تُو عفو کرے ہم قہر کریں تو مِہر کرے
گھیرے ہے جہاں کو فضل تیرا سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

تُو والی ہے ہر بیکس کا تُو حامی ہے ہر بے بس کا
ہر اک کے لئے در تیرا کھلا سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

ہم عیبی ہیں ستّار ہے تُو ہم مجرم ہیں غفّار ہے تُو
بدکاروں پر بھی ایسی عطا سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

تیرے عشق میں روئے مرغِ سحر، تیرا نام ہے مرہمِ زخمِ جگر
تیرے نام پہ میری جان فدا سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

یہ سالِکؔ مجرم آیا ہے اور خالی جھولی لایا ہے
دے صدقہ رحمتِ عالم کا سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

(دیوانِ سالک از مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن، ص3)

نعت/استغاثہ

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماوا ہے ہمارا

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماوا ہے ہمارا
خاکی تو وہ آدم جدِ اعلیٰ ہے ہمارا

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سیّدِ عالم
اُس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا

خم ہو گئی پُشتِ فَلَک اس طَعنِ زمیں سے
سُن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

اُس نے لقبِ خاک شہنشاہ سے پایا
جو حیدرِ کرّار کہ مولیٰ ہے ہمارا

ہے خاک سے تعمیر مزارِ شہِ کونین
معمور اِسی خاک سے قبلہ ہے ہمارا

ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی
آباد رضاؔ جس پہ مدینہ ہے ہمارا

(حدائقِ بخشش، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن، ص32)

منقبت

یقیناً مَنْبعِ خوفِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں

یقیناً مَنْبعِ خوفِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں
حقیقی عاشقِ خیرُالورٰی صِدّیقِ اکبر ہیں

نِہایت مُتّقی و پارسا صِدّیقِ اکبر ہیں
تقی ہیں بلکہ شاہِ اَتقیا صِدّیقِ اکبر ہیں

امیرُالمؤمنیں ہیں آپ، اِمامُ المُسلِمیں ہیں آپ
نبی نے جنّتی جن کو کہا صِدّیقِ اکبر ہیں

خدائے پاک کی رحمت سے انسانوں میں ہر اک سے
فُزوں تر بعد از کُل انبیا صِدّیقِ اکبر ہیں

گناہوں کے مَرَض نے نیم جاں ہے کر دیا مجھ کو
طبیب اب بس مِرے تو آپ یا صِدّیقِ اکبر ہیں

نہ گھبراؤ گنہگارو تمہارے حَشر میں حامی
مُحِبِّ شافعِ روزِ جزا صِدّیقِ اکبر ہیں

نہ ڈر عطّارؔ آفت سے خدا کی خاص رحمت سے
نبی والی تِرے، مُشکل کُشا صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش، از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص565)

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری

جھوٹی گواہی اور الزام تراشی کی مذمّت

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـٴُـوْلًا(۳۶)﴾

ترجمہ: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے عِلم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (پ15، بنی اسرائیل:36)

تفسیر: جس بات کا عِلم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑنے سے مُراد یہ ہے کہ جس چیز کو دیکھا نہ ہو اُس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا ہے اور جس بات کو سُنا نہ ہو اس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ میں نے سنا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ جھوٹی گواہی نہ دو۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو۔ (مدارک، 1/714) تمام اَقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت میں جھوٹی گواہی دینے، جھوٹے الزامات لگانے اور اس طرح کے دیگر جھوٹے اقوال کی مُمانَعت کی گئی ہے۔

جھوٹی گواہی دینے اور غلط الزامات لگانے کی مذمت:

یاد رہے! کہ "جھوٹی گواہی دینا" اور کسی پر جان بوجھ کر "غلط الزام لگانا" انتہائی مذموم فعل ہے۔ یہاں ان سے متعلق تین احادیث ملاحظہ ہوں: (1) جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالٰی اُس کے لئے جہنم واجب کر دے گا۔ (ابن ماجہ، 3/123، حدیث:2373) (2) جس نے کسی مسلمان کو ذلیل کرنے کی غرض سے اس پر الزام عائد کیا تو اللہ تعالٰی جہنم کے پل پر اُسے روک لے گا یہاں تک کہ اپنے کہنے کے مطابق عذاب پالے۔ (ابو داؤد، 4/354، حدیث:4883) (3) جو کسی مسلمان پر ایسی چیز کا الزام لگائے جس کے بارے میں وہ خود بھی جانتا نہ ہو تو اللہ تعالٰی اسے (جہنمیوں کے خون اور پیپ جمع ہونے کے مقام) "رَدْغَةُ الْخَبَال" میں اُس وقت تک رکھے گا جب تک کہ اپنے الزام کے مطابق عذاب نہ پالے۔

(مصنف عبد الرزاق، 11/425، حدیث:20905)

جھوٹی گواہی اور الزام تراشی میں لوگوں کی حالتِ زار:

افسوس! فی زمانہ جھوٹی گواہی دینا ایک معمولی کام سمجھا جاتا ہے اور الزام تراشی کرنا تو اس قدر عام ہے کہ کوئی حد ہی نہیں، جس کا جو دل کرتا ہے وہ دوسروں پر الزام لگا دیتا اور جگہ جگہ ذلیل کرتا ہے اور ثبوت مانگیں تو یہ دلیل کہ میں نے کہیں سُنا تھا یا مجھے کسی نے بتایا تھا یا آپ کی بات کا مطلب ہی یہی تھا، اب کس نے بتایا؟ بتانے والا کتنا مُعْتَبَر تھا؟ اُس کو کہاں سے پتا چلا؟ اُس کے پاس کیا قابلِ قبول ثبوت ہیں؟ اُس نے بات کرنے والے کے دل کا حال کیسے جان لیا؟ کوئی معلوم نہیں۔ زیرِ تفسیر آیت اور بیان کردہ احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے ہر ایک کو اپنے اپنے طرزِ عمل پر غور کرنے کی شدید حاجت ہے۔

کان، آنکھ اور دل کے بارے میں سوال ہو گا:

آیت کے آخر میں فرمایا کہ **کان، آنکھ** اور **دل** سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا، یہ سوال اس طرح کا ہو گا کہ تم نے اُن سے کیا کام لیا؟ **کان** کو قرآن و حدیث، عِلم و حکمت، وعظ و نصیحت اور ان کے علاوہ دیگر نیک باتیں سننے میں استعمال کیا یا لغو، بے کار، غیبت، اِلزام تراشی، زنا کی تہمت، گانے باجے اور فحش سننے میں لگایا۔ یونہی **آنکھ** سے جائز و حلال کو دیکھا یا فلمیں، ڈرامے دیکھنے اور بد نگاہی کرنے میں استعمال کیا اور **دل** میں صحیح عقائد اور اچھے اور نیک خیالات و جذبات تھے یا غلط عقائد اور گندے منصوبے اور شہوت سے بھرے خیالات ہوتے تھے۔ اللہ تعالٰی ہمیں جھوٹی گواہی اور الزام تراشی سے محفوظ فرمائے اور ہمیں اپنے اعضا کو اللہ تعالٰی اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت اور رضا و خوشنودی والے کاموں میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

غصہ نہ کرو!

مفتی محمد حسان رضا عطاری مدنی

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ”اَوْصِنِیْ“ یعنی مجھے نصیحت فرمائیں، حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”لَا تَغْضَبْ“ یعنی غصہ نہ کرو، اس نے بار بار یہی سوال کیا یعنی مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہی اِرشاد فرمایا: ”لَا تَغْضَبْ“ یعنی غصہ نہ کرو۔
(بخاری،4/131، حدیث: 6116)

مذکورہ حدیث نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ”جَوَامِعُ الْکَلِم“ میں سے ہے، ایک ہی جملے میں دنیا وآخرت کی بھلائیاں حاصل کرنے کا طریقہ ارشاد فرمادیا۔

حافظ عمر بن علی المعروف ابنِ مُلَقِّن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حدیث کا معنی یہ ہے کہ غصہ کے اسباب سے بچو اور وہ کام جو غصہ دلائیں اُن کے دَرْپے نہ ہو، جہاں تک خود غصہ کی بات ہے تو یہ طبعی فِطری چیز ہے اور فِطرت وطبیعت سے اس کا (مکمل طور پر) زائل ہوجانا ممکن نہیں۔ مزید ارشاد فرماتے ہیں: شارع عَلَیْہِ السَّلَام نے اس ایک کلمہ میں دنیا و آخرت کی خیر کو جمع فرمادیا کیونکہ غصہ بندے کو قطعِ رحمی کرنے، دوسروں سے منہ موڑنے اور شفقت ومہربانی نہ کرنے کی طرف لے جاتا اور بعض اوقات تکلیف دینے پر بھی اُبھارتا ہے۔ (المعین علی تفہم الاربعین، ص282)

حافظ، فَقِیہ عبد الرحمن بن شہاب المعروف ابنِ رَجب حَنبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِس فرمان کے دو مطلب ہوسکتے ہیں: ”غُصّہ نہ کرو“ کا ایک مطلب یہ ہے کہ وہ کام اختیار کرو جو حُسنِ اَخلاق جیسے بخشش وسخاوت، بُردُباری وحیا، عاجزی، غصہ برداشت کرنا وغیرہ پیدا کریں اور یہ کام اس کی ایسی عادت بن جائیں کہ جب غصے کے اسباب پائے جائیں تو وہ غصے کو اپنے سے دور کرنے پر قادر ہوجائے۔ دوسرا اِس کا معنی یہ ہوسکتا ہے کہ جب غصہ آجائے تو غصے کے مُقْتَضٰی یعنی جس غلط بات کا غصہ تقاضا کررہا ہے اس پر عمل نہ کرو۔ (ملخص از جامع العلوم والحکم ص: 182)

امام، فقیہ ابنِ حجر ہیتمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غصہ وہ ناپسندیدہ ہے جو اللہ تعالٰی کے لئے نہ ہو، ہاں! اگر غصہ اللہ تعالٰی کے لئے ہو مثلاً: اللہ تعالٰی کی نافرمانی ہوتا دیکھ کر کسی کو غصہ آیا تو یہ پسندیدہ بات ہے، اسی وجہ سے مخلوق میں سب سے زیادہ شفقت ومہربانی فرمانے والے، صبر ودَرگُزر کے پیکر یعنی نبیِّ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس وقت سخت جلال میں تشریف لاتے جب اللہ تعالٰی کی حُدود کو، محرمات کو پامال کیا جاتا حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی اپنی ذات کے لئے غصہ نہیں کرتے تھے۔ (الفتح المبین، 338 مع الزیادۃ والتفصیل)

مزید آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص غصہ میں ہو تو اُس وقت اپنی جان، اپنے گھر والوں اور اپنے مال کے بارے میں بددُعا نہ کرے کیونکہ بعض اَوقات وہ گھڑی قَبولیَّت کی ہوتی ہے اور اِس کی وہ بات قبول کرلی جاتی ہے۔ مسلم شریف کی ایک حدیث میں یہ موجود ہے کہ ایک شخص نے سفر کے دوران اپنے اونٹ کو لعنت کی تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس سے اِرشاد فرمایا: اپنے اِس اونٹ سے اُتر جا کیونکہ ہمارے ساتھ کوئی مَلعون شے نہیں چلے گی، پھر ارشاد فرمایا: اپنے اوپر، اپنی اولاد پر، اپنے اَموال پر بددُعا نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ وہ گھڑی ہو جس میں اللہ تعالٰی سوال کو قبول فرماتا ہے اور تمہاری یہ بات بھی قبول ہوجائے۔ (الفتح المبین 338 ملخصا)

غصہ پی جانے کے فضائل، غصہ دور کرنے کے بہت سے علاج علمائے کرام نے اپنی کُتب میں تحریر کئے ہیں۔ اِس حوالے سے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **”غصّے کا علاج“** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ بھی نہایت مفید رہے گا۔

فریاد (بقیہ)

صد کروڑ افسوس! آج کل مسلمانوں کی ایک تعداد بیٹی کی پیدائش کو ناپسند کرنے لگی ہے! یہاں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ امیرِ اہلسنت کے رسالے **"زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی"** کے صفحہ 14 سے الٹرا ساؤنڈ (Ultra Sound) کا اہم مسئلہ بیان کر دوں، چنانچہ "الٹرا ساؤنڈ کروانے کا اہم مسئلہ ذہن نشین فرمالیجئے: اگر مَرَض کا علاج مقصود ہے تو اس کی تشخیص (یعنی پہچان) کے لیے بے پردگی ہو رہی ہو تب بھی ماہر طبیب کے کہنے پر عورت کسی مسلمان عورت (اور نہ ملے تو مجبوری کی صورت میں مرد وغیرہ) کے ذریعے الٹرا ساؤنڈ کرواسکتی ہے۔ لیکن بچہ ہے یا بچی اس کی معلومات حاصل کرنے کا تعلّق چونکہ علاج سے نہیں اور الٹرا ساؤنڈ (Ultra Sound) میں عورت کے سَتْر (یعنی ان اَعضاء مثلاً ناف کے نیچے کے حصّے) کی بے پردگی ہوتی ہے لہٰذا یہ کام مرد تو مرد کسی مسلمان عورت سے بھی کروانا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

(دردناک حکایت) الٹرا ساؤنڈ کی غلط رپورٹ نے گھر اُجاڑ دیا:

تمام سائنسی تحقیقات چونکہ یقینی نہیں ہوتیں لہٰذا بیٹا یا بیٹی کا مُعامَلہ ہو یا کسی اور بیماری کا، الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ دُرُست ہی ہو یہ ضروری نہیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی چینل کے ہفتہ وار مقبول سلسلے "ایسا کیوں ہوتا ہے؟" کی قِسط 14 "ظُلْم کی اِنتہا" میں ایک پاکستانی لیبارٹرین نے اپنے تَجْرِبات بَیان کرتے ہوئے کچھ اس طرح بتایا کہ "ایک عورت کے اِبتدائی ایّام کے الٹرا ساؤنڈ (Ultra Sound) کی رپورٹ میں ساتھ آنے والے شوہر نے جب بیٹی کا سُنا تو سنتے ہی بے چاری کو طلاق دے دی! لیکن جب دن پورے ہوئے اور وِلادت ہوئی تو بیٹا پیدا ہو گیا! مگر آہ! الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ پر اندھا یقین رکھنے والے آدمی کی نادانی کے سبب اس دُکھیاری بی بی کا گھر اُجڑ چُکا تھا!" (زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی، ص 15،14)

کاش! میری یہ فریاد ہر باپ تک پہنچ جائے کہ وہ بیٹی کی پیدائش کو بُرا نہ جانے، بیٹی سے محبت کرے، اُس پر شفقت کرے، اُسے ایذا نہ دے، (مَعَاذَاللہ) اُسے قتل نہ کرے، بلکہ اُس کی قراٰن و سنّت کے مطابق بہترین تربیت کرکے آخرت میں ثواب کا مستحق بنے۔

(بیٹی کی پرورش کی فضیلت اور دیگر اہم معلومات پر مشتمل امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پڑھنا نہ بھولئے)

اللہ تعالیٰ کے بارے میں عقائد

سید محمد سجاد عطاری مدنی

● **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایک ہے۔ ● اس کا کوئی شریک نہیں۔ ● وہی عبادت کے لائق ہے۔ اسے کسی نے پیدا نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ ● اس کی ذات وصفات کے سوا کوئی چیز نہ تھی، پھر سب چیزیں اسی نے پیدا کیں۔ ● یہ اونچے آسمان، وسیع و عَریض زمین، چمکتا دَمکتا سورج، روشن چاند، جھلملاتے ستارے، بلند و بالا پہاڑ، بڑے بڑے سمندر، بَل کھاتے دریا، سردی، گرمی، مختلف قسم کے موسم، ہوائیں، بادل، بارش، انسان، جِنّات، فرشتے الغرض کائنات کی ہر ہر شے اسی نے پیدا کی ہے۔ ● وہی سب کو پالنے والا ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں، سارا جہاں اس کا محتاج ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اسے روک نہیں سکتا۔ اس کے ارادے کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ ● نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا، نہ اس کی کوئی بیوی ہے، وہ ایسی تمام چیزوں سے پاک ہے۔ ● **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی موت و زندگی کا مالک ہے۔ وہ ہر چاہت پر قادر ہے۔ اس میں ہر کمال و خوبی پائی جاتی ہے اور وہ ہر طرح کے عیب و نقص سے پاک ہے۔ ● اسی طرح وہ نیند، اونگھ، اُکتاہٹ اور تھکاوٹ جیسی چیزوں سے بھی پاک ہے۔ ● وہ ہر ظاہر و چھپی شے کو جانتا ہے۔ ہر ہلکی سے ہلکی آواز کو سنتا اور ہر باریک سے باریک چیز کو دیکھتا ہے بلکہ وہ تو دِل کے رازوں، اِرادوں، وَسْوَسوں اور خیالات کو بھی جانتا ہے۔ ● وہ جسم سے پاک ہے۔ وہ جسے چاہے عزّت دے جسے چاہے ذِلّت دے۔ وہ اچھے کاموں سے خوش اور بُرے کاموں سے ناراض ہوتا ہے۔ ● وہی مظلوموں کی مدد کرتا اور بیماروں کو شِفا دیتا ہے۔ ● اس کے غضب سے ہر دم ڈرنا چاہئے کہ اس کی پکڑ بہت سخت ہے۔ وہ کسی پر ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ ● اس کا ہر کام حکمت بھرا ہے۔ وہ ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے۔ اس کی رحمت دُکھی دلوں کا سہارا ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، 1/2تا27)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

دانت سے ناخن کاٹنا کیسا؟

سوال: کیا دانت سے ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: دانت سے ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ اس سے بَرَص (یعنی جسم پر سفید سفید داغ دھبّے والی بیماری) پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قراٰنِ پاک اُٹھالئے جانے کا مطلب

سوال: جب قیامت ہوگی تو قراٰنِ پاک سے الفاظ اُٹھالئے جائیں گے تو کیا حُفّاظِ کرام کے دلوں سے بھی قراٰنِ پاک مَحْو کر دیا جائے (یعنی مِٹادیا جائے) گا؟

جواب: جی ہاں! جب قیامت قائم ہوگی تو قراٰنِ پاک سے بھی الفاظ اُٹھالیے جائیں گے اور حُفّاظِ کرام کے دلوں سے بھی قراٰنِ پاک مَحْو کر دیا جائے (یعنی مِٹادیا جائے) گا۔ جیسا کہ حضرتِ سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: کتابُ اللہ پر ایک رات ایسی آئے گی کہ لوگ صبح کریں گے تو قراٰن کی ایک آیت بلکہ ایک حرف تک کسی دل میں نہ ہو گا۔ وہ سب تمام دلوں سے مَحْو ہو جائے (یعنی مِٹادیا جائے) گا۔ (فردوس الاخبار، 2/492، حدیث:8414)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امّی مجھے چاکلیٹ نہیں کھانے دیتیں!

سوال: مجھے چاکلیٹ کھانا پسند ہے مگر امّی کہتی ہیں کہ چاکلیٹ مت کھاؤ، کھانا کھاؤ، بتایئے میں کیا کروں؟

جواب: امّی کی بات مانتے ہوئے چاکلیٹ کھانے کے بجائے کھانا کھانا چاہیے کیونکہ جب آپ کھانا کھائیں گے تو طاقت آئے گی اور اس کے ذریعے عبادت پر قوت بھی حاصل ہوگی جبکہ چاکلیٹ نقصان دِہ ہوتی ہے، اس سے بھوک مَر جاتی ہے اور اس میں کیفین (Caffeine) بھی ملی ہوتی ہے جو صحت کے لئے مفید نہیں ہے لہٰذا چاکلیٹ نہیں کھانی چاہیے۔ ہاں! البتہ کبھی کبھار ایک آدھ کھالی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(کھٹ مٹھی گولیوں اور چاکلیٹ کے نقصانات جاننے کے لیے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"بیٹا ہو تو ایسا!"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجیے۔)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دورانِ ڈرائیونگ موبائل فون استعمال کرنا کیسا؟

سوال: ڈرائیونگ کرتے وقت بار بار میسج (SMS) آنے سے ذہن میں یہ خیالات آئیں کہ پتا نہیں کس کے میسج آرہے ہیں؟ نہ جانے ان میں کیا پیغامات ہیں؟ تو ایسی صورت میں دورانِ ڈرائیونگ موبائل فون استعمال کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: دورانِ ڈرائیونگ موبائل فون استعمال کرنے سے بچنا ہی بہتر ہے اگرچہ بار بار میسج (SMS) آرہے ہوں کیونکہ دورانِ ڈرائیونگ موبائل فون استعمال کرنے میں ایکسیڈنٹ (Accident) ہونے کا خطرہ ہوتا ہے بلکہ آئے دن اس وجہ سے ایکسیڈنٹ ہوتے

ہوں گے اور کئی جانیں بھی ضائع ہوجاتی ہوں گی۔ ایسے موقعے پر صبر کرنا چاہئے اور موبائل فون بند(Off) کر کے ایک طرف رکھ دینا چاہیے۔ دورانِ ڈرائیونگ موبائل فون استعمال کرنا قانوناً جرم بھی ہے۔ اگر قانون نافذ کرنے والوں نے پکڑ لیا تو پھر آزمائش ہو سکتی ہے۔ اسی طرح جب سگنل(Signal) پر گاڑیاں رُکتی ہیں تو اُس وقت بھی موبائل فون استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ سگنل کھل گیا تو پیچھے سے آنے والی گاڑی آپ کی گاڑی سے ٹکرا سکتی ہے یا پھر آپ کی وجہ سے گاڑیوں کی لمبی لائن رُکی رہے گی اور پھر بدمزگی بھی ہو سکتی ہے لہٰذا دورانِ ڈرائیونگ موبائل فون استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں! اگر زیادہ ہی ایمرجنسی ہے تو راستے میں کہیں مناسب جگہ پر رُک جائیں، جہاں کوئی قانونی رُکاوٹ بھی نہ ہو اور نہ ہی کوئی دوسرا آپ کی وجہ سے پریشان ہو۔ اب موبائل فون دیکھ لیں اور جواب وغیرہ کی ترکیب بنالیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدّیقی حضرات کے انگوٹھے پر نشان

سوال: صِدّیقی کسے کہتے ہیں؟ کیا صِدّیقیوں کے پاؤں کے انگوٹھے پر کوئی نشان بھی ہوتا ہے؟

جواب: دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے "عاشقِ اکبر" صفحہ 56 تا 57 پر ہے کہ حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اولاد کو "صِدّیقی" بولتے ہیں، ان کے پاؤں کے انگوٹھے میں آج بھی سانپ کے کاٹنے کا نشان نظر آنا ممکن ہے۔ مگر دِکھائی نہ دینے پر کسی صِدّیقی صاحِب کی صِدّیقیّت پر بدگمانی جائز نہیں کہ ہر ایک میں یہ علامت واضح نہیں ہوتی۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ نے ایک صِدّیقی عالِم صاحِب سے "انگوٹھے کا نشان" دکھانے کی درخواست کی تو کہا کہ میرے والِد صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کُھرچ کر ظاہر کیا تھا مگر اب پھر چُھپ گیا ہے۔

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: بعض صالحین کو فرماتے سنا گیا کہ جو شیخ صِدّیقی (سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے شہزادے) حضرت محمد بن ابو بکر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی اولاد سے ہیں، اُن کے پاؤں کے انگوٹھے میں "سیاہ تِل" ہوتا ہے حتّٰی کہ اگر ماں باپ دونوں کی طرف سے شیخ صِدّیقی ہو تو دونوں پاؤں کے انگوٹھے میں تِل ہو گا۔ میں نے بَہُت (سے) صِدّیقی حضرات کے پاؤں کے انگوٹھے میں یہ تِل دیکھے ہیں۔

(مراٰۃ المناجیح، 8/359، ملتقطاً)

ضعیفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں
سہارا لیں ضعیف و اَقویا صِدّیقِ اکبر کا

(ذوقِ نعت)

بہرحال اگر کسی صِدّیقی صاحب کے پاؤں کے انگوٹھے پر نشان نہیں ہے اور وہ اپنے آپ کو صِدّیقی کہتا ہے تو ہمیں اُسے صِدّیقی مان لینا چاہئے کیونکہ ہم اُس سے شجرۂ نسب طلب کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ اگر ہم اس سے شجرۂ نسب طلب کریں گے تو اس کا دل دُکھے گا اور کسی کا دل دُکھانا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح جو اپنے آپ کو سیّد کہے تو ہم اُس سے بھی شجرۂ نسب پوچھنے کے پابند نہیں ہیں بلکہ ہمیں چاہئے کہ ہم اسے سیّد مان کر اس کا احترام کریں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس پر ثواب ملے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلام میں پہل کرنے کا فائدہ

سوال: سَلام میں پہل کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: سلام میں پہل کرنے کے بہت سارے فوائد ہیں جن میں سے دو فائدے یہ ہیں: (1) ثواب زیادہ ملتا ہے اور (2) سَلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بَری (یعنی آزاد) ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھی آیا، ہاتھی آیا

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! صَدیوں پرانی بات ہے، ایک لڑکا "اَنْدُلُس" (اسپین Spain) کے مشہور شہر "قُرْطُبَہ" (Cordoba) میں رہا کرتا تھا، اُسے عِلْمِ دین حاصل کرنے کا بہت شوق تھا، وہ مختلف عُلَما کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان سے علم حاصل کیا کرتا۔ علم حاصل کرنے کے شوق میں وہ "اَنْدُلُس" سے "مدینۂ مُنَوَّرہ" جا پہنچا اور وہاں ایک بہت بڑے عالِمِ دین (Scholar) سے محنت اور لگن کے ساتھ علم حاصل کرنے لگا۔

ایک دن حسبِ معمول پڑھائی کا سلسلہ جاری تھا کہ اچانک شور مچ گیا: "ہاتھی آیا! ہاتھی آیا!" بس! پھر کیا تھا! بچے پڑھائی چھوڑ کر ہاتھی (Elephant) دیکھنے کے لئے دوڑ پڑے، سارا دَرَجہ (Class) خالی ہو گیا، لیکن یہ کیا! "اَنْدُلُس" سے آیا ہوا طالبِ علم اپنی جگہ پر ہی بیٹھا رہا۔ استاد صاحب نے اسے اکیلا بیٹھے دیکھا تو فرمایا: "بیٹا! آپ بھی ہاتھی دیکھنے چلے جاتے، کیونکہ آپ کے ملک "اَنْدُلُس" میں تو ہاتھی نہیں پائے جاتے۔" استادِ محترم کی بات سننے کے بعد وہ لڑکا بولا: استاد صاحِب! میں اپنے ملک سے ہاتھی دیکھنے نہیں بلکہ آپ سے علم حاصل کرنے حاضر ہوا ہوں۔ استادِ محترم کو اُس سعادت مند طالبِ علم کے یہ جذبات بہت پسند آئے اور انہوں نے اُسے "عَاقِلُ اَھْلِ الْاَنْدُلُس (یعنی اندلس کا عقلمند اور ذہین لڑکا)" لقب عطا فرمایا، آگے چل کر یہ لڑکا علمِ حدیث کا بہت بڑا عالم اور فقیہ بنا۔

(وفیات الاعیان، 5/117 ملخصاً)

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! "اَنْدُلُس" کا یہ عقلمند اور ذہین لڑکا کون تھا؟ اِس لڑکے کو آج اہلِ علم طَبَقَہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ قُرطُبی اَنْدُلُسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نام سے جانتا اور پہچانتا ہے۔ حکایت میں مذکور آپ کے اُستاد "مالکیوں" کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔

اس حکایت سے ملنے والے مدنی پھول

آیئے! اب ہم غور کرتے ہیں کہ ہمیں اِس حکایت سے کیا سیکھنے کو ملا، ہمیں اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ● علمِ دین حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا بُزرگوں کا طریقہ ہے، ● علمِ دین حاصل کرنے کے لئے مکمل توجّہ اور سنجیدگی ضروری ہے، یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ ● مَدرَسَۃُ المَدِیْنَہ ہو یا دارُ المدینہ، چوک درس ہو یا مسجد درس، مَدَنی مُذاکرہ ہو یا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع ہمیں سب جگہ توجّہ کے ساتھ شریک ہو کر علمِ دین حاصل کرنا چاہئے ● کھیل کود، ہنسی مذاق یا دوستوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مگن رہنے والا اپنا وقت ضائع کر بیٹھتا ہے ● یہ ذِہن بھی ملتا ہے کہ اگر ہم دینِ اسلام کی صحیح طور پر خدمت کرنا چاہتے ہیں تو اِس کے لئے آج ہی سے اپنی توجہ علمِ دین کے حصول کی طرف رکھنی چاہئے۔

خَصلَت (1) ہو مِری دور شرارت کی الٰہی
سنجیدہ بنادے مجھے سنجیدہ بنادے
میں فالتو باتوں سے رہوں دور ہمیشہ
چپ رہنے کا اللہ سلیقہ تو سکھادے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص114-115)

(1) عادت

فرضی حکایت: حشمت اپنے کمرے میں بیٹھا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھ رہا تھا۔ چچا جان نے دروازہ کھولا اور کہا: حشمت بیٹا! ذیشان آپ سے ملنے آئے ہیں۔ حشمت نے ذیشان کو گیسٹ روم میں بٹھا دیا تھوڑی دیر بعد ذیشان نے اپنا موبائل نکالا اور اس پر گیم (Game) کھیلنا شروع کر دی، اس دوران وہ خوشی کے مارے اُچھل کود کر رہا تھا اور عجیب عجیب منہ بھی بنا رہا تھا۔ حشمت نے حیران ہو کر پوچھا: ذیشان! یہ کیا کر رہے ہو؟ ذیشان نے کہا: حشمت! ادھر آؤ، دیکھو یہ کتنی اچھی گیم (Game) ہے، مجھے بہت مزہ آ رہا ہے۔ حشمت نے پاس بیٹھتے ہوئے کہا: ذیشان بھائی! **ویڈیو گیم** (Video Game) کھیلنا بُری بات ہے، اسی لئے میں **ویڈیو گیم** (Video Game) نہیں کھیلتا۔ ذیشان نے کہا: یہ تم کیا کہہ رہے ہو! یہ بُری بات نہیں ہے، دیکھو! مجھے تو خود میرے ابو نے موبائل میں اور کمپیوٹر میں ویڈیو گیمز ڈال کر دی ہیں۔ میں گھر میں جہاں چاہے آسانی کے ساتھ **ویڈیو گیم** کھیلتا ہوں اور جب گھر میں کھیلنے کا دل نہ ہو تو باہر گیم کی دکان پر چلا جاتا ہوں، وہاں دوسروں کے ساتھ مل کر کھیلنے میں تو اور زیادہ مزہ آتا ہے۔

قریب موجود چچا جان بھی یہ باتیں سُن رہے تھے۔ انہوں نے کہا: ذیشان بیٹا! حشمت ٹھیک کہہ رہا ہے، آئیں میں آپ کو **ویڈیو گیمز** (Video Games) کے کچھ نقصانات بتاتا ہوں:

1 **کچھ ویڈیو گیمز** (Video Games) ایسی ہوتی ہیں جن میں نظر آنے والے کارٹونز کا لباس اور شکل و صورت اسلامی ہوتی ہے اور انہیں بُرے لوگوں کے روپ میں پیش کر کے مروایا جاتا ہے۔ ایسی گیمز (Games) کھیلنے سے آہستہ آہستہ ہمارے دل سے اسلام اور مسلمانوں کی محبت نکل سکتی ہے۔

2 **ویڈیو گیمز** (Video Games) کے ذریعے ایک دوسرے کی پٹائی لگانے، خون بہانے، قتل کرنے، گن چلانے، لوٹ مار اور چوری کرنے، معافی مانگنے والے کو معاف نہ کرنے اور بے رحمی کا مظاہرہ کرنے کی گویا پریکٹس (Practice) کروائی جاتی ہے، اس سے بچوں کے ذہن پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے اور وہ بھی اس طرح کے بُرے کام شروع کر دیتے اور کچھ چھوٹی عمر میں اور کچھ بڑے ہو کر چور، ڈاکو اور قاتل بن سکتے ہیں، ان کے دلوں سے رحم، صبر اور معاف کرنے کا جذبہ کم یا ختم ہو جاتا ہے۔

3 **ویڈیو گیم** (Video Game) کھیلتے رہنے سے نظر کمزور ہو جاتی اور سر میں درد رہنے لگتا ہے، پڑھائی میں جی نہیں لگتا۔

4 **ویڈیو گیمز** (Video Games) کی دکانوں پر ماحول اچھا نہیں ہوتا، چنانچہ بعض بچے بُرے لوگوں کے ساتھ رہ کر گندی عادتیں سیکھ جاتے ہیں مثلاً سگریٹ پینا شروع کر دیتے ہیں یا کوئی نشہ شروع کر دیتے ہیں اور طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو کر اپنی صحت خراب کر لیتے ہیں۔

ذیشان نے کہا: چچا جان! مجھے احساس ہو گیا ہے کہ **ویڈیو گیم** کھیلنے کے اتنے سارے نقصان ہیں۔ میں آج سے پکی نیت کرتا ہوں کہ اب کبھی **ویڈیو گیم** نہیں کھیلوں گا اور اپنے دوستوں کو بھی یہ سب باتیں بتا کر **ویڈیو گیم** کھیلنے سے منع کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اِمتحان کی تیّاری کیسے کریں؟

ہمارے ہاں (پاکستان میں) عُموماً مارچ اور اپریل میں سالانہ امتحانات ہوتے ہیں، دیگر تعلیمی اداروں کی طرح "دار المدینہ" میں بھی سالانہ امتحانات (Annual Exams) کی آمد آمد ہے لہٰذا امتحان کی تیاری اچھی طرح کرنے کے حوالے سے مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں: کوئی بھی مضمون (Subject) ہو اسے پہلے سمجھئے پھر یاد کیجئے، اطمینان سے تیاری کیجئے! جلد بازی میں وقت ضائع ہوتا ہے، پہلے آسان اور پھر مشکل مضامین کی تیاری کرنا مفید ہے، دل لگا کر توجہ سے پڑھئے ورنہ اچھے نمبر (Marks) نہیں مل سکیں گے، امتحانات شروع ہونے سے پہلے پہلے کم از کم دو بار سارا سلیبس (Syllabus) دُہرا لیجئے، اس کے فائدے آپ خود دیکھ لیں گے، امتحان والی رات بہت دیر تک جاگ کر پڑھائی کرنا نقصان دے سکتا ہے کہ آپ کو پیپر (Paper) کے دوران تھکن لگے گی، نیند چڑھے گی، جب پیپر دینے جائیں تو وُضو کر لیجئے اس کی بر کتیں ملیں گی، پیپر پر اپنا نام یا رول نمبر وغیرہ احتیاط سے لکھئے، سوالیہ پرچے (Question paper) کو پہلے پورا پڑھ کر اچھی طرح سمجھ لیں کہ کیا پوچھا گیا ہے، پہلے آسان آسان سوال حل کر لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہ وقت بچے گا، نقل کرنا (Cheating) بہت بُری بات ہے، ناجائز و گناہ بھی ہے کہ یہ دھوکہ ہے۔ حدیث مبارک میں ہے کہ جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ اس سے آپ کا پیپر منسوخ (Cancel) بھی ہو سکتا ہے، کچھ بھول جائیں تو دُرُودِ پاک پڑھ لیں! اِنْ شَآءَ اللہ یاد آجائے گا خوبصورت اور صاف ستھرا لکھنے سے اچھے نمبر ملتے ہیں، پیپر حل کرنے کے دوران گھڑی یا وال کلاک پر بھی نظر رکھئے تاکہ آپ وقت کے اندر پیپر مکمل کر سکیں۔ **اِمتحان میں کامیابی کا وظیفہ:** دینی مدرسے کا طالبِ علم امتحان میں کامیابی کے لئے پانچوں نمازوں کے بعد باوُضو ہر بار "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کے ساتھ "سُوْرَةُ الْاِخْلَاص" 16 مرتبہ پڑھے اور پھر اللہ تعالٰی سے امتحان میں کامیابی کی دعا مانگے، اُسے کامیابی حاصل ہوگی۔ (بیمار عابد، ص39) مزید معلومات کے لئے رسالہ "امتحان کی تیاری کیسے کریں؟" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پڑھ لیجئے۔

دعوتِ اسلامی کا شعبہ دار المدینہ (اسلامک اسکول سسٹم)

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت 2011ء میں **دارالمدینہ** کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ اسلامی (مدنی) ماحول میں شریعت کے تقاضوں کے مطابق جدید دُنیاوی علوم وفنون حاصل کئے جاسکیں اور اس شعبے میں بھی شریعت کا بول بالا ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر پاکستان کے مختلف شہروں میں دارالمدینہ کی 38 جبکہ ہند، سری لنکا، برطانیہ (UK) اور ریاست ہائے متحدہ امریکا (USA) میں 6 شاخیں قائم ہوچکی ہیں۔ دارالمدینہ اسلامک اسکول سسٹم کے لئے برطانیہ (UK) کے ادارے Ofsted (Office of Standards in Education) سے اجازت اور ریاست ہائے متحدہ امریکا (USA) میں California Department of Social Services Community Care Licensing Division سے لائسنس بھی حاصل کیا جاچکا ہے۔ **دارالمدینہ** اسلامک سسٹم میں ابتدا ہی سے مدنی منّوں / مدنی منّیوں کے لیے الگ الگ کلاسز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ دارُالمدینہ میں پڑھنے والے طلبہ کے لیے قومی و عالمی تقاضوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے جدید اور معیاری نصاب تیار کیا گیا ہے، پری پرائمری کے نصاب کو ترتیب دیتے وقت Early) ECE Childhood Education) کی سفارشات کو مدِّ نظر رکھا گیا ہے۔ (ECE) نے بچّے کی جن چھ صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کی سفارش کی ہے، ان صلاحیتوں کو دارُالمدینہ کے پری پرائمری نصاب میں بالخصوص شامل کیا گیا ہے۔ **دارالمدینہ** میں معیارِ تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے اہل، تجربہ کار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذۂ کرام کا انتخاب کیا جاتا ہے، وقتاً فوقتاً اساتذہ کرام کی تربیت کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے تاکہ اُنھیں جدید تعلیمی تکنیک اور سہولتوں سے آگاہی فراہم کی جاسکے۔ گزشتہ سال دارُالمدینہ کے طلبہ پہلی بار بابُ المدینہ (کراچی)، زم زم نگر (حیدرآباد)، سردار آباد (فیصل آباد) اور مدینۃ الاولیا (ملتان) کے بورڈز آف سیکنڈری ایجوکیشن کے تحت ہونے والے میٹرک کے امتحانات میں شریک ہوئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اے ون اور اے گریڈ حاصل کرنے والے طلبہ کی تعداد 35٪ رہی۔ **دارُالمدینہ** سردار آباد (فیصل آباد) کے ایک طالبِ علم بابر علی نے 93٪ نمبر حاصل کر کے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اس نمایاں کارکردگی پر آل پاکستان پرائیویٹ اسکولز الائنس کی جانب سے اُنھیں Excellence Performance Award بھی دیا گیا۔

دارالافتاء اہلسنّت

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی

جنازہ میں ہاتھ کب چھوڑے جائیں؟/جہیز وبَری کا مالک کون/محافل کا بقیہ چندہ

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی رہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

نمازِ جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑنا

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم شروع سے نمازِ جنازہ پڑھتے آرہے ہیں اور چوتھی تکبیر کے بعد جب امام دائیں طرف سلام پھیرتا ہے تو دایاں ہاتھ اور جب بائیں طرف سلام پھیرتا ہے تو بایاں ہاتھ چھوڑ دیتے تھے، پچھلے دِنوں ایک شخص نے جنازہ پڑھایا تو اُس نے کہا کہ جیسے ہی چوتھی تکبیر ہو دونوں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں، اِس کے بعد سلام پھیریں، آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ کونسا طریقہ صحیح ہے؟

سائل: حاجی لیاقت (کینٹ، مرکز الاولیا لاہور)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

صحیح یہ ہے کہ جیسے ہی امام جنازہ کی چوتھی تکبیر کہے تو دونوں ہاتھ چھوڑ دیں پھر اس کے بعد سلام پھیریں، وجہ اس کی یہ ہے کہ قیام میں جہاں ٹھہرنا ہوتا ہے یا جہاں ذکر و تلاوت کرنی ہوتی ہے وہاں ہاتھوں کو باندھیں گے اور جہاں ایسا معاملہ نہیں ہے وہاں ہاتھ نہیں باندھیں گے اور چوتھی تکبیر کے بعد چونکہ کچھ ذکر و اذکار نہیں کرنا ہوتا اور نہ ہی مزید ٹھہرنا ہوتا ہے بلکہ تکبیر کے فوراً بعد سلام پھیرنا ہوتا ہے، اس لئے یہاں ہاتھ باندھنے کی حاجت نہیں جس طرح کہ عیدین کی تکبیراتِ زائدہ (زائد تکبیروں) کے دوران کچھ نہیں پڑھنا ہوتا اس لئے وہاں ہاتھ نہیں باندھتے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جہیز کے سامان کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ میری عزیزہ کو طلاق ہوئی۔ اس کے پاس دو طرح کا سامان تھا۔ ایک وہ سامان (فرنیچر، کپڑے، زیورات وغیرہ) جو اس کے والدین نے دیا اور دوسرا وہ سامان (کپڑے، زیورات وغیرہ) جو شوہر اور اس کے والدین نے دیا۔ شرعی رہنمائی فرمائیں! اس صورت میں کونسا سامان عورت کا ہے اور کونسا شوہر کا ہے؟

سائل: غلام دستگیر (خانقاہ چوک، مرکز الاولیا لاہور)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کو جو سامان میکے کی طرف سے بطورِ جہیز ملا وہ عورت ہی کی مِلکیّت ہے۔ اس میں کسی اور کا حق نہیں۔

شوہر یا اس کے گھر والوں کی طرف سے جو سامان اور زیورات وغیرہ عورت کو دیئے جاتے ہیں اس کی تین صورتیں ہوتی ہیں:

(1) شوہر یا اس کے گھر والوں نے صراحتاً (واضح طور پر) عورت کو سامان اور زیورات دیتے وقت مالک بناتے ہوئے قبضہ دیا تھا۔ (2) شوہر یا اس کے گھر والوں نے صراحتاً عورت کو سامان اور زیورات عاریتاً (یعنی عارضی استعمال کیلئے) دیئے تھے۔ (3) شوہر یا اس کے گھر والوں نے دیتے وقت کچھ بھی نہیں کہا۔ پہلی صورت میں عورت سامان اور زیورات کے ہِبہ (Gift) کیے جانے کی وجہ سے مالکہ ہے، اسی کو یہ سب دیا جائے گا۔ دوسری صورت میں جس نے دیا وہی مالک ہے۔ وہ واپس لے سکتا ہے اور تیسری صورت میں شوہر کے خاندان کا رواج دیکھا جائے گا۔ اگر وہ عورت کو ان اشیاء کا مالک بناتے ہیں تو عورت کو دیا جائے گا ورنہ وہ حقدار نہیں، اس سے واپس لیا جاسکتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

محافل کا چندہ مسجد میں دینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ (1) مسجد کی انتظامیہ محفلِ میلادُ النبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے اور دیگر محافل کے لیے جو چندہ اکٹھا کرتی ہے اس میں سے محفل کے اَخراجات کے بعد جو چندہ بچ جائے اسے مسجد کے پیسوں میں جمع کر سکتی ہے یا نہیں؟ (2) اگر محفل کے لئے جمع کیا گیا چندہ کم پڑ جائے تو کیا مسجد کے پیسوں سے اس کمی کو پورا کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ ہمارے ہاں عام طور پر محافل کے لیے الگ سے چندہ کیا جاتا ہے، مسجد کے چندے سے محافل نہیں کی جاتیں۔ سائل: محمد الیاس عطاری (مرکز الاولیا لاہور)

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) اس باقی ماندہ (یعنی باقی بچے ہوئے) چندے کو اس طرح مُطلقاً مسجد کے پیسوں میں جمع کرنا جائز نہیں بلکہ اس طرح کے چندے میں کچھ تفصیل ہوتی ہے جو درج ذیل ہے کہ اولاً جن لوگوں نے یہ چندہ دیا تھا ان کو حصہ رَسد کے مطابق واپس کرنا فرض ہے یا وہ جس کام میں کہیں اس میں لگا دیا جائے، اُن کی اِجازت کے بغیر کسی دوسرے کام میں اِستعمال کرنا حرام ہے اور اگر وہ فوت ہو چکے ہوں تو ان کے ورثا کو واپس کیا جائے اور اگر چندہ دینے والوں کا عِلم نہ ہو یا یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کس سے کتنا لیا تھا تو جس کام کے لئے چندہ لیا تھا اسی طرح کے دوسرے کام میں اِستعمال کریں اور اگر اس طرح کا دوسرا کام نہ ملے تو کسی فقیر کو دیدیا جائے یا مسجد و مدرسہ میں خرچ کر دیا جائے۔

حصہ رَسد سے مراد یہ ہے کہ مثلاً 8 افراد نے 100، 100 روپے اور 4 افراد نے 50، 50 روپے چندہ دیا، اب اس 1000 روپے میں سے 600 روپے استعمال ہو گئے اور 400 بچ گئے تو 100 روپے دینے والوں میں سے ہر ایک کو 40 روپے اور 50 روپے دینے والوں میں سے ہر ایک کو 20 روپے واپس کرنے ہونگے۔

اِس صورتِ حال سے بچنے کا آسان حل یہ ہے کہ محفل کے لیے چندہ کرتے ہوئے لوگوں سے اس طرح اجازت لے لی جائے کہ محفل سے جو پیسے باقی بچ جائیں گے وہ ہم مسجد کے چندے میں شامل کرلیں گے۔ اگر چندہ دینے والے اس کی اجازت دیدیتے ہیں تو پھر باقی رہ جانے والی رقم کو آپ مسجد کے چندہ میں شامل کر سکتے ہیں کہ ایک کام کے لئے دیئے ہوئے مال میں سے باقی بچ جانے والے مال کو کسی دوسرے کام میں صَرف (خرچ) کرنے کا وکیل بنانا جائز و درست ہے۔

یہاں اگرچہ صراحتاً باقی بچ جانے والے چندے کو دوسرے کام میں صَرف کرنے کا تذکرہ نہیں لیکن چونکہ سوال میں مذکور کام مختلف مہینوں میں ہونگے تو دلالۃً یہی سمجھ آتا ہے کہ ہر پہلے کام سے بچ جانے والی رقم دوسرے کام میں صَرف (یعنی خرچ) ہوگی اور یہاں اس کی اجازت دی گئی ہے۔

(2) پوچھی گئی صورت میں مسجد کا چندہ محفل کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں کہ اس صورت میں جو چندہ مسجد کے لئے جمع کیا گیا ہے وہ صرف مسجد کی ضروریات و مَصَالح پر ہی خرچ ہو سکتا ہے، کسی دوسرے کام محفل وغیرہ میں خرچ کرنا ناجائز و گناہ ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سورتوں کے فضائل

جنت میں محل

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ”جو شخص دس مرتبہ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ پڑھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا۔“ (مسند احمد، 5/308، حدیث: 15610)

مصیبت میں پڑھیے

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جُحْفَہ اور اَبْواء کے درمیان سے گزر رہا تھا کہ ہمیں شدید آندھی اور تاریکی نے گھیر لیا تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے ذریعے پناہ مانگنا شروع کی اور مجھ سے فرمایا: ”اے عُقْبَہ! ان دونوں کے ذریعے پناہ مانگا کرو کسی پناہ چاہنے والے نے اس کی مثل کسی چیز کے وسیلہ سے پناہ نہیں مانگی۔“ (ابو داؤد، 2/104، حدیث: 1463)

حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ

ابوعبید عطاری مدنی

اُمّتِ مُصْطَفَوِیَّہ کے ہادی و رَہبر، مِلّتِ اسلامیّہ کے ماتھے کے حسین جھومر، جانشینِ پیغمبر، عاشقِ اکبر، امیرُ المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اصل نام عبدُاللہ، کنیت "ابو بکر" جبکہ لقب "صدّیق" و "عتیق" ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عامُ الفیل کے دو سال اور چند ماہ بعد مکۂ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ (تاریخ ابنِ عساکر، 30/446، 19)

حلیہ: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا رنگ سفید، جسم دبلا اور رُخسار کم گوشت والے تھے، چہرۂ اقدس اور ہاتھ کے پشت کی رگیں واضح نظر آتی تھیں۔ (الریاض النضرۃ، 1/82، تاریخ الخلفاء، 25)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ قبولِ اسلام سے پہلے نہ صرف کامیاب تاجر تھے بلکہ اپنے عمدہ اَخلاق اور حسنِ معاشرت کی وجہ سے اپنی قوم میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے، دیگر سردار مختلف اُمور میں آپ سے مشورے بھی کیا کرتے تھے۔ (تاریخ ابن عساکر، 30/36، ملخصاً) 16 یا 18 سال کی عمر میں رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابرکت سے فیض یاب ہوئے، جب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو فوراً نورِ ایمان سے اپنے سینے کو منور کرلیا، اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عمر 38 سال تھی۔ (فیضانِ صدیق اکبر، ص 40 ملخصاً)

کمالات و فضائل: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ انبیا و مرسلین عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد تمام مخلوقاتِ الٰہی میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ (آزاد) مردوں میں سب سے پہلے ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے۔ (ترمذی، 5/411، حدیث: 3755) رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں 17 نمازیں پڑھانے کا شرف بھی حاصل کیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی نے سب سے پہلے قرآن شریف کو جمع کیا۔ (عمدۃ القاری، 13/534، تحت الحدیث: 4986) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خود بھی صحابی، والد بھی صحابی، بیٹے، بیٹیاں، پوتے اور نواسے بھی شرفِ صحابیت سے سرفراز ہوئے۔ (تاریخ ابن عساکر، 30/19) یہ ایسے اِعزازات ہیں جو کسی اور کو حاصل نہیں ہوئے۔

اَخلاقِ کریمہ: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ذہانت و فطانت، علم و حکمت، نورِ فِراست، سنجیدگی و مَتانت، قناعت و شجاعت اور صداقت میں بے مثال تھے۔ عشقِ رسول، خوفِ خدا، تقویٰ و پرہیز گاری، جاں نثاری، ایثار و قربانی اور پارسائی میں اپنی مثال آپ تھے۔ سادگی، عاجزی، بُردباری، ایمانداری، نرم رَوی، رحم دلی، فیاضی اور غریب پروری آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اَخلاقِ حَسَنہ کا ایک حصہ ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مصیبت زَدوں کی غم خواری کرتے، پریشان حالوں کی دادرَسی کرتے، بیماروں کی عیادت کرتے، کسی کا انتقال ہوجانے پر اس کے گھر والوں سے تعزیت کرتے، ذاتی رقم ادا کرکے نو مسلم (نئے مسلمان ہونے والے) غلاموں کو ان کے ظالم آقاؤں سے خرید کر آزاد کردیا کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب تلاوتِ قراٰن فرماتے تو آنسوؤں پر قابو نہ رکھ پاتے اور زاروقطار رونے لگ جاتے۔ (شعب الایمان، 1/493، حدیث: 806) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایسے عمدہ اَوصاف اور بے داغ کردار کے مالک تھے کہ قبولِ اِسلام سے پہلے کبھی کسی بت کو سجدہ کیا اور نہ ہی کبھی برے کاموں کے قریب گئے۔ (ارشاد الساری، 8/370) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبولِ اسلام کے بعد کسی نے پوچھا: کیا آپ نے دورِ جاہلیت میں شراب پی تھی؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں ہمیشہ اپنی عزت اور انسانیت کی حفاظت کرتا تھا جبکہ شراب پینے والے کی عزت وغیرت دونوں

ضائع ہوجاتی ہیں۔ (کنزالعمال، جزء 12، 6/220، حدیث: 35593)

اِسلام کی مدد: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اِسلام کی تبلیغ اور مدد و نصرت کے لئے کُھلے دل سے اپنا ذاتی مال خرچ کیا کرتے تھے۔ جس دن اسلام لائے، آپ کے پاس چالیس ہزار (40,000) درہم یا دینار تھے، وہ سب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے راہِ خدا میں خرچ کر دیئے۔ (الاستیعاب، 3/94) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتنی مالی خدمت کی کہ زبانِ رسالت پر یہ کلمات جاری ہو گئے: مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہ دیا جتنا ابو بکر کے مال نے دیا۔ (ابن ماجہ، 1/72، حدیث: 94)

غزوہ بدر کا ہو یا اُحد کا، معرکہ حُنین کا ہو یا فتحِ مکہ کا، جنگ تبوک کی ہو یا خندق کی، واقعہ صُلحِ حدیبیہ اور بیعتِ رضوان کا ہو یا معراج کی تصدیق کا، یا پھر ہجرتِ نبویہ کے ناقابلِ فراموش حسین لمحات ہوں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُونِس وغم گُسار اور وزیر و مُشیر بن کر ہر ہر موڑ پر جاں نثاری اور وفاداری کا ثبوت دیتے چلے گئے۔ (تاریخ ابن عساکر، 30/15، وغیرہ)

خلافت: رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد تمام مہاجرین و انصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور مُتّفقہ طور پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہلا "خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِیْن" تسلیم کرلیا۔ (بخاری، 4/346، حدیث: 6830 مفہوماً)

آپ اپنے دورِ خلافت میں اسلام دشمن قوتوں کے خلاف ڈٹے رہے، نبوت کے جھوٹے دعویداروں سے برسرِپیکار (جنگ پر آمادہ) ہوئے اور انہیں کیفرِ کردار (کئے کی سزا) کو پہنچایا، اپنی حکمتِ عملی سے ناپختہ ذہن رکھنے والے مرتد قبائل کی سرکوبی کی، زکوٰۃ کے منکرین کے خلاف جہاد کا عَلَم (جھنڈا) بلند فرمایا اور انہیں شکست سے دوچار کیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں عراق و شام کے کئی شہر فتح ہوئے جن میں اُردن، اَجنادِین، مقامِ حیرہ اور دُوْمَۃُ الْجَنْدَل کی فتوحات قابلِ ذکر ہیں۔

حکایت: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وقف کی چیزوں کے بارے میں بہت احتیاط فرماتے تھے، آپ نے اپنے استعمال کے لئے اونٹنی، کھانے کے لئے ایک بڑا پیالہ اور اوڑھنے کے لئے چادر لی ہوئی تھی، بوقتِ وصال آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان تینوں چیزوں کو حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بھیجنے کی وصیت کی، چنانچہ حسبِ وصیت یہ تینوں چیزیں حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس پہنچا دی گئیں۔ (تاریخ الخلفاء، ص60، ملخصاً)

وِصال: دربارِ رسالت کے اس پیارے چمکتے دمکتے ستارے نے 22 جُمادَی الاُخریٰ 13 ہجری بمطابق 23 اگست 634 عیسوی پیر اور منگل کی درمیانی رات مغرب وعشا کے درمیان دارُ الفناء سے دارُ البقاء کی طرف کوچ فرمایا۔ بوقتِ وصال آپ کی عمر 63 سال تھی۔ (فیضانِ صدیق اکبر، ص468 ملخصاً) جبکہ زبانِ مبارک کے آخری کلمات یہ تھے: **اے پروردگار! مجھے اسلام پر موت عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملادے۔** (الریاض النضرۃ، 1/258) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نمازِ جنازہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پڑھائی۔ (طبقاتِ ابن سعد، 3/154)

وصیّت کے مطابق آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جَسَدِ مبارک کو رَوضَۂ محبوب کے سامنے لایا گیا اور عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ابو بکر آپ سے اجازت کے طلب گار ہیں، روضۂ مُبارَکہ کا دروازہ کُھل گیا اور اندر سے آواز آئی: "اُدْخِلُوا الْحَبِیْبَ اِلٰی حَبِیْبِہٖ" یعنی محبوب کو اس کے محبوب سے ملادو۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلوئے مبارک میں سپردِ رحمت کر دیا گیا۔ (الخصائص الکبریٰ، 2/492)
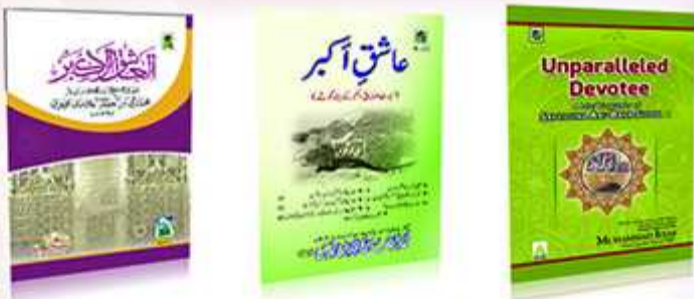
محمد آصف عطاری مدنی

اپریل فول

مُعاشَرے میں پائی جانے والی برائیوں میں ایک ناسُور"اپریل فُول(April Fool)" بھی ہے جسے یکم اپریل کو رسم کے طور پر منایا جاتا ہے، نادان لوگ اس دن پریشان کر دینے والی جھوٹی خبر سُنا کر، مختلف انداز سے دھوکا دے کر اپنے ہی اسلامی بھائیوں کو فُول(Fool یعنی بے وقوف) بنا کر خوش ہوتے ہیں، مثلاً کسی کو یہ خبر دی جاتی ہے کہ ● آپ کا جَوان بیٹا فلاں جگہ ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے شدید زخمی ہے اور اسے فلاں اَسپتال میں پہنچا دیا گیا ہے ● آپ کا فلاں رشتہ دار انتقال کر گیا ہے ● آپ کی دکان میں آگ لگ گئی ہے ● آپ کی دکان میں چوری ہوگئی ہے ● آپ کے پلاٹ پر قبضہ ہو گیا ہے ● آپ کی گاڑی چوری ہوگئی ہے ● آپ کے بیٹے کو تاوان کے لئے اغوا کرلیا گیا وغیرہ۔ پھر حقیقت کھلنے پر "اپریل فُول، اپریل فُول" کہہ کر اس کا مذاق اُڑایا جاتا ہے۔ جو جتنی صفائی اور چالاکی سے دوسرے کو بے وقوف بنائے وہ خود کو اُتنا ہی عقل مند سمجھتا ہے مگر اس "فُول" کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ کتنی بڑی "بُھول" کر چکا ہے۔ "اپریل فُول" منانے والے دانستہ یا نادانستہ طور پر کن لوگوں کی پیروی کر رہے ہیں، ملاحظہ کیجئے: **اپریل فُول کیسے شروع ہوا؟** اپریل فُول کے آغاز کے بارے میں مختلف اسباب بیان کئے جاتے ہیں جن میں ایک یہ ہے کہ جب کئی سو سال پہلے عیسائی اَفواج نے اسپین کو فتح کیا تو اس وقت اسپین کی زمین پر مسلمانوں کا اتنا خون بہایا گیا کہ فاتح فوج کے گھوڑے جب گلیوں سے گزرتے تھے تو ان کی ٹانگیں مسلمانوں کے خون میں ڈوبی ہوتی تھیں جب قابض اَفواج کو یقین ہو گیا کہ اب اسپین میں کوئی بھی مسلمان زندہ نہیں بچا ہے تو انہوں نے گرِفتار مسلمان حکمران کو یہ موقع دیا کہ وہ اپنے خاندان کے ساتھ واپس مراکش چلا جائے جہاں سے اسکے آباؤ اجداد آئے تھے، قابض افواج غرناطہ سے کوئی بیس کلومیٹر دور ایک پہاڑی پر اسے چھوڑ کر واپس چلی گئیں۔ جب عیسائی افواج مسلمان حکمرانوں کو اپنے ملک سے نکال چکیں تو حکومتی جاسوس گلی گلی گھومتے رہے کہ کوئی مسلمان نظر آئے تو اسے شہید کر دیا جائے، جو مسلمان زندہ بچ گئے وہ اپنے علاقے چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں جا بسے اور اپنی شناخت پوشیدہ کر لی، اب بظاہر اسپین میں کوئی مسلمان نظر نہیں آرہا تھا مگر اب بھی عیسائیوں کو یقین تھا کہ سارے مسلمان قتل نہیں ہوئے کچھ چھپ کر اور اپنی شناخت چھپا کر زندہ ہیں اب مسلمانوں کو باہر نکالنے کی ترکیبیں سوچی جانے لگیں اور پھر ایک منصوبہ بنایا گیا۔ پورے ملک میں اعلان ہوا کہ یکم اپریل کو تمام مسلمان غرناطہ میں اکٹھے ہو جائیں تاکہ جس ملک میں جانا چاہیں جا سکیں۔ اب چونکہ ملک میں اَمن قائم ہو چکا تھا اس لئے مسلمانوں کو خود ظاہر ہونے میں کوئی خوف محسوس نہ ہوا، مارچ کے پورے مہینے اعلانات ہوتے رہے، اَلْحَمراء کے نزدیک بڑے بڑے میدانوں میں خیمے نصب کر دیے گئے، جہاز آکر بندرگاہ پر لنگر انداز ہوتے رہے، مسلمانوں کو ہر طریقے سے یقین دلایا گیا کہ انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ جب مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ اب ہمارے ساتھ کچھ نہیں ہو گا تو وہ سب غرناطہ میں اکٹھے ہونا شروع ہوگئے۔ اس طرح حکومت نے تمام مسلمانوں کو ایک جگہ اکٹھا کر لیا اور انکی بڑی خاطر مدارت کی۔ یہ "یکم اپریل" کا

دن تھاجب تمام مسلمانوں کو بَحری جہاز میں بٹھایا گیا مسلمانوں کو اپنا وطن چھوڑتے ہوئے تکلیف ہو رہی تھی مگر اطمینان تھا کہ چلو جان تو بچ جائے گی۔ دوسری طرف حکمر ان اپنے مَحلّات میں جشن منانے لگے، جرنیلوں نے مسلمانوں کو الوَداع کیا اور جہاز وہاں سے چل دیئے، ان مسلمانوں میں بوڑھے، جوان، خواتین، بچے اور کئی ایک مریض بھی تھے۔ جب جہاز گہرے سَمُندر میں پہنچے تو منصوبہ بندی کے تحت انہیں گہرے پانی میں ڈبو دیا گیا اور یوں وہ تمام مسلمان سَمُندر میں ڈوب گئے۔ اس کے بعد اسپین میں خوب جشن منایا گیا کہ ہم نے کس طرح اپنے دشمنوں کو بیوقوف (Fool) بنایا۔

مذاق میں بھی ڈرانے سے روکا: حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابی لیلیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا بیان ہے کہ وہ حضرات رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سفر میں تھے، اس دوران ان میں سے ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سو گئے تو ایک دوسرے صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُن کے پاس رکھی اپنی ایک رسی لینے گئے، جس سے وہ گھبر اگئے (یعنی اس سونے والے کے پاس رسی تھی یا اس جانے والے کے پاس تھی اس نے یہ رسی سانپ کی طرح اس پر ڈالی وہ سونے والے اسے سانپ سمجھ کر ڈر گئے اور لوگ ہنس پڑے) تو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔ (ابوداؤد،4/391،حدیث:5004) حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ سُنا تو یہ فرمایا، اس فرمانِ عالی کا مقصد یہ ہے کہ ہنسی مذاق میں کسی کو ڈرانا جائز نہیں کہ کبھی اس سے ڈرنے والا مر جاتا ہے یا بیمار پڑ جاتا ہے، خوش طَبعی وہ چاہئے جس سے سب کا دل خوش ہو جائے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی دل لگی ہنسی کسی سے کرنی جس سے اس کو تکلیف پہنچے مثلاً کسی کو بے وقوف بنانا، اس کے چپت لگانا وغیرہ حرام ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،5/270)

اپریل فُول اور جُھوٹ: اپریل فُول کو "جُھوٹ کا عالمی دن" بھی کہا جاسکتا ہے اور جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ چنانچہ حدیثِ مبارکہ میں ہے: اِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَاللہِ کَذَّابًا یعنی بے شک جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالٰی کے نزدیک کذّاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، ذم الکذب،5/205، رقم:2)

مذاق میں بھی جُھوٹ نہ بولیں: فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بندہ کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا حتی کہ مذاق میں جھوٹ بولنا اور جھگڑنا چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو۔ (مسند احمد،3/290، حدیث:8774) اپریل فُول میں دوسروں کی پریشانی پر خوشی کا اظہار بھی ہوتا ہے، ایسوں کو ڈرنا چاہئے کہ وہ بھی اس کیفیت کا شکار ہو سکتے ہیں، عربی مقولہ ہے: مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَ یعنی جو کسی پر ہنسے گا اُس پر بھی ہنسا جائے گا۔

غلط خبر نے جان لے لی: رینالہ خُورد (پنجاب، پاکستان) کے 70 سالہ رہائشی شخص کو خبر ملی کہ اس کے بھائی کا اوکاڑہ میں ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں انتقال ہو گیا ہے، وہ اوکاڑہ اسپتال آرہا تھا کہ روڈ پر گر پڑا اور دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے جان سے ہاتھ دھو بیٹھا، بعد میں پتا چلا کہ کسی منچلے نے اپریل فول کا مذاق کیا تھا۔ (اردو پوائنٹ، یکم اپریل 2008) **افسوس!** اتنی خرابیوں کا مجموعہ ہونے کے باوجود ہر سال فرسٹ (1st) اپریل کو جھوٹ بول کر، اپنے مسلمان بھائیوں کو پریشان کر کے ان کی ہنسی اُڑانے کو تفریح کا نام دیا جاتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بھائیوں کا دل دُکھانا چھوڑ دو اور تمسخر بھی اُڑانا چھوڑ دو
(وسائلِ بخشش، ص713)

(جھوٹ بولنے کی نحوست کے بارے میں مزید جاننے کے لئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "جھوٹا چور" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

اویس یامین عطاری مدنی

اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنی تحریر وتقریر سے برِّعظیم (پاک وہند) کے مسلمانوں کے عقیدہ وعمل کی اصلاح فرمائی، آپ کے ملفوظات جس طرح ایک صدی پہلے راہنما تھے، آج بھی مشعلِ راہ ہیں۔ دورِ حاضر میں ان پر عمل کی ضرورت مزید بڑھ چکی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

1 ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے آپ کو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مَملُوک (یعنی غلام) جانے، تمام عالَم (یعنی ساری دنیا) ہی اُن کے رب عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ان کی مِلک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/666)

2 (باپ کو چاہئے کہ) حضورِ اقدس، رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبّت و تعظیم اُن (یعنی بچوں) کے دل میں ڈالے کہ اصلِ ایمان وعینِ ایمان ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/454)

3 باپ کی نافرمانی اللہ جَبّار و قہّار کی نافرمانی ہے اور باپ کی ناراضی اللہ جَبّار و قہّار کی ناراضی ہے، آدمی ماں باپ کو راضی کرے تو وہ اُس کے جنت ہیں اور ناراض کرے تو وہی اُس کے دوزخ ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/384)

4 اگر والد سے بیٹے کا حق ادا کرنے میں کوتاہی اور قصور ہو گیا (تو بھی) والد کے حُقُوق (بیٹے پر) بَحال (یعنی برقرار) ہیں، وہ بیٹے سے کبھی ساقِط (یعنی معاف) نہیں ہو سکتے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/371)

5 (باپ) بیٹوں سے زیادہ دِلجوئی و خاطر داری رکھے (یعنی انہیں زیادہ خوش کرے) کہ اُن کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/455)

6 (جس کے) چند بچے ہوں تو جو چیز دے سب کو برابر و یکساں دے، ایک کو دوسرے پر بے فضیلتِ دینی (یعنی دینی فضیلت کے بغیر) ترجیح نہ دے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/453)

7 (باپ) اولاد کے ساتھ تنہا خوری نہ بَرتے (یعنی اولاد کو چھوڑ کر اکیلے نہ کھائے) بلکہ اپنی خواہش کو اِن کی خواہش کے تابع (یعنی ماتحت) رکھے جس اچھی چیز کو اِن کا جی چاہے اِنہیں دے کر اِن کے طُفَیل میں (یعنی واسطے سے) آپ بھی کھائے، زیادہ نہ ہو تو اِنہیں کو کھلائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/453)

8 (والدین کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ) ہر جمعہ کو اُن کی زیارتِ قبر کے لئے جانا، وہاں یٰسٓ شریف پڑھنا ایسی (یعنی اتنی) آواز سے کہ وہ سنیں اور اس کا ثواب ان کی روح کو پہنچانا، راہ (یعنی راستے) میں جب کبھی اُن کی قبر آئے بے سلام و فاتحہ (یعنی سلام وایصالِ ثواب کئے بغیر) نہ گزرنا۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/392)

9 زَمزَم شریف کا ایک مُعْجِزہ یہ بھی ہے کہ ہر وقت مزہ بدلتا رہتا ہے۔ کسی وقت کچھ کھاراپن، کسی وقت نہایت شیریں (یعنی میٹھا) اور رات کے دو بجے اگر پیا جائے تو تازہ دَوہا ہوا گائے کا خالص دودھ معلوم ہوتا ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص435)

10 (مُرید کو چاہئے کہ) اُس (یعنی پیر و مُرشِد) کے کپڑوں، اس کے بیٹھنے کی جگہ، اُس کی اَولاد، اس کے مکان، اس کے محلہ، اس کے شہر کی تعظیم کرے۔ جو وہ حکم دے "کیوں؟" نہ کہے، دیر نہ کرے (بلکہ) سب کاموں پر اسے تَقدِیم دے (یعنی سب سے پہلے اُس کے حکم کو پورا کرے)۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/369)

عِلم کا چشمہ ہوا ہے موجزن تحریر میں
جب قلم تُو نے اٹھایا اے امام احمد رضا

مکتوباتِ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مکتوبات سے انتخاب

(یہ مکتوباتِ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے نظرِ ثانی اور قدرے تغیُّر کے ساتھ پیش کئے جا رہے ہیں۔)

مُرید کو ندامت بھرا مُعافی نامہ دیا!

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میرے میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے۔۔۔ کی خدمت میں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ !

(اپنے غریب خانے) بیتُ الفَنا پر آج رات ہونے والی بیرونِ ملک کے اِسلامی بھائیوں کی دعوت کے موقع پر آپ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوب تعاون فرمایا۔ اپنے مُحسِن کا اِحسان مند ہونے کے بجائے افسوس! میں نے کھانا پکوانے کے تعلق سے ہونے والی گفتگو کے دوران ناخوشگوار لہجے میں کچھ اس طرح کے الفاظ کہہ دیئے: "آپ نے کس سے پوچھ کر یہ کیا؟" پھر مہمان مریض کے لئے دَہی کی فراہمی میں تاخیر پر بھی میں نے ناراضی کے الفاظ کہہ دیئے! بعد میں بہت افسوس کی کیفیت پیدا ہوئی، لہٰذا توبہ کی اور اب بطورِ مُجرِم بذریعہ تحریر آپ کی خدمت میں طلبِ معافی کے لئے حاضر ہوں۔ براہِ کرم! مجھے معافی کی خیرات سے نواز دیجئے یا بدلہ لے لیجئے۔ اللہ تَعَالٰی آپ کی خدماتِ دعوتِ اسلامی کو قبول فرمائے اور آپ کو بے حساب بخشے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مَدَنی اِلتجا: ممکن ہو تو جن کے سامنے میں نے یہ (ڈانٹ ڈپٹ والے) جملے کہے اُن کو یہ "معافی نامہ" پڑھا دیجئے۔

اس پیغام کا جواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس اسلامی بھائی کے نام یہ پیغام لکھا گیا تھا، ان کا کہنا ہے کہ دعوت کے اگلے دن جب مجھے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی (معافی نامہ والی) پرچی ملی اور میں نے کھول کر پڑھی تو ایک دم میری کیفیت ہی تبدیل ہوگئی اور آنسو نکلنا شروع ہوگئے، میں تو جاکر ایک طرف بیٹھ گیا، تھوڑی دیر کے بعد ہمّت جمع کرکے اس کا جواب کچھ یوں لکھا تھا:

میں آپ سے ناراض ہونے کا یا جس طرح پرچی میں لکھا ہے کہ "یا بدلہ لے لیجئے" سوچ بھی نہیں سکتا، آپ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ آپ سدا راضی رہیئے گا، شفقت و کرم فرماتے رہیئے، میں آپ سے راضی ہوں۔ کل والے معاملے پر مجھے تو گمان بھی نہیں گزرا کہ آپ نے کہیں سختی فرمائی ہے یا ڈانٹا ہے یا کوئی ناگوار بات کہی ہے، مجھے تو یہ محسوس بھی نہیں ہوا، آپ نے خود ہی محسوس فرمایا کہ یہ والی بات سخت ہے، مجھے تو علم بھی نہیں کہ یہ بات سخت تھی یا کوئی بات سخت تھی۔

حفظِ قرآنِ کریم پر مبارک باد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میرے میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے۔۔۔ کی خدمت میں مَعَ السَّلَام حِفظِ قراٰنِ کریم کی تکمیل پر ڈھیروں مبارکباد۔

روزانہ کم از کم ایک پارہ پڑھتے رہیئے تاکہ حفظ باقی رہے اور درسِ نظامی وغیرہ دل لگا کر کیجئے۔ والدین، چھوٹے بھائیوں اور سبھی کے ساتھ نرمی نرمی اور نرمی کی ترکیب رکھئے، جو نرمی سے کام لیتا ہے مسلمانوں کی دل آزاری سے بچا رہتا ہے مگر جہاں شریعت نے شدّت کا حکم فرمایا وہاں شدّت کرنی ہوگی۔

آپ کے حِفظِ قراٰن کی خوشی میں تحائف حاضر کئے ہیں قبول کیجئے۔

بخار

مدنی کلینک و روحانی علاج

(اس مضمون کی تیاری میں مدنی چینل کے سلسلے "مدنی کلینک" سے بھی مدد لی جاتی ہے)

کاشف شہزاد عطاری مدنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی میں عام طور پر جن امراض سے بھی کو واسطہ پڑتا ہے ان میں سے ایک "بخار" بھی ہے۔

بخار کی حقیقت: سادہ لفظوں میں بخار کی تعریف یہ ہے کہ جسم کے درجۂ حرارت (Temperature) کا بڑھ جانا بخار کہلاتا ہے۔ جسم کا عمومی (Normal) درجۂ حرارت 98.6°F یا 37°C ہے، درجۂ حرارت جب اس سے اوپر جاتا ہے تو بخار کی کیفیت شروع ہو جاتی ہے اور اگر 102 سے اوپر چلا جائے تو تیز بخار ہوتا ہے۔ 101 یا 102 شدت کے تیز بخار میں بعض لوگوں بالخصوص بچوں کو جھٹکے آنے لگتے ہیں۔

بخار چیک کرنے کا طریقہ: بخار چیک (check) کرنے کا درست طریقہ یہ ہے کہ تھرمامیٹر کے ذریعے جسم کا درجۂ حرارت معلوم کیا جائے۔ عموماً تین قسم کے تھرمامیٹر دستیاب ہوتے ہیں: (1) عام تھرمامیٹر جسے منہ میں رکھا جاتا ہے۔ (2) Digital تھرمامیٹر جسے بغل میں رکھ کر جسم کا درجۂ حرارت معلوم کیا جاتا ہے۔ (3) تیسری قسم کے تھرمامیٹر میں مختلف رنگوں کے ذریعے Temperature کی نشاندہی ہوتی ہے۔

بخار کا علاج: بخار کے علاج کے لئے ڈاکٹر سے رابطہ کیا جائے، Self medication یعنی خود ہی مرض کا تعین کر کے اس کے علاج کے لئے دوا کا استعمال ایک خطرناک عمل ہے، جو حصولِ صحت کے بجائے بیماری میں اضافے کا سبب بن سکتا ہے۔ اگر فوری طور پر ڈاکٹر کے پاس پہنچنا مشکل ہو تو گھر میں تھرمامیٹر کے ذریعے Temperature چیک کر کے بخار کی سادہ دوا استعمال کی جاسکتی ہے لیکن یاد رکھیے! اس صورت میں دوا استعمال کرنے کا مقصد Temperature کو کم کرنا ہوتا ہے نہ کہ علاج کرنا۔ وقتی طور پر دوا کا استعمال کرکے Temperature کو کم کرلیا جائے اور پھر بعد میں ڈاکٹر کو دکھایا جائے۔ ممکنہ صورت میں فون کے ذریعے ڈاکٹر سے مشورہ کرکے اس کی ہدایت پر عمل کیا جائے۔

تیز بخار کم کرنے کا طریقہ: بخار کی شدت کم کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ روئی یا کپڑے کو سادہ پانی سے گیلا کر کے جسم کے مختلف حصوں بازو، پیشانی، پیٹھ اور تلوؤں وغیرہ پر رکھیں۔ پانچ سے دس منٹ ایسا کریں گے تو Temperature کم ہو جائے گا۔

بخار میں غذا کا استعمال: بخار کی وجہ سے جسم میں پانی کی کمی (Dehydration) ہو جاتی ہے لہٰذا ڈاکٹر کے مشورے سے مریض کو پانی والی چیزیں مثلاً سادہ جوس وغیرہ پلایا جائے۔ بخار کی حالت میں معدہ آہستہ کام کرتا ہے اس لئے بخار میں بھاری غذا نہ لی جائے بلکہ پتلی اور نرم غذائیں مثلاً دلیہ، کھچڑی، ساگودانہ، جوس، یخنی وغیرہ کا زیادہ استعمال کیا جائے۔ ٹھنڈی، کھٹی، تلی ہوئی اور بادی (پیٹ میں ہوا پیدا کرنے والی) چیزوں کے استعمال سے گریز کیا جائے۔

بخار کی فضیلت: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو تمام ہی امراض صبر کرنے والے کے لئے درجات کی بلندی اور گناہوں کی معافی کا سبب ہیں لیکن بخار کو اس معاملے میں خصوصیت حاصل ہے یہاں تک کہ حضرت سیدنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بخار کے حصول کی دعا فرمائی۔ (تفصیل کے لئے فیضانِ سنت ص817 ملاحظہ فرمایئے) دردِ سر اور بخار وہ مبارک امراض ہیں جو انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہوتے تھے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص118) حضرت سیدنا امام جلال الدین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے بخار سے متعلق ایک کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام "كَشْفُ الْغُمَّةِ فِي اَخْبَارِ الْحُمّٰى" ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/413 ملخصاً) بطورِ نمونہ بخار کی فضیلت پر مشتمل چند باتیں پیشِ خدمت ہیں:

گناہوں کی معافی: فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص کو دردِ سر اور بخار ہوتا ہے اور اس کے گناہ اُحد پہاڑ جتنے ہوتے ہیں، پھر جب یہ اس سے جدا ہوتے ہیں تو اس کے گناہوں میں سے ایک ذرہ بھی باقی نہیں ہوتا۔ (شعب الایمان، 7/176، حدیث: 9903)

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: جو ایک رات بخار میں مبتلا ہو اور اس پر صبر کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے راضی رہے تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اُس دن تھا جب

اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ (شُعَبُ الْاِیمان، 7/ 167، حدیث: 9868)

حکیم الامّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اور بیماریاں ایک یا دو عضو کو ہوتی ہیں مگر بخار سر سے پاؤں تک ہر رگ میں اثر کرتا ہے، لہٰذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو معاف کرائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح،2/ 413)

بخار تیرے لئے ہے گناہ کا کفارہ
کرے گا صبر تو جنّت کا ہو گا نظارہ

سرکار کو دو مَردوں کے برابر بخار آتا تھا: حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، جب میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چھوا تو عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ! آپ کو تو بہت تیز بخار ہے! فرمایا: ہاں! مجھے تمہارے دو مردوں کے برابر بخار ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: کیا یہ اِس لئے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے دُگنا ثواب ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ (مسلم، ص1066، حدیث:6559)

میں کبھی بیمار نہیں ہوا: بعض لوگ بڑے فخر سے بتاتے ہیں کہ میں کبھی بیمار نہیں ہوا۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی بیمار نہ ہونا کوئی قابلِ فخر بات نہیں بلکہ ایسی صورت میں ڈر جانا چاہیے کہ کہیں میری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں تو نہیں دیا جا رہا یا پھر یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر تو نہیں ہے؟ منقول ہے کہ فرعون نے اپنی چار سو برس کی عمر میں سے تین سو بیس سال اس آرام کے ساتھ گزارے تھے کہ اس مدّت میں کبھی درد یا بخار یا بھوک میں مُبتلا نہیں ہوا۔ (خزائن العرفان، پ9، الاعراف، زیر آیت:130)

بخار کی حالت میں نہانا: حدیثِ مبارک میں ہے: اَلْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَاَبْرِدُوْھَا بِالْمَاءِ یعنی بخار جہنم کے جوش سے ہے، اس کو پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرو۔ (بُخاری، 2/ 396 حدیث:3263)

اہلِ عَرَب کو اکثر "صَفراوی بُخار" آتے تھے جن میں غسل مُفید ہوتا ہے۔ ہم لوگوں کو جو کہ عجمی یعنی غیر عَرَب ہیں طبیبِ حاذِق (ماہر طبیب) کے مشورے کے بِغیر غسل کے ذَرِیعے بخار کا علاج نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ ہمیں اکثر وہ بخار ہوتے ہیں جن میں غسل نقصان دِہ ہے، اِس سے نُمونیہ کا خطرہ ہوتا ہے، ہاں کبھی ہم کو بھی بُخار میں غُسل مفید ہوتا ہے حتّٰی کہ ڈاکٹر مریض کے سر پر برف بندھواتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی "مِرقات" میں فرماتے ہیں: ایک شخص نے حدیثِ پاک کا ترجمہ پڑھ کر بُخار میں غسل کیا تو اُسے نُمونیہ ہو گیا اور بڑی مشکل سے اُس کی جان بچی تو وہ حدیثِ پاک ہی کا مُنکِر ہو گیا، حالانکہ یہ اُس کی اپنی جہالت تھی۔ (مراٰۃ المناجیح،2/ 429تا430 ملخصاً) اس سے یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ عوامُ النّاس کو ترجمہ کے ساتھ ساتھ تفسیرِ قراٰن و شُرُوحِ احادیث بھی پڑھنی چاہئیں۔ (گھریلو علاج، ص88)

بُخار کے چار رُوحانی عِلاج

(1) بخار والا بکثرت بِسْمِ اللہِ الْکَبِیْر پڑھتا رہے۔

(2) گرمی کا بخار ہو تو یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ 47 بار لکھ (یا لکھوا) کر پلاسٹک کوٹنگ کر کے چمڑے، ریگزین یا کپڑے میں سی کر گلے میں ڈال دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ تَعَالٰی بخار جاتا رہے گا۔

(3) یَاغَفُوْرُ کاغذ پر تین بار لکھ (یا لکھوا) کر پلاسٹک کوٹنگ کر کے چمڑے، ریگزین یا کپڑے میں سی کر گلے میں ڈال لیجئے یا بازو پر باندھ دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر قسم کے بخار سے نجات ملے گی۔

(4) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 30 بار کاغذ پر لکھ کر پانی کی بوتل میں ڈال کر مریض کو دن میں تین بار تھوڑا تھوڑا پانی پلایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بخار اتر جائے گا، ضرورتاً مزید پانی شامل کرتے رہیے۔ (مدّتِ علاج: تا حصول شفا)

ایسے بخار کا روحانی علاج جو دواؤں سے نہ جاتا ہو: عمل کے دَوران مریض سُوتی (یعنی COTTON کے) کپڑے پہنے رہے (کے ٹی یا دوسرے مصنوعی دھاگے کے بنے ہوئے کپڑے نہ ہوں) اب کوئی دُرُست قراٰن پڑھنے والا باوُضو ہر بار بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ساتھ باآوازِ بلند 21 بار سُوْرَۃُ الْقَدْر اس طرح پڑھے کہ مریض سُنے، مریض پر دَم بھی کرے اور پانی کی بوتل پر بھی دَم کرے۔ مریض وقتاً فوقتاً اس میں سے پانی پیتا رہے۔ یہ عمل تین دن تک مسلسل کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بخار چلا جائے گا۔ (بیمار عابد، ص25)

مدنی مشورہ: مختلف اَمراض کے فضائل، بیماریوں کے روحانی علاج اور دیگر دلچسپ معلومات کے حصول کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے 48 صفحات پر مشتمل رسالے "بیمار عابد" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ فرمائیے۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھالے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے
(ذوقِ نعت، ص149)

اسلامی زندگی

پُکارنے کا انداز

ابو واصف عطاری مدنی

حضرتِ سیّدُنا جارِیہ اَنصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے ”یَاابْنَ عَبْدِ اللہِ یعنی اے عبداللہ کے بیٹے!“ کہہ کر بلاتے تھے۔ (جمع الجوامع،5/449، حدیث16418)

امام شَرَفُ الدِّین نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں: جس کا نام معلوم نہ ہو اس کو ایسے لفظ سے پکارنا چاہیے جس سے اسے اَذِیّت نہ ہو، اس میں جھوٹ نہ ہو اور نہ ہی خوشامد مثلاً: اے بھائی، اے میرے سردار، اے فُلاں، اے فُلاں کپڑے والے، اے گھوڑے والے، اے اُونٹ والے، اے تلوار والے، نیزے والے وغیرہ ایسے اَلفاظ جو پکارنے والے اور پکارے جانے والے دونوں کے حسبِ حال ہوں۔ (الاذکار، ص231، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اکثر کسی کو بُلانے، اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اسے پُکارنا ہوتا ہے، چنانچہ مسلمان چاہے وہ ہم سے بڑے ہوں یا چھوٹے، اُن کو پکارنے، ذِکْر کرنے میں اُن کے مقام ومرتبے کا خیال رکھا جائے اور اسی مُناسَبت سے اَلفاظ اور اَلقاب کا اِنتخاب کیا جائے، اگر نام معلوم ہو تو حسبِ ضرورت نام بھی لیا جائے مثلاً

(1) عُلَمائے کرام ومفتیانِ عِظام اور قابلِ احترام دینی شخصیات سے ہم کلام ہونے اور ان کا تذکرہ کرنے میں بھی ادب واحترام کو پیشِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے، مثلاً یوں کہہ کر مُخاطب کیجئے: ”مُفتی قاسم صاحِب! حضرت! حُضور! جناب!“ وغیرہ۔

(2) دینی اُستاذ رُوحانی باپ ہوتا ہے، اس لئے ان کو بھی تعظیمی انداز سے ”اُستاذِ محترم، اُستاذ جمیل صاحِب، یَااُستاذِی“ کہہ کر پکارنا چاہئے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عِلْم حاصل کرو اور عِلْم کے لئے اطمینان ووَقار سیکھو اور جس سے عِلْم حاصل کررہے ہو اس کے سامنے عاجِزی واِنکساری اختیار کرو۔ (معجم اوسط،4/342، حدیث6184)

(3) اسلام ایک کامِل واَکمل دین ہے جو ہمیں بُزُرگوں کا اِحترام سکھاتا ہے۔ چنانچہ بوڑھوں کو حسبِ رَواج وعُرف عزّت سے پکارنا چاہئے مثلاً بعض علاقوں میں ”بابا جی“، ”بڑے مِیاں“ کہہ کر پکارنا مُرَوَّج ہے۔ اگر دادا، دادی یا نانا، نانی حیات ہوں تو ان کو دادا حُضور، دادا جان، دادا جی، نانا حُضور، نانا جان، نانا جی وغیرہ کہہ کر پکارنا چاہئے۔ سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو نوجوان کسی بزرگ کے سِن رَسیدہ (یعنی بوڑھے) ہونے کی وجہ سے اس کی عزّت کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے کسی کو مُقرّر کردیتا ہے جو اس نوجوان کے بڑھاپے میں اس کی عزّت کرے گا۔ (ترمذی،3/411، حدیث:2029)

(4) والِدین کا اِحترام کرنا، انہیں عزّت سے پکارنا دونوں جہانوں میں ڈھیروں بھلائیاں پانے کا سبب ہے۔ والِد صاحب کو حسبِ موقع اور حسبِ رَواج ”ابّو جی، ابّا حُضور، بابا“ وغیرہ کہہ کر پکارنا چاہئے، دُرِّ مختار میں ہے کہ باپ کو اس کا نام لے کر پکارنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت،3/657 بحوالہ درمختار،9/690) اور والِدہ محترمہ کو ”امّی حُضور، امّی جان، امّی جی“ وغیرہ کہہ کر پکارنا چاہئے۔

(5) رشتے دار دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک وہ جو عمر میں ہم سے

بڑے ہیں اور دوسرے وہ جن کی عمر ہم سے کم ہوتی ہے۔ بڑے رشتے داروں کو پکارنے کے لئے مختلف زبانوں اور علاقوں میں مختلف اَلفاظ اور اَنداز رائج ہیں، ان میں سے جو اَدب کے زیادہ قریب اور شریعت کے مطابق ہوں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ انہیں اِختیار کرنا چاہیے۔ بعض علاقوں میں ماموں جان، چچا جان، بھائی جان وغیرہ بولا جاتا ہے حالانکہ وہ حقیقی ماموں، چچا یا بھائی نہیں ہوتے۔ کم عمر رشتے داروں مثلاً چھوٹے بھائی بہن، بھانجے، بھتیجے نیز اپنی اولاد سے گفتگو اور انہیں پکارنے میں شفقت سے بھرپور اور مُہذَّب انداز اپنانا اور "آپ جناب" سے بات کرنا نہ صِرف بات کرنے والے کی شخصیّت کی عکّاسی کرتا ہے بلکہ یہ اَنداز بچّوں کی تربیت میں بھی مُعاوِن ثابِت ہوتا ہے کیونکہ بچے عُموماً بڑوں کے اَقوال و اَفعال سے اثر لیتے اور ان کی نقّالی کرتے ہیں۔ اس بارے میں ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طرزِ عمل کیا تھا اس رِوایت سے اندازہ لگایئے، چنانچہ کم و بیش 10 سال رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کا شرف پانے والے حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! (مسلم، ص1185، حدیث2151)

6 بیوی اپنے شوہر کو مُنّے کے ابّو، سلمان کے ابّو وغیرہ کہہ کر پکارے، اگر ابھی اَولاد پیدا نہ ہوئی ہو تو فُلاں کے چچّا، فُلاں کے ماموں کہہ کر بھی ترکیب بنائی جاسکتی ہے، اسی طرح شوہر بھی اپنے بیوی کو سلمان کی امّی وغیرہ کہہ کر پکارے تو زیادہ مُناسِب ہے، اَلْغَرَض جو اَنداز زیادہ مُہذَّب ہو وہ اختیار کیا جائے۔ "بہارِ شریعت" جلد3 صفحہ 657 پر ہے: عورت کو یہ مکروہ ہے کہ شوہر کو نام لے کر پکارے۔ (درمختار، 9/690) بعض جاہلوں میں یہ مشہور ہے کہ عورت اگر شوہر کا نام لے لے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے، یہ غلط ہے۔ شاید اسے اس لئے گڑھا ہو کہ اس ڈر سے کہ طلاق ہو جائے گی شوہر کا نام نہ لے گی۔ (بہارِ شریعت، 3/657)

7 خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے: ترجَمۂ کنزالایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔ (پ26، الحجرات:10) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دنیا کے کسی بھی کونے میں رہنے والا مسلمان چاہے اس سے ہماری کوئی واقفیت یا رشتے داری نہ ہو لیکن مسلمان ہونے کے باعث وہ ہمارا اسلامی بھائی ہے لہٰذا اسے پُکارتے اور اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے نام کے ساتھ "بھائی" کہنا مُناسِب ہے جیسا کہ احمد رضا بھائی، حَسَن بھائی وغیرہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں یہی طریقہ کار رائج ہے۔ ناواقف مسلمان کو بھائی کہنا صرف نوکِ زبان تک ہی محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ کوشش کر کے اپنے دل میں بھی اس کے لئے بھائی چارے کے جذبات اُجاگر کرنا اور اس کی خوشی و غم کو اپنی خوشی و غم سمجھنا چاہیے۔

8 ہونٹوں سے "شِش شی" کی آواز نکال کر، "اوئے، اَبے" کہہ کر کسی کو بُلانا یا مُتوجّہ کرنا اچّھا انداز نہیں۔

جس کو پکارا گیا وہ "لَبَّیْک" (یعنی میں حاضر ہوں) کہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اکثر کسی کی پکار پر جواباً "لَبَّیْک" کہا جاتا ہے جو کہ سُننے میں بہت بھلا معلوم ہوتا ہے، اِس سے مسلمان کے دل میں خوشی داخل ہو سکتی ہے۔ نیز صحابۂ کرام کا شہنشاہِ خَیْرُ الْاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یاد فرمانے (یعنی بلانے) پر "لَبَّیْک" کے ساتھ جواب دینا اَحادیث میں مذکور ہے، اس کے علاوہ ایک ولیُ اللہ کے فعل سے بھی اس کا ثُبوت ملتا ہے۔ چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا عبدالملک مَیْمُونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کروڑوں حَنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَنْبَل رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اکثر جب میں مسئلہ پوچھنے کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ کو اپنی طرف متوجّہ کرتا تو "لَبَّیْک" فرماتے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل لابن جوزی ص298) مسنون دُعاؤں کی مشہور کتاب "حِصْنِ حَصِیْن" میں ہے: جب کوئی شخص آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پکارتا تو اُس کو جواب میں "لبَّیْک" ارشاد فرماتے۔ (حصنِ حصین ص104)

سارے وسوسے دُور کر دیئے

اسلامی بھائی کا صَوتی پیغام: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ! میرا نام محمد حامد رضا عطاری ہے اور میں بانٹوا ٹاؤن گلستانِ مصطفےٰ، بابُ المدینہ (کراچی) کی مسجد کا خادم ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ جب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے "مدنی مذاکرے" میں ارشاد فرمایا: جو اسلامی بھائی عمامہ شریف نہیں باندھتے، مدنی سُوٹ نہیں پہنتے یا بھلے پینٹ شرٹ پہنتے ہیں اور وہ مدنی کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو ان کو (دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی) ذمہ داری دی جائے۔ مَاشَآءَ اللہ کافی اسلامی بھائی میری مسجد میں آئے اور بہت خوش ہوئے اور انہوں نے اپنے جذبات کچھ اس طرح بیان کئے: امیرِ اہلسنّت نے ہمارے بہت سارے وسوسوں کی کاٹ فرمادی، کیونکہ ہم سوچتے تھے کہ ہم عمامہ شریف نہیں باندھتے، مدنی سُوٹ نہیں پہنتے، اجتماع میں نہیں جاتے، پتا نہیں امیرِ اہلسنّت ان وجوہات کی وجہ سے ہمیں اپنے قریب کریں گے یا نہیں! پتا نہیں امیرِ اہلسنّت ہم سے محبّت کرتے ہیں یا نہیں! مگر جب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے "مدنی مذاکرے" میں یہ ارشاد فرمایا: جو اسلامی بھائی عمامہ شریف نہیں باندھتے، مدنی سُوٹ نہیں پہنتے یا بھلے پینٹ شرٹ پہنتے ہیں اور وہ مدنی کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو ان کو ذمہ داری دی جائے، تو ہم بہت خوش ہوئے کہ باپا نے ہمارے سارے وسوسے دُور کر دیئے، ہم (بھی) دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، امیرِ اہلسنّت کی محبت پہلے بھی دل میں تھی، اب اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہم امیرِ اہلسنّت سے بہت خوش ہیں اور اب ہم اِنْ شَآءَ اللہ اجتماع میں بھی آئیں گے اور مدنی کام بھی کریں گے۔ اسلامی بھائیوں میں مدنی کام کرنے کا جذبہ بڑھ گیا ہے، اللہ تعالیٰ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سایہ سلامت رکھے، اللہ تعالیٰ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے مالامال کرے۔ (اٰمین)

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے حوصلہ افزائی کا صَوتی پیغام:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مبلغِ دعوتِ اسلامی حامد رضا عطاری،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ!

مَاشَآءَ اللہ! (آپ نے) رنگین کپڑے اور ٹوپی والے میرے مدنی بیٹوں کے بارے میں خوب مدینہ مدینہ جذبات بھیجے، سُن کر مزا آگیا اور دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہوگیا۔ ہماری دعوتِ اسلامی کی مدنی عمارت کے لئے ایک ایک تنکا ہمیں چاہیے، ایک تنکا بھی کم نہیں ہونا چاہئے، سب کو سینے سے لگا کر ہم کو آگے بڑھانا ہے اور دین کی خدمت، سُنّیت کی خدمت کرنی ہے اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کے ڈنکے بجانے ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ مَاشَآءَ اللہ! اللہ اور برکت دے، بیٹے! آپ ایک ماہ کا ایسا مدنی قافِلہ تیار کریں کہ جس میں وہ سارے اسلامی بھائی ہوں جو آپ کے پاس تشریف لائے تھے، جن کے تأثُّرات آپ نے مجھے دیئے۔ ان سب کو میرا گیارہویں شریف کی نسبت سے گیارہ (11) بار سلام بھی کہیے گا اور ان سب کو ایک ماہ کے مدنی قافلے میں آپ خود لے کر جائیں اور مجھے یہ خوشخبری بھی بھیجیں کہ کب سفر ہو رہا ہے؟ اور ان سب کو ماہِ رَمضانُ المبارَک (1438ھ) کے پورے مہینے کے اعتکاف کے لئے بھی تیار کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدینہ مدینہ ہوجائے گا اور آپ کے علاقے میں مدنی کاموں کی خوب خوب مدنی بہاریں

آجائیں گی۔ سب اسلامی بھائیوں کو میر اسلام کہیے گا۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزانہ "مدنی دورہ" کرنے والوں کو دعائے عطار

اسلامی بھائی کا صوتی پیغام: ابو جیلانی محمد عابد عطاری پاک نوری کابینہ ڈویژن نگاہِ مرشد علاقہ ضیائی (سیکٹر 11 جے، نیو کراچی) بابُ المدینہ (کراچی) سے عرض گزار ہوں: ہمارے علاقے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ترغیب دلانے پر روزانہ "**مدنی دورہ**" کے لئے مجلس بنا دی گئی ہے، مجلس کے ارکان سیّد اطہر عطاری، افضل عطاری اور راشد عطاری ہیں۔ مجلس نے (روزانہ) "**مدنی دورہ**" کی ترکیب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن شروع کر دی ہے اور آج 6 دن ہو چکے ہیں۔ آپ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ مزید (دعوتِ اسلامی کے) بارہ (12) مدنی کاموں میں برکت و استقامت، میری، میرے والدین اور اہل و عیال کے لئے بے حساب بخشش و مغفرت کی دعا سے نوازتے ہوئے اسی سال چل مدینہ کی اجازت بھی عطا فرما دیجئے۔ میری تمنا ہے کہ میرا مدنی مُنّا جیلانی رضا عطاری بھی باعمل عالمِ دین "مدنی" بن جائے۔ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی آپ کو سلامت رکھے اور ہمیں آپ اور آپ کی آل کی غلامی میں استقامت نصیب فرمائے۔ اٰمین۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے حوصلہ افزائی کا صوتی پیغام:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میرے میٹھے میٹھے مدنی بیٹوں ابو جیلانی محمد عابد عطاری، شہزادۂ عالی وقار سیّد اطہر عطاری، افضل عطاری، راشد عطاری، نوری کابینہ (نیو کراچی)، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ! مَا شَآءَ اللہ، تَبَارَکَ اللہ، تَقَبَّلَ اللہ، (یعنی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے) کہ آپ کے یہاں روزانہ "**مدنی دورہ**" شروع ہو چکا ہے۔ واہ! واہ! واہ! کیا بات ہے مدینے کی! اللہ تَعَالٰی آپ سب کو استقامت عنایت فرمائے، آپ کی کاوِشیں قبول ہوں، اخلاص کے ساتھ یہ سلسلہ نہ صرف جاری رہے بلکہ بڑھتا رہے، اللہ تَعَالٰی آپ حضرات کو اس میں دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا کرے، اے کاش! صد کروڑ کاش! میرا ہر مدنی بیٹا روزانہ "**مدنی دورہ**" کرتا رہے، کوئی بھی بلا عذر اسے ترک نہ کرے، کاش! ایسا ہو جائے تو شیطان کو سر چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی اور اِنْ شَآءَ اللہ مساجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ جائے گی اور اس میں "مسجد بھرو تحریک" کا ایسا زور ہو گا کہ اِنْ شَآءَ اللہ ہمارا بچہ بچہ نمازی بنے گا، خوب سُنّتیں عام ہوں گی، عشقِ رسول کے جام تقسیم ہوں گے اور مدینہ مدینہ مدینہ ہوتا رہے گا اِنْ شَآءَ اللہ۔ سب اسلامی بھائیوں کو میرا سلام خصوصاً جو "**مدنی دورہ**" میں حصّہ لے رہے ہیں ان سب کو میرا بارہ (12) مرتبہ سلام، بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں، "**مدنی دورے**" کے سلسلے کو خوب بڑھاتے اور اسلامی بھائیوں کی تعداد میں بھی اضافہ کرتے رہیے۔ آپ نے مجھے خوش کیا اللہ تَعَالٰی آپ سب کو بھی خوش رکھے بلکہ اللہ تَعَالٰی ہر "**مدنی دورہ**" کرنے والے کو جو روزانہ "**مدنی دورہ**" کرتا ہے اُس کو بے حساب جنت میں داخل کر کے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس عطا کر کے خوش کر دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داڑھی کے بال دھونا

- داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو وضو کرنے والے کے لئے جِلد کا دھونا فرض ہے۔ • اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گرد آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جو حلقے (یعنی چہرے کی گولائی) سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضروری نہیں۔ • اگر کچھ بال گھنے ہوں اور کچھ گھنے نہ ہوں تو جہاں گھنے ہیں وہاں چہرے کے گرد کے بال اور جہاں گھنے نہیں ہیں وہاں جِلد کا دھونا فرض ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، 1/289)
- داڑھی کے جو بال مونھ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کا مسح سنّت ہے اور دھونا مستحب ہے۔ (بہار شریعت، 1/296) • غسل میں داڑھی کے ہر بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا ضروری ہے (وضو کی طرح گھنے بال والوں کو رعایت نہیں)۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، 1/317)

انگوٹھے چومنا

آسان نیکیاں

ابوالحسنین عطاری مدنی

اذان میں نامِ رسالت سن کر انگوٹھے چومنا: دورانِ اذان جب مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله کہے تو اس کو دُہرا کر اپنے دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔ اس میں دینی و دنیاوی بہت سے فوائد ہیں اور اس کے متعلق حدیثوں میں ترغیب بھی دلائی گئی ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مُؤَذِّن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله سُن کر اِسے دُہرایا اور دونوں انگوٹھے چوم کر اُنہیں آنکھوں سے لگایا تو سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِیْلِیْ فَقَدْ حَلَّتْ عَلَیْہِ شَفَاعَتِیْ یعنی جو شخص میرے اِس پیارے دوست کی طرح کرے اُس کے لئے میری شفاعت حلال ہو گئی۔

(فیضانِ صدیقِ اکبر، ص:187)

آنکھیں کبھی نہ دُکھیں گی: حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مؤذن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله سُن کر کہے: مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الله پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے، وہ کبھی اندھا نہ ہو گا اور نہ ہی اُس کی آنکھیں دُکھیں گی۔ (مقاصدِ حسنہ، ص391، حدیث:1021)

پیچھے پیچھے جنت میں: حضرتِ عَلّامہ ابنِ عابِدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی فرماتے ہیں: اذان میں پہلی مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله سننے پر صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله کہنا اور دوسری مرتبہ سننے پر قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَارَسُوْلَ الله کہنا مستحب ہے۔ اس کے بعد اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو آنکھوں پر رکھے اور کہے: اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ تو ایسا کرنے والے کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔ (ردالمحتار، 2/84)

(حکایت) بیماری دور ہو گئی: ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے مشہور مُحدِّث حضرت سَیِّدُنا شیخ نورُالدّین خراسانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی کو اذان کے وقت دیکھا کہ جب مؤذن نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله کہا تو دونوں مرتبہ آپ نے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو ارشاد فرمایا: میں پہلے یہ عمل کیا کرتا تھا، پھر اِسے ترک کر دیا تو میری آنکھوں میں بیماری ہو گئی۔ میں نے خواب میں سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی اور آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے اذان میں میرے ذکر کے وقت آنکھوں پر انگوٹھے پھیرنا کیوں ترک کر دیا؟ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری آنکھیں ٹھیک ہو جائیں تو پھر سے یہ عمل شروع کر دو۔ بیداری کے بعد میں نے یہ عمل دوبارہ شروع کر دیا، اس کی برکت سے میری آنکھیں درست ہو گئیں اور اب تک دوبارہ وہ بیماری نہیں ہوئی۔

(مواہب الجلیل، 2/101، ملخصاً)

انگوٹھے چومنے کی احتیاطیں: نماز پڑھتے وقت نیز قراٰنِ پاک اور خطبۂ جمعہ وغیرہ سنتے وقت انگوٹھے نہیں چومنے چاہئیں۔ نماز میں اِس کے منع ہونے کی وجہ تو ظاہر ہے، قراٰنِ پاک اور خطبہ سنتے وقت اِس لئے کیونکہ اس وقت تمام کام کاج روک کر مکمل توجہ سے اِنہیں سننے کا حکم ہے۔ نامِ رسالت سُن کر انگوٹھے ہونٹوں پر رکھ کر آنکھوں سے لگا لئے جائیں، چومنے کی آواز نہیں نکلنی چاہئے۔

(فتاویٰ رضویہ، 22/316، ملخصاً)

لب پر آجاتا ہے جب نامِ جناب، منہ میں گُھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وَجد میں ہوکے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چُوم لیا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص114)

ابوالحسان عطاری مدنی

اَشعار کی تشریح

(اس عنوان کے تحت بزرگانِ دین کے اَشعار کے مطالب و معانی بیان کرنے کی کوشش ہوگی)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے مشہورِ زمانہ سلام ”مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ سے تین اَشعار مع شرح پیشِ خدمت ہیں:

سایۂ مصطفٰے مایۂ اِصطفٰے
عِزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص311)

بعض الفاظ کے معانی: مایہ: سرمایہ۔ اِصطفٰے: چُنا ہوا۔ عِزّ: عزت۔ ناز: فخر۔

معنیٰ و مفہوم: حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سائے کی طرح ہیں (کہ ظاہری زندگی میں بھی ساتھ رہے اور مزار میں بھی قریب ہیں)، آپ پسندیدہ لوگوں کا سرمایہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس انداز میں خِلافت فرمائی کہ خود خِلافت کو آپ سے عزت حاصل ہوئی اور وہ آپ پر فخر کرتی ہے، آپ پر لاکھوں سلام ہوں۔

یعنی اس اَفْضَلُ الْخَلْق بَعْدَ الرُّسُل
ثَانِیَ اثْنَیْنِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص312)

بعض الفاظ کے معانی: اَفْضَلُ الْخَلْق بَعْدَ الرُّسُل: رسولوں کے بعد تمام مخلوق سے افضل۔ ثَانِیَ اثْنَیْن: دو میں سے دوسرا۔

معنیٰ و مفہوم: حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ انبیا و مُرسَلین عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہیں اور آپ سفرِ ہجرت میں مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے رفیق (یعنی ساتھی) تھے، آپ پر لاکھوں سلام ہوں۔

مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: بعد اَنبیا و مُرسَلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنس و جن و مَلَک (یعنی انسانوں، جنّوں اور فرشتوں) سے افضل صِدّیقِ اکبر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/241)

ثَانِیَ اثْنَیْن: اس شعر میں ثَانِیَ اثْنَیْن کا لفظ اس آیتِ مبارکہ سے ماخوذ ہے: ﴿ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے۔ (پ10، التوبۃ:40)

اَصْدَقُ الصَّادِقِیْں سَیِّدُ الْمُتَّقِیْں
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص312)

بعض الفاظ کے معانی: اَصْدَقُ الصَّادِقِیْں: تمام سچوں سے زیادہ سچے۔ سَیِّدُ الْمُتَّقِیْں: پرہیزگاروں کے سردار۔ چشم: آنکھ۔ گوش: کان۔ وزارت: نائب ہونا۔

معنیٰ و مفہوم: حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ”صِدّیق“ یعنی انتہائی سچے اور پرہیزگاروں کے امام ہیں۔ آپ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر اور آپ کے لئے آنکھ اور کان کی حیثیت رکھتے ہیں، آپ پر لاکھوں سلام ہوں۔

آپ کو صِدّیق کا لقب بارگاہِ خداوندی سے عطا ہوا جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: یَا اَبَابَکْر! اِنَّ اللہَ قَدْ سَمَّاکَ الصِّدِّیْق یعنی اے ابوبکر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام صِدّیق رکھا ہے۔ (الاصابۃ، 8/332)

آپ کا ”اَتْقٰی“ یعنی سب سے بڑا پرہیزگار ہونا اس آیت میں بیان کیا گیا ہے: ﴿وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور بہت جلد اس (دوزخ) سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار (ہے)۔ (پ30، اللیل:17) مُفسّرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت میں ”اَتْقٰی یعنی سب سے بڑے پرہیزگار“ سے مراد حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ گرامی ہے۔ (تفسیر کبیر، 11/187)

حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا وزیر اور اُن کے نزدیک کان اور آنکھ کی طرح اہم ہونا اِن دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میں بیان کیا گیا ہے: (1) اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الرَّاْسِ۔ یعنی ابوبکر و عمر کی حیثیت میرے نزدیک ایسی ہے جیسی سر میں کان اور آنکھ کی۔ (کنزالعمال، 6/257، جزء:11، حدیث:32652)

(2) ہر نبی کے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ آسمان والوں میں سے میرے وزیر جبرائیل و میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام جبکہ زمین والوں میں سے ابوبکر و عمر ہیں (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا)۔ (ترمذی، 5/382، حدیث:3700)

کیسا ہونا چاہئے؟

راشد علی عطاری مدنی

بیٹے کو کیسا ہونا چاہئے؟

اِسلامی تعلیمات سے دور مُعاشَرے جن اَخلاقی پستیوں کا شکار ہیں، ان میں سے ایک ماں باپ کی قدر و تعظیم کا فُقدان بھی ہے۔ پیدا ہوتے ہی بیٹے کے ڈاکٹر، انجینیئر، سرکاری آفیسر وغیرہ بننے کے خیالات اور خواب دیکھنے والے ماں باپ اُس وقت قابلِ رحم ہوتے ہیں، جب ان کے پڑھے لکھے (Well Educated) کہلانے والے بیٹے انہیں ایک کمرے تک محدود رہنے پر مجبور کردیتے ہیں، یا پھر اولڈ ہاؤس کی زینت بنادیتے ہیں۔ توتلی زبان میں آدھی آدھی باتیں کرنے والے بیٹے کی ساری باتیں سمجھ لینے والے ماں باپ جب بڑھاپے میں "آپ چپ رہیں، آپکو کیا پتا؟" جیسے جملے سنتے ہیں، تو ان کا دل کہتا ہے: **ہمارے بیٹے کو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔** قرضداری، تنگ دستی، بے روزگاری جیسی نجانے کتنی آزمائشوں کا سامنا کرکے ایک سے زائد بچوں کی یکساں پرورش کرنے والے ماں باپ کو جب بڑھاپے میں دو وقت کھانا بھی "مانگنے" پر ملتا ہے تب وہ کہتے ہیں کہ **ہمارے بیٹے کو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔** دُنیوی ترقی کی دلدادہ اکثریت اپنے بیٹوں کو فقط دنیا سکھاتی اور علمِ دین سے دُور رکھتی ہے، انہی ماں باپ کو جب بڑھاپے میں یہ بیٹے اپنے لئے بوجھ اور مصیبت سمجھتے ہیں تو یہی ماں باپ کہتے ہیں کہ **ہمارے بیٹے کو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔** بیٹے کو علمِ دین سکھایا ہوتا، عالِم بنایا ہوتا تو ماں باپ کو شاید ایسا نہ کہنا پڑتا۔

آخر "بیٹے کو کیسا ہونا چاہئے؟" آیئے اس سوال کا جواب اسلام سے پوچھتے ہیں۔ اسلام نے اچھے بیٹے کی جو خوبیاں اور ذمہ داریاں بیان کی ہیں ان میں سے چند ملاحظہ فرمایئے، چنانچہ

- **بیٹے کو ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک اور نہایت نرمی سے پیش آنے والا،** بوڑھے ماں باپ کو جھڑکنا اور غُصّہ دکھانا تو درکنار اُف تک نہ کہنے والا، شفقت و مہربانی کرتے ہوئے ان کے سامنے عاجزی کرنے والا اور اُن کے لئے اللہ ربُّ العزّت کی بارگاہ سے رحمت طلب کرنے والا ہونا چاہئے۔ (ماخوذ از: پ15، بنی اسرائیل: 23 تا 24)

- **بیٹے کو ماں باپ کی خدمت کے دوران پیش آنے والی ہر طرح کی تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے والا ہونا چاہئے،** جیسا کہ ایک صحابی نے اپنی ماں کو کندھوں پر اٹھائے، سخت گرم پتھروں والے رستے پر چلتے ہوئے چھ میل کا سفر طے کیا، وہ پتھر اتنے گرم تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہوجاتا۔ (معجمِ صغیر، 1/92، حدیث: 257، ملخصاً)

- **بیٹے کو دن رات کی پرواہ کئے بغیر والدین کی خدمت میں مصروف رہنے والا ہونا چاہئے** جیسا کہ حضرت سیِّدُنا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت سرد رات میں ماں کے لئے پانی کا پیالہ لئے ساری رات کھڑے رہے، یہاں تک کہ پانی بہہ کر انگلی پر جم گیا اور برتن انگلی سے چمٹ گیا، جب چھڑایا تو انگلی سے جِلد اکھڑنے پر خون بہہ نکلا۔ (نزہۃ المجالس، 1/261، ملخصاً)

- **بیٹے کو ماں باپ کی ہر ناگوار بات و ناروا سلوک پر صبر کرنے والا اور ہر حال میں ماں باپ کو راضی رکھنے کی کوشش کرنے والا ہونا چاہئے،** جیسا کہ ایک بار رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے اِس حال میں شام کی کہ ماں باپ کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لئے صبح ہی کو جہنّم کے دو دروازے کُھل جاتے ہیں تو ایک شخص نے عرض کیا: اگرچہ ماں باپ اُس پر ظلم کریں۔ فرمایا: اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں۔ (شُعَبُ الایمان، 6/206، حدیث: 7916)

- **بیٹے کو ماں باپ کی وفات کے بعد بھی اُن کی عزت و آبرو کی حفاظت، ان کے قرض کی ادائیگی اور اُن کی قسمیں پوری کرنے میں کوشش کرنے والا ہونا چاہئے،** چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اپنے والِدین کے (انتقال کے) بعد ان کی قسم سچّی کرے اور ان کا قرض اُتارے اور کسی کے ماں باپ کو بُرا کہہ کر انہیں بُرا نہ کہلوائے وہ والِدین کے ساتھ بھلائی کرنے والا لکھا جائے گا اگرچہ (ان کی زندگی میں) "نافرمان" تھا۔ (معجمِ اَوسط، 4/232، حدیث: 5819)

- **بیٹے کو خدمت و ضرورت کی وجہ سے بلانے پر فوراً ماں باپ کے پاس حاضر ہوجانا چاہئے** یہاں تک کہ اگر پردیس میں ہو تب بھی، چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے: "یہ (یعنی بیٹا) پردیس میں ہے، والِدین اِسے بلاتے ہیں تو آنا ہی ہوگا، خط لکھنا کافی نہیں ہے۔ یوہیں والِدین کو اِس کی خدمت کی حاجت ہو تو آئے اور ان کی خدمت کرے۔" (بہارِ شریعت، 3/559)

اللہ تعالیٰ ہر بیٹے کو اِسلامی اوصاف والا بیٹا بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

سنت اور حکمت

پانی پینے کی سنتیں اور حکمتیں

عبدالعزیز عطاری مدنی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے شمار نعمتوں میں سے پانی ایسی عظیم نعمت ہے کہ جس کے بغیر انسان کا زندہ رہنا دُشوار ہے۔ اس لیے کیوں نہ ہم پانی کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کے مطابق استعمال کریں اس سے جہاں ہماری پیاس بجھے گی وہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے اچھی اچھی نیتوں اور شریعت پر عمل کا ثواب بھی حاصل ہو گا۔ **پانی پینے کی اچھی نیتیں** عبادت اور کسبِ حلال پر قوت حاصل کروں گا، بیٹھ کر بِسْمِ اللہ پڑھ کر اُجالے میں دیکھ کر تین سانس میں پیوں گا، پی چکنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کروں گا، ایک قطرہ پانی بھی ضائع نہیں کروں گا۔

پانی پینے کا طریقہ پانی بیٹھ کر، اُجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے بِسْمِ اللہ پڑھ کر اس طرح پئیں کہ ہر مرتبہ گلاس منہ سے ہٹا کر سانس لیں، پہلی اور دوسری بار ایک ایک گھونٹ کر کے پی لیجئے اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں نوش کیجئے اس طرح پینے سے پیاس بجھ جاتی ہے، پانی کو چوس کر پیا کیجئے، بڑے بڑے گھونٹ نہ پئیں، جب پی لیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تین سانس میں پانی پیا کرتے تھے۔ اس کی حکمت خود ہی یوں ارشاد فرمائی: اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لیے مفید اور خوشگوار بھی ہے۔ (مسلم، ص863، حدیث:5287)

حکمت ایک ہی لمبے سانس میں پینے سے سانس کی آمد و رفت بگڑ سکتی ہے نیز برتن میں سانس لینے سے بدبو کی صورت میں پانی پینے میں کراہت پیدا ہو جائے گی۔ ایک ہی سانس میں پانی پینے سے اُچھو (پھندا) لگنے کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ اگر سانس لے کر ٹھہر جائیں پھر پانی پئیں تو اس کا خطرہ نہیں رہتا۔ **تین سانس میں پانی پینے کا طریقہ** ہر سانس کے شروع میں "بِسْمِ اللہ" اور آخر میں "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہئے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر سانس کے شروع میں "بسم اللہ" اور آخر میں "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتے تھے۔ (معجم کبیر، 10/253، حدیث:10475) نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پانی تین سانسوں میں پیو، پہلا گھونٹ پینے کا شکر، دوسرا پیٹ کے لیے شفا اور تیسرا شیطان کو دور کرنے کے لیے ہے۔ (اس لیے کہ یہ تین گھونٹ ہوئے جو کہ طاق عدد ہے اور طاق عدد اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے۔) پانی چوس کر پیو کہ یہ خوراک کی روانی کا باعث اور خوشگواری اور جلد ہاضمے کا ذریعہ ہے۔ (نوادر الاصول، 2/898، حدیث:1188) اور بیماری سے بچاؤ ہے۔ (کنز العمال، جزء15، 8/126، حدیث:41042) غٹاغٹ نہ پئیں کیونکہ اس سے جگر کی بیماری ہوتی ہے۔ (شعب الایمان، 5/115، حدیث:6012) ایک سانس میں پانی پینے سے زیادہ پیا جاتا ہے، ایک سانس میں پانی پینا شیطان کا طریقہ ہے اور اس سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/70، ملخصاً)

پانی دیکھ کر پینے میں حکمت پانی میں کیڑا مکوڑا ہونے کی صورت میں نقصان پہنچنے کا قوی اندیشہ ہے۔ حکایت: ایک مدنی قافلے میں جب امیر قافلہ نے بیان کیا کہ پانی اُجالے میں دیکھ کر پینا چاہئے تو اُس قافلے میں موجود ایک اسلامی بھائی نے بتایا: واقعی پانی دیکھ کر ہی پینا چاہئے کیونکہ ہمارے یہاں ایک دکاندار بغیر دیکھے پانی پینے لگا تو ایک لال بیگ (Cockroach) اُس کے ہونٹ سے جا چمٹا۔ **ان طریقوں سے بچئے** نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اونٹ کی طرح ایک سانس میں (ترمذی، 3/352، حدیث:1892) اور کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع کیا اور فرمایا: اگر کوئی بھول کر ایسا کرلے تو قے کر دے۔ (مسلم، ص862، حدیث:5279) **حکمت** سائنسی تحقیق کے مطابق ایک ہی سانس میں کھڑے ہو کر پانی پینے سے پانی جسم میں جلدی جذب ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے گردوں پر گہرا اثر پڑتا ہے اور جسم کے مختلف حصوں خصوصاً پاؤں پر سوجن کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ جسے (Edema) کہا جاتا ہے۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے اور اُس میں پھونکنے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد، 3/474، حدیث:3728) **حکمت** برتن میں سانس لینے سے اُس میں جراثیم منتقل ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ نہار منہ زیادہ پانی پینے سے بچئے کہ اس سے بدن کمزور ہوتا ہے (کبھی کبھار تھوڑا سا پانی پی لینا نقصان دہ نہیں)۔ (احیاء العلوم مع اتحاف، 5/686) بعض لوگ گلاس میں پینے کے بعد بچا ہوا پانی پھینک دیتے ہیں یہ اِسراف ہے حالانکہ منقول ہے کہ مؤمن کے جوٹھے میں شِفا ہے۔ (الفتاوی الفقہیۃ لابن حجر، 4/117) اللہ تعالیٰ ہمیں ہر کام سنّت کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

درزی کے پاس بچے ہوئے کپڑے کے بارے میں حکم

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ میرا بھائی درزیوں کا کام کرتا ہے، گاہک سوٹ کے حساب سے کپڑا دے کر جاتے ہیں، اور وہ اپنی کاریگری سے کاٹ کر اس میں سے کچھ نہ کچھ کپڑا بچالیتا ہے، اور بعض اوقات ایک ہی گھر کے کئی جوڑے ایک ہی تھان سے ہوتے ہیں، اگر ان کو احتیاط سے کاٹا جائے تو ان سے زیادہ کپڑا بچ جاتا ہے جو بآسانی استعمال میں لایا جا سکتا ہے یعنی اس سے چھوٹے بچوں کا ایک آدھ سوٹ بن جاتا ہے، کیا یہ بچا ہوا کپڑا ہم اپنے استعمال میں لاسکتے ہیں یا نہیں، برائے کرم شرعی رہنمائی فرمائیں؟ سائل: اکبر علی لودھی (نیو بہگام، گوجر خان ضلع راولپنڈی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ
اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں آپ کا بھائی اجیر مشترک [1] (اس کی وضاحت حاشیے میں پڑھئے) ہے، اور اجیر مشترک کے ہاتھ میں لوگوں کی چیز امانت ہوتی ہے، لہٰذا سوٹ سینے کے بعد جو قابلِ انتفاع (جس سے فائدہ اٹھایا جاسکے) کپڑا بچ جائے، تو وہ بھی آپ کے بھائی کے ہاتھ میں امانت ہے، اسکا حکم یہ ہے کہ مالک کو واپس کر دیا جائے، مالک کی اجازت کے بغیر اپنے استعمال میں لانا ناجائز و حرام ہے، ہاں! اگر مالک اسکے استعمال کی اجازت دیدے یا وہ قابلِ انتفاع نہیں بلکہ بالکل معمولی مقدار میں ہے جیسے کترن، تو اسکے استعمال میں حرج نہیں لیکن کترن سے مراد بہت باریک کترن ہے، یہ نہیں کہ آدھے گز کو کترن کا نام لے کر رکھ لیا جائے۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم القادری

22محرم الحرام1438ھ/24اکتوبر 2016ء

شرکتِ عمل میں کیا برابر کا وقت دینا ضروری ہے؟

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہم چار اسلامی بھائیوں نے پراپرٹی ڈیلنگ کا کاروبار شروع کیا ہے سب نے دفتر میں برابر مال لگایا ہے اور ماہانہ دفتری اخراجات بھی برابری کی بنیاد پر ہوں گے اور کمیشن بھی برابر تقسیم ہو گا مگر ہمیں وقت کے حوالے سے رہنمائی درکار ہے کہ کیا کام کے لئے چاروں کا برابر وقت دینا ضروری ہے یا کوئی کمی بیشی کی جاسکتی ہے؟

سائل: محمد خرم عطاری (محلہ یوسف آباد، وہاڑی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ
اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کی گئی صورت شرکتِ عمل [2] (اس کی وضاحت حاشیے میں پڑھئے) کی ہے اور شرکتِ عمل میں کام میں برابری شرط نہیں تو وقت، جس میں کام کا وقوع ہو گا، اس میں بھی برابری لازم نہیں ہو گی لہٰذا آپ اگر بعض کے لیے کم وقت اور بعض کے لیے زیادہ وقت دینا طے کرلیں تو اس میں حرج نہیں۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

17محرم الحرام1438ھ/19اکتوبر 2016ء

---

[1] اجیر مشترک: جس کے لئے کسی وقت خاص میں ایک ہی شخص کا کام کرنا ضروری نہ ہو، اُس وقت میں دوسرے کا بھی کام کر سکتا ہو، جیسے دھوبی، خیاط (درزی)۔ (بہارِ شریعت،3/155)

[2] شرکت بالعمل یہ ہے کہ دو کاریگر لوگوں کے یہاں سے کام لائیں اور شرکت میں کام کریں اور جو کچھ مزدوری ملے، آپس میں بانٹ لیں۔ (بہار شریعت،2/505)

دورانِ تجارت

مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی

گاہک سے نفع کم لیجئے

عبدالرحمٰن عطاری مدنی

نفع کتنا لینا جائز ہے؟ شرعاً نفع (Profit) کی کوئی حد مقرر نہیں ہے، فریقین کی باہمی رضامندی سے بغیر کسی قسم کی دھوکہ دہی اور جھوٹ کے جو بھی طے پا جائے اس کا لینا جائز ہے، البتہ بعض اوقات گورنمنٹ کی طرف سے عوام کی فلاح و بہبود کیلئے بعض چیزوں کے ریٹ مقرر کردیئے جاتے ہیں جن کی خلاف ورزی پر نہ صرف عزتِ نفس مجروح ہوتی بلکہ چوروں اور لٹیروں جیسے بُرے القابات سے بھی نوازا جاتا ہے لہٰذا ایسی چیزوں کو مقررہ نرخ (بھاؤ) سے زائد ہرگز نہ بیچا جائے۔

تجارت کرنے والا شخص اگر حصولِ نفع کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی خیر خواہی اور حاجت روائی کی نیّت بھی رکھے تو اس کی یہ تجارت عبادت بن جائے گی۔ تجارت میں خیر خواہی کی صورتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سستی اور معیاری چیز دی جائے۔ گاہک اگر سودے کی قیمت کم کروائے تو جس قدر ممکن ہو اسے رعایت دی جائے اور خالی لوٹانے کے بجائے تھوڑے نفع پر چیز فروخت کردی جائے۔

حکایت: حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک مرتبہ 1000 اُونٹنیاں بیچیں اور نفع میں صرف ان کی رسیاں رکھیں جنہیں آپ نے 1000 درہم میں بیچا نیز 1000 درہم اونٹنیوں کے اس دن کے خرچ (یعنی چارے وغیرہ) کے پیسوں کی بھی بچت کی۔ (احیاء العلوم، 2/103)

❁ حضرت بَکر بن خُنَیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خریدو اور بیچو اگرچہ قیمتِ خرید ہی پر کیونکہ یہ مال بھی ایسے ہی بڑھتا ہے جیسے کھیتی بڑھتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 8/408، رقم12704)

❁ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اے گروہِ تُجّار! اپنا حق لو اور دوسروں کا حق دو، سلامتی میں رہو گے اور تھوڑے نفع کو نہ ٹُھکراؤ، ورنہ زیادہ نفع سے بھی محروم ہو جاؤ گے۔ (احیاء العلوم، 2/103) ❁ حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا گیا: آپ مالدار کیسے بنے؟ فرمایا: تین وجہ سے (1) میں نے نفع کو کبھی نہیں ٹھکرایا (اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو) (2) جب مجھ سے کسی جانور کا مطالبہ ہوتا ہے تو میں اسے بیچنے میں دیر نہیں کرتا اور (3) میں اُدھار نہیں بیچتا۔ (احیاء العلوم، 2/103)

نفع کم رکھنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس سے بِکری (Sale) میں اضافہ ہوتا ہے اور آدمی مصروف رہتا ہے، جو لوگ زیادہ تر کام میں مصروف رہتے ہیں وہ بہت کم پریشانیوں کا شکار ہوتے ہیں کیونکہ ان کے پاس سوچنے کا وقت ہی نہیں ہوتا کہ وہ پریشان ہوں۔ جبکہ نفع زیادہ رکھنے میں عام طور پر سیل کم اور "بیٹھا بیٹھی" زیادہ ہوتی ہے اور دن کا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ذہن پر دباؤ بھی بڑھتا چلا جاتا ہے کہ آج بِکری (Sale) نہیں ہو رہی یا کم ہو رہی ہے۔ بعض تاجر جلد از جلد مالدار بننے کے چکّر میں زیادہ نفع پر تجارت کرتے ہیں، ایک ہی چیز دیگر جگہ سستی بِکتی ہے اور ان کے ہاں مہنگی، نفع کے حُصول میں بازار کے عُرف کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ نفع حاصل کرنے کا ایک اُصول یہ بھی ہے کہ عام چیزوں (Regular Items) میں نفع کم لیا جائے جبکہ نادِر و نایاب چیزوں (Monopoly Items) میں نفع کی مقدار کو بڑھایا جاسکتا ہے لیکن خیر خواہی یہ ہے کہ اس میں بھی نفع کم رکھا جائے۔ جن چیزوں کی فروخت میں بھاؤ تاؤ ہوتا ہے ان میں بعض دکاندار بہت زیادہ نفع رکھ کر قیمت بتاتے ہیں پھر جب گاہک اس کے مہنگے ہونے کی وجہ پوچھتا ہے تو بارہا اس کی صفائی میں "سیلز مینی کے جوہر" دِکھاتے ہوئے اپنی چیز کی خوبی (Quality) بڑھا چڑھا کر پیش کرتے اور جھوٹ، دھوکا دہی وغیرہ برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

بھروسا کرنے والوں سے زیادہ نفع لینا؟ امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: "لوگ تھوڑے نفع پر قناعت نہیں کرتے اور زیادہ نفع بغیر دھوکا دیئے حاصل نہیں ہو سکتا۔" نیز سادہ لَوح لوگوں سے زیادہ نفع لینے کے متعلق فرماتے ہیں: سادہ لَوح اعتماد کرنے والے لوگوں سے زیادہ نفع لینا ظلم ہے (مزید فرماتے ہیں:) زیادہ منافع عام طور پر دھوکے اور موجودہ بھاؤ کو چھپانے کے ذریعے ہی لیا جاتا ہے۔ (احیاء العلوم، 2/99، 102، ملتقطاً)

حضرت حمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور ان کا پیشہ

ابوحارث عطاری مدنی

مختصر تعارُف: شیخُ الاسلام حضرت حمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اَولیا کے طبقے اَبدال میں سے تھے اور مُستَجابُ الدَّعْوات تھے (یعنی آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں)۔ حدیث اور عَرَبی لُغت کے امام ہونے کے ساتھ ساتھ فقیہ (یعنی مفتی) بھی تھے۔ آپ کا وِصال مسجد میں نَماز کی حالت میں ہوا۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں: اگر میں یہ کہوں کہ میں نے حضرت حمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تو میں ضرور اِس بات میں سچّا ہوں گا۔ آپ حدیث بیان کرنے، قراٰن پڑھنے یا تسبیح کرنے یا پھر نَماز ادا کرنے میں مشغول رہا کرتے تھے۔ آپ کا دن انہیں کاموں پر تقسیم تھا۔ اگر آپ سے یہ کہا جاتا کہ کل آپ کا انتقال ہوجائے گا تو آپ اپنے عمل میں اضافہ کرنے پر قادر نہ تھے (کیونکہ آپ پہلے ہی اتنا عمل کرتے تھے)۔ (سیر اعلام النبلاء، 7/ 338تا341)

حکایت: ایک شخص کا بیان ہے: میں نے حضرت حمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ ارشاد فرمایا: مجھے بخش دیا، مجھ پر رَحم فرمایا اور جنّت الفِردَوس میں مجھے جگہ عطا فرمائی۔ میں نے کہا: کس سبب سے؟ ارشاد فرمایا: یہ کلمات کہنے کے سبب: یَاذَا الطَّوْلِ، یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، یَاکَرِیْمُ اَسْکِنِّی الْفِرْدَوْسَ (اے بڑے اِنعام والے، اے عظمت وبزُرگی والے، اے کریم، مجھے جنّت الفردوس میں جگہ عطا فرما) پس اُس نے مجھے جنّت الفِردَوس میں جگہ عطا فرمائی۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 3/ 157)

آپ کا پیشہ: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **بزّاز** (یعنی کپڑے بیچنے کا کام کرتے) تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 7/ 336) ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں بازار میں حضرت حمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آتا تھا، آپ جب کپڑے پر ایک یا دو رَتّی (مقدار) نفع کمالیتے تو اپنی ٹوکری باندھ لیتے اور پھر کچھ نہ بیچتے، میرے خیال میں آپ کی ضرورت اتنی ہی ہوگی کیونکہ جب آپ اپنی ضرورت کے مطابق حاصل کرلیتے تھے تو اس پر بالکل بھی اضافہ نہیں کرتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، 6/ 270، رقم: 8567) اور اتنا سا کمانے کے بعد اگر آپ کو دو دینار کی بھی پیشکش کی جاتی تو اس کی طرف توجہ نہیں فرماتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، 6/ 270، رقم: 8568)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ سیرت سے معلوم ہوا کہ بزرگانِ دین نے عقلمندی سے کام لیتے ہوئے تجارت کو اپنی ضرورت سمجھا، اسے اپنا مقصد نہیں بنایا اور اس میں مشغول ہوکر اپنی آخرت سے غافل نہیں ہوئے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ دنیا کے نفع کے مقابلے میں آخرت کا نفع زیادہ بہتر ہے لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ ہم دنیا کو آخرت پر ترجیح دے دیتے ہیں اور کسبِ معاش میں مشغولیت کے باعث نماز پڑھنے وغیرہ اَحکامِ شریعت پر عمل میں سُستی و کوتاہی کرتے ہیں۔ امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: دنیا میں لوگوں کی تین اقسام ہیں: (1) وہ شخص جسے حُصولِ رزق نے آخرت سے غافل رکھا، ایسا شخص ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔ (2) وہ جسے آخرت نے طلبِ رزق سے غافل کردیا، ایسا شخص کامیاب لوگوں میں سے ہے (3) وہ جو رزق کے حُصول میں اپنی آخرت کی خاطر مشغول ہوتا ہے۔ ایسا شخص اعتدال و مِیانہ روی اختیار کرنے والوں میں سے ہے اور اِعتِدال کا مرتبہ وہی شخص پاسکتا ہے جو روزی کی طلب میں دُرست راہ پر چلے اور دنیا کو وہی شخص آخرت کے لیے وسیلہ اور ذریعہ بناسکتا ہے جو اس کی طلب میں آدابِ شریعت کا خیال رکھے۔ (احیاء العلوم، 2/ 78)

ملازِمین کے ساتھ اِحسان و بھلائی

فرمان علی عطاری مدنی

جہاں تاجر اور تجارت ہوتی ہے وہیں ان کے کچھ نہ کچھ ملازمین بھی ہوتے ہیں، اسلام ”انسانی حقوق“ کا محافظ ہے چنانچہ وہ تاجر و ملازم دونوں کے حقوق اور ذمہ داریاں بھی بیان کرتا ہے۔ ملازمین سے احسان و بھلائی کے بارے میں اسلامی تعلیمات مُلاحظہ کیجئے:

(1) مُعاہدے کی پاسداری: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کام پورا لے کر مزدور کو اُجرت ادا نہ کرنے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ (مستدرک،2/538، حدیث:2797، ملتقطاً) لہٰذا جب کوئی مُلازم رکھا جائے تو پہلے ہی کام، وقتِ اِجارہ اور مُشاہَرہ (تنخواہ) وغیرہ طے کرلیجئے اور مقررہ وقت سے زائد بغیر اُجرت کے کام نہ لیجئے، اگر کبھی باہمی رضامندی سے اضافی وقت کام کروائیں تو اس کی اُجرت بھی لازمی ادا کیجئے۔

(2) مُشاہَرہ (Salary) کی بَروقت ادائیگی: ملازمین کا مشاہرہ (Salary) بَروَقت ادا کیجئے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری اَدا کرو۔ (ابن ماجہ،3/162، حدیث:2443)

(3) دل جوئی کیجئے: ملازمین کی اچھی کارکردگی پر ان کی حوصلہ اَفزائی کیجئے کہ اس سے کام میں بہتری آئے گی اور ادارہ ترقی کرے گا، ممکن ہو تو ان کا دل خوش کرنے کی نِیَّت سے تحفہ بھی دیجئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔ (معجم کبیر،11/59، رقم 11079)

(4) عفوودرگزر: ملازمین سے کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو سب کے سامنے جھاڑ پلانے، ڈرانے دھمکانے کے بجائے عفوودرگزر سے کام لیجئے، **حکایت:** حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک غُلام تین بار بُلانے پر بھی (جان بوجھ کر) نہ آیا تو آپ اس کے پاس گئے اور اسے لیٹا ہوا دیکھ کر فرمایا: کیا تم نے میری آواز نہیں سُنی؟ اس نے کہا: سُنی تھی، مگر آپ کی طرف سے سَزا سے بے خوف تھا، اس لئے جواب نہ دیا۔ یہ سُن کر آپ نے (معاف کرتے ہوئے) اُسے آزاد کردیا۔ (احیاء العلوم،3/88)

(5) شرعی مسائل سے آگاہی: اِدارے کے قوانین کے ساتھ ساتھ ملازمین کو اِجارے کے شرعی مسائل سے بھی آگاہ رکھئے تاکہ ان کا لقمۂ حرام کی وعیدوں سے بچتے ہوئے حلال کمانے کا ذہن بھی بنا رہے۔[1]

(6) ملازمین کی تیمارداری: ملازمین میں سے کوئی بیمار ہوجائے تو ان کی عیادت اور ممکن ہو تو خیر خواہی کی نِیَّت سے مناسب علاج کی سہولت فراہم کیجئے۔

(7) ملازمین کو کمتر نہ سمجھیں: سیٹھ اپنے ملازمین کو حقیر و کمتر نہ سمجھے بلکہ بحیثیتِ مسلمان اپنا بھائی جانے تاکہ انہیں کمتری کا احساس نہ ہو۔

حکایت: امیرُالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر ہفتے مدینۂ مُنوَّرہ کے اَطراف میں باغوں اور کھیتوں میں جاتے اور وہاں کام کرنے والے کسی غلام کو وزن وغیرہ اٹھانے میں مشقت ہوتی تو آپ اس کی مُعاوَنت فرماتے۔ (اتحاف السادۃ المتقین،7/303)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے مُلازمین کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے اور مشکل وقت میں ان کی مدد کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1 . . . حرام و حلال کے بارے میں معلومات کے لئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔

اچھے ملازم کی خصوصیات

سیّد انعام رضا عطاری مدنی

جہاں تاجر کو اپنے ملازِمین کا خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہے وہیں ملازمین کو بھی تاجروں کے حُقوق پورے کرنے کی تلقین ہے۔ دِیگر پیشوں کی طرح ملازَمت کے پیشے میں بھی جہاں اچھے لوگ ہوتے ہیں وہاں بُرے بھی ہوتے ہیں۔ اچھا مُلازِم وہ ہے جو اِحساسِ ذِمّہ داری کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے اپنے کام کو عُمدگی کے ساتھ بجالائے۔ اچھے مُلازِم کی ایک خُصُوصیت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے کام کو نہایت تیزی یا پھر کم اَزْ کم مُعْتَدِل (درمیانی) حالت میں کرنے کی کوشش کرے کیونکہ سُستی کے ساتھ کام کرنے والا گنہگار ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 19/407)

مُلازِم کو چاہیے کہ دَورانِ ڈیوٹی چاق چوبند رہے، رات دیر سے سونے یا نفل روزہ رکھنے وغیرہ کے باعث اگر کام میں کوتاہی ہوتی ہو تو اِن اَفعال سے خود کو بچائے۔

حکایت: منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا زَکَرِیّا علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصّلٰوۃُ وَالسَّلام اُجرت پر گارے کی دیوار بناتے تھے اور اس کے بدلے میں آپ کو ایک روٹی اُجرت میں ملتی تھی کیونکہ آپ عَلَیْہِ السَّلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھانا پسند فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ کچھ لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اُس وقت آپ عَلَیْہِ السَّلام کھانا تناول فرمارہے تھے، آپ نے اُنہیں کھانے کی دعوت نہ دی تو ان لوگوں کو تعجب ہوا کیونکہ آپ عَلَیْہِ السَّلام کی سخاوت اور زُہد بہت مشہور تھا۔ اِسْتِفْسَار کرنے پر اِرشاد فرمایا: میں ایک قوم کے ہاں اُجرت پر کام کرتا ہوں اور وہ مجھے ایک روٹی دیتے ہیں تاکہ مجھے یہ کام کرنے میں طاقت مُہیّا ہوسکے، اگر میں تمہیں اپنے حصّے کی روٹی میں سے کچھ کھلاتا تو یقیناً نہ تمہیں کفایت کرتی اور نہ مجھے قوّت حاصل ہوتی، البتہ اس وجہ سے میرے کام میں کمزوری آجاتی۔ (احیاءُ العلوم، 5/100)

اچھے مُلازِم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مالک کے کام کو اپنا کام سمجھتا ہے اور مالک کی غیر موجودگی میں بھی اس کے کام میں کسی قسم کی کوتاہی واقع نہیں ہونے دیتا۔ گویا اُس کا یہ ذہن ہوتا ہے کہ اگرچہ میرا مالک مجھے نہیں دیکھ رہا مگر اللہ تو دیکھ رہا ہے، اِس ضِمن میں ایک دِلچسپ حکایت ملاحظہ کیجئے:

حکایت: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن دینار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اَمیرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہمراہ مکۂ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کی طرف جارہا تھا کہ ایک جگہ ہم تھوڑی دیر آرام کے لئے رُک گئے۔ اتنے میں ایک چرواہا بکریاں لئے ہوئے پاس سے گزرا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس سے کہا: ایک بکری میرے ہاتھ فروخت کردو۔ اُس نے عرض کی: یہ بکریاں میری ذاتی مِلک نہیں ہیں (میں ان کا مالک نہیں ہوں) بلکہ میں تو کسی کا غُلام ہوں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (بطورِ آزمائش) فرمایا: مالک سے کہہ دینا کہ ایک بکری کو بھیڑیا (Wolf) لے گیا ہے، اُسے کیا پتا چلے گا؟ چرواہے نے جواب دیا: اگر اسے نہ بھی معلوم ہو تو کیا اللہ تَعَالٰی کو بھی خبر نہیں ہے؟ یہ سُن کر حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زار و قطار رونے لگے اور اس چرواہے کے مالِک کو بُلوا کر اس کی قیمت ادا کی اور اُسے آزاد کرتے ہوئے فرمایا: اس بات نے جس طرح دُنیا میں تجھے غلامی سے نجات بخشی ہے اسی طرح آخرت میں بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کے سبب تو نجات پاجائے گا۔ (کیمیائے سعادت، 2/886)

نوجوانوں کے مسائل

کامیابی کے نسخے (قسط:1)

ابو رجب عطاری مدنی

نوجوان ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت! کامیابی کی خواہش کس کو نہیں ہوتی، لیکن ضروری نہیں کہ ہر شخص کامیابی کی منزل تک پہنچ جائے۔ البتہ کچھ صِفات ایسی ہیں جنہیں اپنا کر ہم کامیابی کی راہ پر چل سکتے ہیں، مثلاً

1 وقت کی قدر کرنا: وقت مال سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے، مال ہاتھ سے نکل جائے تو دوبارہ کمایا جاسکتا ہے لیکن گیا وقت دوبارہ ہاتھ نہیں آتا۔ بعض لوگ کسی کو پائی پیسہ دینے کو تیار نہیں ہوتے لیکن اپنا قیمتی وقت فُضول قسم کے لوگوں کی بیٹھکوں میں خوشی خوشی لُٹا دیتے ہیں۔ (فرضی مثال) "ایک سینیئر کو جب دفتر میں کسی جونیئر سے کام ہوتا تو خود اُٹھ کر اس کی ٹیبل پر جاتا اور کام ہوتے ہی واپس اپنی جگہ لَوٹ آتا، کسی نے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ اگر میں انہیں اپنے کمرے میں بُلاؤں گا تو وہ آئیں گے میرے کہنے پر لیکن جائیں گے اپنی مرضی سے، یوں میرا وقت ضائع ہوگا، اس لئے میں اپنا وقت بچانے کے لئے خود ان کے پاس چلا جاتا ہوں اور کام ہوتے ہی واپس آجاتا ہوں۔" **میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** وقت کی قدر و قیمت پہچانئے، اپنے شب و روز کا جَدْوَل (Shedule) بنائیے، جس میں صِرف دُنیاوی کام ہی نہ ہوں بلکہ اوّلاً نمازیں ہوں، تلاوتِ قراٰن بھی ہو، دینی کتابوں کا مُطالَعہ بھی ہو اور یاد رہے کہ گناہ کا کوئی کام ہمارے جَدْوَل میں نہیں ہونا چاہئے۔ پھر اس جَدْوَل کے مطابق عمل کیجئے، کم وقت میں بہت سے کام نِپٹ جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

2 اپنا رویّہ مُثْبَت رکھیں: کیسے ہی مایوس کُن حالات ہوں کبھی بھی مَنْفِی قدم نہ اُٹھائیں کہ کامیابی کا چشمہ ناکامی کے پہاڑوں سے بھی پُھوٹ سکتا ہے۔ مُثْبَت رویّے کو اس مثال سے سمجھیں کہ انڈے، آلو اور چائے کی پتّی کو الگ الگ پانیوں میں اُبالا جائے تو انڈا اپنی نرمی چھوڑ کر سخت ہو جائے گا، آلو اپنی سختی چھوڑ کر نرم ہو جائے گا جبکہ پتّی پانی میں اپنا رنگ گھول کر اسے اپنے رنگ میں رنگ لے گی، تو مُثْبَت رویّے کی مثال چائے کی پتّی کی سی ہے جو سختی کرنے پر اپنے اِرد گرد کے ماحول کو بھی خوشبودار کر دیتی ہے، سوچئے! آپ کونسا رویّہ اختیار کرنا چاہتے ہیں؟

3 خود احتسابی: ہر شخص خُوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ ہوتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ کسی میں خوبیاں زیادہ ہوتی ہیں تو کسی میں خامیاں، چنانچہ کچھ نہ کچھ خامیاں آپ میں بھی موجود ہوں گی، انہیں جاننے کے لئے تھوڑا وقت نکالئے اور تنہائی میں خود کو "ضمیر کی عدالت" میں پیش کر دیں، جہاں سائل، وکیل اور جج ایک ہی شخص ہوگا اور وہ ہوں گے آپ! اب ضمیر کی عدالت سے جن خامیوں کی نشاندہی ہو، ان کی لِسٹ بنالیں مثلاً میں جلدی غصے میں آجاتا ہوں، دوسروں سے ہمدردی نہیں رکھتا، کسی کی غمی خوشی میں شریک نہیں ہوتا، کسی کی بات کاٹ کر اپنی بات شُروع کر دیتا ہوں، مجھے بولنا پسند ہے، کسی کی بات سُننے کا حوصلہ نہیں رکھتا وغیرہ وغیرہ۔ اب غور کیجئے کہ آپ ان خامیوں سے کس طرح چھٹکارا پا سکتے ہیں؟ پھر عملی کوشش شروع کر دیجئے اور مُناسب مدّت مثلاً ایک ہفتے بعد اس لِسٹ کو چیک کیجئے کہ آپ نے کتنی خامیوں پر کس قدر قابو پایا!

4 اِصلاح قبول کرنا: کوئی آپ کی اِصلاح کرے تو اَڑی نہ کیجئے، اَنا کا مسئلہ نہ بنائیے بلکہ اپنی اِصلاح کر لیجئے۔

فرضی حکایت: ایک شخص آرے سے درخت کا "تنا" کاٹ رہا تھا مگر اس کی دَھار تیز نہیں تھی، ایک تجربہ کار لکڑہارا اس کے قریب سے گزرا تو اُسے سمجھایا کہ تیز دَھار والا آرا استعمال کرو ورنہ اس تنے کو کاٹنے میں بہت وقت لگے گا، اس شخص نے سُنی اَن سُنی کر دی، جب بہت وقت گزر گیا اور رات سر پر آگئی تو اسے اِحساس ہوا کہ وہ لکڑہارا دُرست کہہ رہا تھا، اب اس نے پہلے اپنے آرے کی دَھار تیز کی پھر تنا کاٹا تو جلدی اپنے کام سے فارِغ ہو گیا۔ اگر وہ اسی

وقت لکڑہارے کی بات مان لیتا تو وقت ضائع نہ ہوتا۔ غور کیجئے! کہیں ہمارا مزاج بھی ایسا تو نہیں کہ اِصلاح کی بات فوراً نہ مانتے ہوں مگر بعد میں سمجھ آجاتی ہو، جب اِصلاح کرنی ہی ہے تو اسی وقت کیوں نہ کرلی جائے۔

5 سکون اور ٹھہراؤ: بعض لوگ ہر بات میں جلد بازی کا مُظاہرہ کرتے ہیں اور اکثر کام بِگاڑ دیتے ہیں، جبکہ بعض لوگ اِطمینان اور سکون سے کام کرتے ہیں، ان کی طبیعت میں ٹھہراؤ ہوتا ہے چنانچہ ان کی کامیابیاں ناکامیوں سے زیادہ ہوتی ہیں۔ مثلاً ٹریفک جام میں جو ڈرائیور لین کی پابندی نہیں کرتے، جانے کے راستے سے آنا شروع کردیتے ہیں، وہ خود بھی پھنستے ہیں اور دوسروں کی پریشانی بھی بڑھادیتے ہیں جبکہ جو ڈرائیور لین کی پابندی کرتے ہیں، غلط جگہ گاڑی نہیں پھنساتے وہ خود بھی ٹریفک جام سے نکل جاتے ہیں اور دوسروں کے لئے پریشانی کا سبب بھی نہیں بنتے۔ یاد رکھئے! پانی کا تالاب بھی تھوڑا تھوڑا کرکے بھرتا ہے، ہر کام چُٹکی بجاتے ہی ہو جائے، اس کی خواہش تو کی جاسکتی ہے مگر عملاً ایسا ممکن نہیں ہے۔

(مزید پڑھنے کے لئے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے آئندہ شُمارے کا اِنتظار کیجئے)

گرنے کی صورت میں لگنے والی چوٹ کے حوالے سے
ابتدائی طبّی امداد
FIRST AID

ڈاکٹر کامران اسحاق عطاری

بلندی سے گرنے کے باعث انسان کے جسم پر ہلکی یا شدید چوٹ لگ سکتی ہے، اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ گرنے والا کتنی اونچائی سے کس انداز میں گرا ہے۔ کم اونچائی سے گرنے والے کو خطرناک چوٹ جبکہ زیادہ اونچائی سے گرنے والے کو معمولی چوٹ لگنا بھی ممکن ہے۔ گرنے کی وجہ سے جسم پر لگنے والی چوٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا سکتا ہے:

1 جسم کے نرم حصوں مثلاً جِلد، پٹھوں (Muscles)، رگوں اور ٹشوز (Tissues) پر لگنے والی چوٹ 2 جسم کے سخت یعنی ہڈیوں پر مشتمل حصے پر لگنے والی چوٹ۔

1 جسم کے نرم حصوں پر چوٹ لگنے کی وجہ سے اگر جسم اکڑاؤ یا درد کا شکار ہوجائے تو گرم یا ٹھنڈی تھراپی (Therapy) کے ذریعے اس کا علاج ممکن ہے۔ اس تھراپی کا مقصد خون کی گردش کو تیز کرکے جسم کے مختلف حصوں کو آکسیجن کی سپلائی بڑھانا ہے جس کی وجہ سے جوڑوں کا درد بھی ٹھیک ہوتا ہے اور ساتھ ہی پٹھوں (Muscles) کا کھچاؤ بھی نارمل ہوجاتا ہے۔ آیئے جانتے ہیں کہ کون سی تھراپی کب اور کیسے کی جائے؟

گرم تھراپی: تَر اور خشک دونوں طریقوں سے جسم کے مخصوص حصوں پر کی جاسکتی ہے مثلاً گرم پیڈ، تولیے یا پانی کی بوتل کے ذریعے 10 سے 15 منٹ تک پٹھوں کی ٹکور کی جائے۔ پیڈ، تولیا یا پانی کی بوتل زیادہ گرم نہ ہو ورنہ جِلد کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ یہ تھراپی کمر، گردن اور جوڑوں کے درد کے لئے مفید ہے۔

ٹھنڈی تھراپی: ایسی چوٹ جو گزشتہ 24 سے 48 گھنٹوں میں لگی ہو اس کی سوزش کو دور کرنے کے لئے 5 سے 10 منٹ تک ٹھنڈی تھراپی کرنا بہت مفید ہے۔ اس تھراپی کے لئے برف استعمال کرنے کی صورت میں زیادہ دیر تک مساج نہ کریں ورنہ ٹشوز کے متأثر ہونے کا خطرہ ہے۔ اس تھراپی میں خون کے بہاؤ کو سست کرکے درد میں کمی کی جاتی ہے۔ اسے اکڑے ہوئے پٹھوں پر استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

چوٹ لگنے کی صورت میں **رائس میتھڈ** (R.I.C.E Method) پر عمل کیا جاسکتا ہے: R: Rest یعنی چوٹ والے حصے کو آرام دیں۔ I: Ice یعنی برف کسی کپڑے میں لپیٹ کر سکائی کریں۔ C: Compression (دباؤ) یعنی اگر خون کا بہاؤ ہے تو اس حصے پر پٹی یا کسی چیز سے زخمی حصے پر دباؤ ڈالیں۔ E: Elevation یعنی خون کے بہاؤ اور سوجن کو کم کرنے کے لئے متأثرہ حصے کو دل کی سطح سے اونچا رکھیں۔

2 ہڈی پر لگنے والی چوٹ دو قسم کی ہوتی ہے:

1 وہ چوٹ جو ظاہری آنکھ سے نظر آئے جیسے ہڈی کا ٹوٹ کر الگ ہو جانا، اَعضا کی بناوٹ سے اس چوٹ کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ اس قسم کی چوٹ لگنے کی صورت میں فوراً ڈاکٹر سے رابطہ کیا جائے۔ 2 وہ چوٹ جو ظاہر نہ ہو جیسے ہڈی میں بال (دراڑ) آجانا یا چیخ جانا۔ اس صورت میں بھی تکلیف کم کرنے کے لئے گرم یا ٹھنڈی تھراپی کا استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن مستقل علاج کے لئے ڈاکٹر سے ہی رابطہ کیا جائے۔

مدنی پھولوں کا گلدستہ

بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِم کے انمول فرامین جن میں علم و حکمت کے خزانے چھپے ہوتے ہیں، ثواب کی نیت سے انہیں زیادہ سے زیادہ عام کیجئے۔

(1) ارشادِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ: اے لوگو! بھلائی کا حکم دو، بُرائی سے منع کرو، تمہاری زندگی بخیر گزرے گی۔
(تفسیر کبیر، 3/316)

(2) ارشادِ ربیع بن خُثَیم عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡاَکۡرَم: لوگ دوسروں کے گناہوں پر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف کرتے ہیں مگر اپنے گناہوں سے بے خوف رہتے ہیں۔ (طبقات ابن سعد، 6/222)

(3) ارشادِ ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی: اے آدمی! گناہ چھوڑنا، توبہ کرنے سے کہیں زیادہ آسان ہے۔
(الزہد لاحمد بن حنبل، ص388)

(4) ارشادِ حسن بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی: جو اپنی دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے، اسے دنیا ملتی ہے نہ آخرت۔
(الزہد لاحمد بن حنبل، ص269)

(5) ارشادِ مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ: بہترین بندہ وہ ہے جو بہت زیادہ صبر و شکر والا ہے کہ جب اسے کچھ ملے تو شکر کرے، مصیبت آئے تو صبر کرے۔ (الزہد لاحمد بن حنبل، ص253)

(6) ارشادِ خُلَیۡد بن عبد اللہ عصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی: ہر چیز کی زینت ہوتی ہے اور مسجدوں کی زینت وہ لوگ ہیں جو ذکرُ اللہ پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔
(الزہد لاحمد بن حنبل، ص250)

(7) ارشادِ مُسلم بن یَسار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡغَفَّار: جو لباس پہن کر تُو خود کو افضل گمان کرے وہ تیرا ابُرا الباس ہے۔
(الزہد لاحمد بن حنبل، ص259)

(8) ارشادِ عامر بن عبدِ قیس رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ: اپنے معاملات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر دو، راحت پالو گے۔
(الزہد لاحمد بن حنبل، ص239)

(9) ارشادِ بکر بن عبد اللہ مُزَنِی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡغَنِی: کوئی شخص متقی نہیں ہو سکتا جب تک وہ غصے اور لالچ سے نہ بچے۔
(مصنف ابن ابی شیبہ، 8/285)

(10) ارشادِ محمد بن سِیرِین عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡمُبِیۡن: بیداری میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو، خواب تمہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ (حلیۃ الاولیاء، 2/309)

(11) ارشادِ حُمَید بن ہلال رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ: بازار میں اللہ تعالٰی کا ذکر کرنے والے کی مثال سُوکھے درختوں میں سرسبز و شاداب درخت کی مانند ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 2/286)

(12) ارشادِ علاء بن زیاد رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ: عورت کی چادر پر بھی نظر نہ ڈالو کیونکہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔
(حلیۃ الاولیاء، 2/277)

(13) ارشادِ ذُوالنُّون مصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی: کسی نے پوچھا: آدمی کو کس طرح معلوم ہو کہ وہ مُخلص ہے؟ فرمایا: جب وہ اعمالِ صالحہ (یعنی نیکیوں) میں پوری کوشش صَرف کر دینے کے باوُجود اس بات کو پسند کرے کہ میں مُعَزَّز (یعنی عزّت والا) نہ سمجھا جاؤں۔ (تنبیہ المغترین، ص23)

(14) ارشادِ حارِث مُحاسِبی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی: غیبت سے بچ! بے شک وہ ایسا عجیب شر (یعنی برائی) ہے جسے انسان خود آگے بڑھ کر حاصل کرتا ہے۔ (عُیونُ الحِکایات، ص381)

اعجاز نواز عطاری مدنی

بیر اور مٹر

غریبوں کا سیب (بیر (Jujube) اور اس کے فوائد)

بیر ایک شیریں اور غذائیت کے لحاظ سے عمدہ پھل ہے، کچا بیر نقصان دہ ہے، طِبّی اعتبار سے پکا ہوا میٹھا بیر تاثیر میں کسی طرح بھی سیب سے کم نہیں، اسی لئے گاجر کی طرح اسے بھی **"غریبوں کا سیب"** کہا جاتا ہے۔ بیر کے چند فوائد پیشِ خدمت ہیں:

❁ بیر مِعدے کی کئی خرابیوں مثلاً جلن و تیزابیت میں مُفید ہے۔ ❁ انتڑیوں کو تَقْوِیَت دیتا، بینائی تیز کرتا، تھکن و بھوک کی کمی کو دُور کرتا ہے۔ ❁ بیر کے سَتّو آنتوں کے اَلسر میں بہت مُفید ہیں۔ ❁ ٹوٹی ہوئی ہڈی پر بیر کی گٹھلی کے قِوام (یعنی گاڑھے شیرے) کا لیپ کرنا ہڈی کے جوڑنے اور دَرْد دُور کرنے میں مُفید ہے۔ ❁ اِس قِوام کو بچوں کے تلووں پر لیپ کرنے سے وہ جلدی چلنا شروع کر دیتے ہیں۔ ❁ بیر کا رس دل کو تسکین دیتا، بے چینی و گھبراہٹ کو دُور کرتا ہے۔ ❁ بیر کا جوس تِل کے تیل میں مِلا کر جوڑوں پر مالش کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ❁ بیر کھانے سے پیٹ کے کیڑے مَر جاتے ہیں۔ ❁ بیر اَمراضِ جگر، گُردوں کی خرابی، جسمانی کمزوری، ہاضمے کی خرابی دُور کرنے میں بھی مفید ہے۔ (پھولوں، پھلوں اور سبزیوں سے علاج، ص198، مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ)

بیری کے پتوں کے فوائد

بیری کے پتوں کے بھی کثیر فوائد ہیں، اِن کا استعمال ناسور (وہ زخم جو ختم نہ ہوتا ہو)، پھوڑے پُھنسی، کھانسی، دَمہ، نکسیر، بالوں کا گرنا، کینسر، شوگر، TB، دِل، گُردے کے اَمراض میں مفید ہے، بیری کے پتوں کو پانی میں جوش دے کر نہانا جادو سے حفاظت میں بھی مؤثر ہے، تفصیل کے لئے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **"نیکی کی دعوت"** ص 306 اور **"آقا کا مہینا"** ص 20 (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔

"مٹر" (Green Peas) اور اُس کے فوائد

مٹر ایک خوش رنگ، ذائقہ دار، عوام و خواص میں مقبول اور موسمِ سرما میں پائی جانے والی سبزی ہے، جسے مختلف چیزوں کے ساتھ مختلف انداز میں پکایا جاتا ہے۔ اِس کی تاثیر گرم خُشک ہے، مٹر کے چند فوائد پیشِ خدمت ہیں:

❁ مٹر خون پیدا کرتا ہے۔ ❁ جسم پر گوشت بڑھاتا ہے۔ ❁ قبض کُشا ہے۔ ❁ وَرم کو دُور کرتا ہے۔ ❁ بلغم کو دُور کرتا ہے۔ ❁ مٹر میں آئرن (Iron) اور مختلف وٹامنز (Vitamins) ہوتے ہیں جو جسم کو تر و تازہ رکھتے، مضبوط بناتے اور بیماریوں کے خلاف لڑنے میں مدد دیتے ہیں۔ ❁ مٹر میں کیلوریز (Calories) کم اور فائبر (Fibre) کی مقدار زیادہ ہوتی ہے جو وزن گھٹانے میں بہت مُعاوِن ہے۔ ❁ اُبلے اور پسے ہوئے **مٹروں کا پیسٹ** چہرے پر لگانے سے جُھریاں، داغ دھبّے اور دانے، پُھنسیاں (Pimples) ختم ہو جاتے ہیں۔ ❁ مٹر میں پائے جانے والے اجزاء کولیسٹرول (Cholesterol) کو کم کرتے اور اُس سے پیدا ہونے والی بیماریوں (جیسے ہارٹ اٹیک وغیرہ) کے خلاف لڑتے ہیں، نیز شوگر (Diabetes) کو بھی کنٹرول کرتے ہیں۔ ❁ چوٹ والے یا جلے ہوئے زخم پر پسے ہوئے **مٹروں کا پیسٹ** لگانا جلن میں کمی لاتا ہے۔ ❁ مٹر کا اِستعمال پیٹ اور آنتوں کے کینسر سے بچاتا ہے۔ ❁ مٹر میں Folic Acid ہوتا ہے جو زمانۂ حمل میں زچّہ و بچّہ دونوں کے لئے بہت مفید ہے۔ ❁ اگر کسی کو بُھولنے کی بیماری ہو تو اُسے مٹر اِستعمال کرنے چاہئیں کہ مٹر نہ صرف دماغ کو مضبوط کرتے بلکہ یادداشت کو بھی بہتر بناتے ہیں۔ ❁ کچے مٹر نہ کھائیں کہ ان سے بعض لوگوں کو پیٹ درد کی شکایت ہو سکتی ہے۔

(مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ)

نوٹ: تمام دوائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی استعمال کریں۔

فیضانِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

محمد ناصر جمال عطاری مدنی

جن ہستیوں نے نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کو ایمانی نظروں سے دیکھا، صحبتِ مصطفٰے سے فیضیاب ہوئے، آفتابِ رسالت سے نورِ معرفت حاصل کر کے آسمانِ ولایت پر چمکے اور ”صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان“ کے مُعزَّز لقب سے سرفراز ہو کر اس اُمّت کے لئے نجومِ ہدایت (ہدایت کے ستارے) قرار پائے اُن میں سب سے افضل **عاشقِ اکبر خلیفۂ اوّل حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذاتِ گرامی ہے۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خصوصی قُرب حاصل ہونے کی وجہ سے حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مبارک زندگی کا مطالعہ شخصی اور معاشرتی تعمیر (Self and Society Development) کے ساتھ ساتھ آخرت سنوارنے کا بہترین ذریعہ ہے، اسی اہمیت کے پیشِ نظر ہمارے اسلاف نے اپنی گراں قدر عربی کتب میں حیاتِ صدیقِ اکبر کے چمکتے دمکتے موتیوں کو جمع فرمایا۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ عربی کُتُب سے ان موتیوں کو چُن کر اُردو کے قالب میں ڈھالا جائے تاکہ اُردو دان طبقہ بھی **”فیضانِ صِدّیقِ اکبر“** سے فیضیاب ہوسکے۔

اِسی اہمیت کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی کی علمی اور تحقیقی مجلس **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ** نے حیاتِ صِدّیقِ اکبر کو کتابی صورت میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا اور یومِ صِدّیقِ اکبر کے موقع پر جُمادَی الاُخریٰ 1433ھ، اپریل 2012ء میں 722 صفحات پر مشتمل کتاب **”فیضانِ صِدّیقِ اکبر“** کا پہلا ایڈیشن (Edition) مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے شائع ہوا۔

یہ کتاب 12 ابواب (Chapters) پر مشتمل ہے: (1) تعارفِ صِدّیقِ اکبر (2) اَوصافِ صِدّیقِ اکبر (3) ہجرتِ صدّیقِ اکبر (4) غزواتِ صدّیقِ اکبر (5) خلافتِ صدّیقِ اکبر (6) وصالِ صدّیقِ اکبر (7) تفسیر و اَحادیث (8) خصوصیاتِ صدّیقِ اکبر (9) اَوّلیاتِ صدّیقِ اکبر (10) افضلیتِ صدّیقِ اکبر (11) کراماتِ صدّیقِ اکبر (12) فضائلِ صدّیقِ اکبر سے متعلق احادیث اور اقوال۔

ان تمام ابواب میں سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں صرف معلومات فراہم کرنے پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ سیرتِ صِدّیقِ اکبر کی روشنی میں عقائد و اعمال کی اصلاح کی گئی ہے، اَخلاقی تربیت کی اہمیت بتائی گئی ہے اور اعلیٰ کردار اپنانے کی بھرپور ترغیب بھی دلائی گئی ہے اور یہ بات ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ ایک عاشقِ رسول کو زندگی کیسے گزارنی چاہیے؟ کتاب کے پُرکشش سرِورق (Attractive Title) عمدہ طباعت اور ابواب کی ترتیب کو جہاں عوام نے سراہا وہیں اہلِ علم نے **”فیضانِ صِدّیقِ اکبر“** کو منفرد نوعیت کی تصنیف، کتابِ لاجواب اور جوان و بوڑھے کے لیے یکساں مفید قرار دیا۔ ان خُصوصیات کی وجہ سے **”فیضانِ صِدّیقِ اکبر“** کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ کتاب 5 ایڈیشنز (Editions) میں اڑتیس ہزار پانچ سو (38500) کی تعداد میں شائع ہوچکی ہے۔

کتاب **”فیضانِ صِدّیقِ اکبر“** مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَۃ (دعوتِ اسلامی) سے ہدیۃً حاصل کی جاسکتی ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے بھی اس کتاب کو پڑھنے (Read)، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) کرنے کی سہولت موجود ہے۔

گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟

اخراجات کنٹرول کیجئے

محمد آصف اقبال عطاری مدنی

ہمارا اِسلام دین اور دنیا کے معاملات میں ہمیں مِیانہ روی کا درس دیتا ہے تاکہ ہم اپنی زندگی کی بہت ساری اُلجھنوں اور پریشانیوں سے محفوظ رہ سکیں۔ ایک گھر کو اَمن کا گہوارہ بنانے کے لیے **"اَخراجات پر کنٹرول رکھنا"** بھی بے حد ضروری ہے کہ اس میں خوشی وخوشحالی اور سُکون و عافیت ہے۔ اِس کے بَرعکس اگر خرچ کو مُنَظَّم انداز میں نہ چلایا جائے، پیسہ بے دَریغ استعمال کیا جائے، بچت پر توجہ نہ دی جائے اور اَخراجات میں "کفایت شِعاری (Frugality)" کو ترک کر دیا جائے تو بے سُکونی، بےاطمینانی، بے بَرَکتی، شِکوہ وشکایت، گھریلو جھگڑے اور ذہنی اُلجھن جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: خرچ میں مِیانہ رَوِی آدھی زندگی ہے۔ (مشکوۃ المصابیح،2/227، حدیث:5067)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان اس حدیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: خوش حالی کا دارومدار دو چیزوں پر ہے، کمانا، خرچ کرنا مگر اِن دونوں میں "خرچ کرنا" بہت ہی کمال ہے، کمانا سب جانتے ہیں خرچ کرنا کوئی کوئی جانتا ہے، جسے خرچ کرنے کا سلیقہ آگیا وہ اِنْ شَآءَ اللہ ہمیشہ خوش رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح،6/634)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم مَحض دِکھاوے کے شوق یا دوسروں سے آگے بڑھنے کی خواہش یا جھوٹی خوشیوں کی خاطر اپنے بجٹ کا زیادہ تر حصہ کبھی فیشن (Fashion) کے نام پر، کبھی مہنگے ریسٹورنٹ (Restaurant) میں کھانا کھا کر، کبھی نئے موبائل، نئی سواری اور نئے فرنیچر کی وجہ سے، کبھی بِلاضرورت گھر کی تزئین و آرائش کر کے اور کبھی تقریبات میں نِت نئے ملبوسات وجیولری کے نام پر خرچ کر ڈالتے ہیں اور پھر طرح طرح کے مسائل کا شکار ہوتے، دوسروں پر بوجھ بنتے اور لوگوں سے اُدھار مانگتے نظر آتے ہیں۔ یاد رکھئے! "ضرورت" تو فقیر کی بھی پوری ہوجاتی ہے لیکن "خواہش" بادشاہ کی بھی پوری نہیں ہو پاتی۔ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے شہزادے حضرت حَمّاد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نصیحت فرمائی: اپنے پاس موجود مال میں حُسنِ تدبیر (یعنی کفایت شِعاری) سے کام لینا اور لوگوں سے بے نیاز ہو جانا۔ (امام اعظم کی وصیتیں، ص32)

ماہانہ آمدنی کو مَعقول طریقے سے استعمال کیجئے، غور فرمایئے کہ کب، کہاں، کیوں، کیسے اور کتنا خرچ کرنا ہے؟ مُعاشرے کے رُجحانات کو مت دیکھئے بلکہ اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلایئے اور ہرگز نہ سوچئے کہ **"لوگ کیا کہیں گے؟"** طرزِ زندگی میں سادگی کو اپنا معمول بنایئے، مہینے کے آخر میں اپنی آمدنی اور اَخراجات کا مُوازَنہ (Comparison) کیجئے اور جو خرچ فُضول نظر آئے آئندہ اُس سے پرہیز کیجئے۔ یوں آپ اپنے اَخراجات پر قابو پالیں گے اور کِفایت شِعاری کی بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دینِ اسلام ہمیں مِیانہ رَوِی وکِفایت شِعاری کی بہت زیادہ ترغیب دیتا ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مِیانہ رَوِی اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے غنی فرمادیتا ہے اور جو فضول خرچی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تنگ دَست کر دیتا ہے۔ (مسند بزار،3/160، حدیث:946)

بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ وہ ہمیں کِفایت شِعاری کو اپنانے اور اپنے اَخراجات پر قابو پانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہمارا گھر اَمن کا گہوارہ بن جائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ابو عاطر عطاری مدنی

صوبۂ پنجاب (پاکستان) میں جن اولیائے کرام نے علم کی شمع روشن کی، حسنِ عمل کی خوشبو بکھیری اوراپنے اعلیٰ کردار سے ہزارہا لوگوں کو کُفر کے اندھیروں سے نکال کر نورِ اسلام سے مُنور کیا، اُن میں سے ایک سلطانُ العارِفین حضرت سخی سُلطان باہو سَرورَی قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت رمضانُ المبارک 1039ھ کو شور کوٹ (ضلع جھنگ، پنجاب پاکستان) میں ہوئی۔ (تذکرۂ اولیائے پاک وہند، ص278)

نام ونسب: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام "باہُو" اور لقب "سلطانُ العارِفین" ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب 29 واسطوں سے اَمیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم تک پہنچتا ہے۔ (تذکرۂ اولیائے پاک وہند، ص278، مناقب سلطانی، ص30)

والدین: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت بایزید محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حافظِ قراٰن، فقیہ، نیک سیرت اور پابندِ شریعت تھے جبکہ والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ولیّہ تھیں۔ (مناقب سلطانی، ص21)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی کم سِن تھے کہ والدِ ماجد کا وصال ہو گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیم وتربیت نیک سیرت والدہ کی آغوش میں ہوئی۔

حکایت: ایک دفعہ والدۂ ماجدہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: جب تک مرشِدِ کامل کا دامن نہیں پکڑو گے تو معرفت حاصل نہ ہوگی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: مجھے ظاہری مُرشِد کی کیا ضرورت ہے؟ میرے مرشِدِ کامل تو حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ والدۂ ماجدہ نے فرمایا: بیٹا! ظاہری مُرشِد بھی ضروری ہے، اس کے بغیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت مشکل ہے۔

(مناقب سلطانی، ص53 ملخصاً)

بیعت و خلافت: والدہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت پیر سیّد عبد الرحمٰن دہلوی قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مرید ہوئے اور مرشد نے کرم نوازی کرتے ہوئے آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ (تذکرۂ اولیائے پاک وہند، ص280) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نیکیوں سے اس قدر محبت تھی کہ سُنّتیں اور مستحبات بھی ترک نہ فرماتے۔

(مناقب سلطانی، ص30)

دینی خدمات: زندگی کا اکثر حصّہ مدینۃُ الاولیا ملتان شریف، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسمٰعیل خان، چولستان اور دیگر علاقوں میں سفر کر کے مخلوقِ خدا کو نیکی کی دعوت دیتے بسر ہوا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو زبردست تحریری صلاحیت سے نوازا تھا، آپ نے تقریباً 140 کُتب تحریر فرمائیں مگر ان میں سے صرف 30 زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نصیحتوں سے بھرپور پنجابی شاعری کو بہت شُہرت حاصل ہے۔

ملفوظات: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چند ملفوظات مُلاحظہ کیجئے:
❀ دل کی قوت (اللہ کے) ذکر سے بڑھاؤ۔ ❀ دنیا منافقوں اور کافروں کے گھر میں خوش رہتی ہے۔ ❀ لفظ تلوار سے زیادہ تیز ہوتا ہے۔ ❀ لوہا بن کر کُوٹے جاؤ گے تب تلوار کہلاؤ گے۔
(ابیات سلطان باہو، ص215، 189، 380، 225 بتصرف)

وصال و مدفن: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 63 سال کی عمر میں شبِ جمعہ یکم جُمادَی الاُخریٰ 1102ھ کو وصال فرمایا۔ مزار مبارک قصبہ دربارِ سُلطان باہو نزد گڑھ مہاراجہ (تحصیل شور کوٹ جھنگ، پاکستان) میں مَرجعِ خواص وعوام ہے جہاں ہزاروں عقیدت مند حاضر ہو کر مَن کی مُرادیں پاتے ہیں۔

فیضانِ سلطان باہو

حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کے متعلق مزید جاننے کے لئے رسالہ "فیضانِ سلطان باہو" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔

عِلم و حکمت کے مدنی پھول

شیخِ طریقت امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

01 حقیقت میں دنیا کی لذّتیں خواب کی طرح ہیں جو اس کی رنگینیوں میں کھویا ہوا ہے وہ یقیناً غفلت کی نیند سویا ہوا ہے، موت آنے پر وہ جاگ اُٹھے گا۔ (چار سنسنی خیز خواب، ص17)

02 نعتیہ اشعار وہی لکھے جو فنِّ شعری (یعنی شعر کے متعلق فن) جانتا ہو، عالِم ہو اور جس کی قران و حدیث پر گہری نظر ہو (یا کلام لکھ کر ماہرِ عالم سے چیک کروالے)۔ (مَدَنی مذاکرہ، 6 شوال المکرم 1435)

03 وَقت ایک تیز رفتار گاڑی کی طرح فرّاٹے بھرتا ہوا جارہا ہے نہ روکے رُکتا ہے نہ پکڑنے سے ہاتھ آتا ہے، جو سانس ایک بار لے لیا وہ پلٹ کر نہیں آتا۔ (انمول ہیرے، ص5)

04 یاد رکھیں! قیامت کے روز فضول نظری (یعنی بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے) کا بھی حساب ہے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 9 شوال المکرم 1435)

05 حَیا ایک ایسا خُلق ہے جو اَخلاقی اچھائیوں کی تکمیل، ایمان کی مضبوطی کا باعث اور اس کی عَلامات میں سے ہے۔ (باحَیا نوجوان، ص13)

06 یاد رکھئے! دولت سے دوا تو خریدی جاسکتی ہے، شِفا نہیں خریدی جاسکتی۔ دولت سے دوست تو مل سکتے ہیں، مگر وفا نہیں مِل سکتی۔ (پُراسرار بھکاری، ص13)

07 شیطان نے ہزاروں سال عبادت کی، اپنی رِیاضت اور عِلمیّت کے سبب مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت (یعنی فرشتوں کا اُستاد) بن گیا تھا لیکن اس بدبخت کو تکبُّر لے ڈوبا اور وہ کافِر ہوگیا۔ (بُرے خاتمے کے اسباب، ص25)

08 مجھے روزوں اور رمضان سے بہت پیار ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رمضان کی (حقیقی) محبّت عطا فرمائے۔ اٰمین (مَدَنی مذاکرہ، 12 شوال المکرم 1435)

09 کاش! ہماری موت قابلِ رشک ہو، قابلِ عبرت نہ ہو۔ (مَدَنی مذاکرہ، 17 شوال المکرم 1435)

10 کسی پیرِ کامل کا مُرید بن جانا چاہئے کہ اُس کی برکت سے عذابِ قبر دُور ہونے کی امّید ہے۔ (خوفناک جادوگر، ص9)

11 وہ خوش نصیب ہے جس کو صحیح نماز ادا کرنا آتی ہے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 20 شوال المکرم 1435)

12 حاجی جب اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر کا اِرادہ کرے، اُس کے دِل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کا چراغ (روشن) ہو اور اس کا سینہ عشقِ رسول کا مدینہ ہو تو بات ہی کچھ اور ہوگی۔ (مَدَنی مذاکرہ، 4 ذوالقعدۃ الحرام 1435)

13 غور طلب بات یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر ایک کی روزی تو اپنے ذِمّۂ کرم پر لی ہے مگر ہر ایک کی مغفِرت کا ذمّہ نہیں لیا۔ وہ مسلمان کس قَدَر نادان ہے جو رِزق کی کثرت کے لئے تو مارا مارا پھرے مگر مغفِرت کی حسرت میں دل نہ جلائے۔ (خودکُشی کا علاج، ص58تا59)

14 ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سب سے زیادہ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پیار تھا۔ (بتغیر قلیل مَدَنی مذاکرہ، 18 ذوالقعدۃ الحرام 1435)

15 مزاراتِ اولیا پر گنبد بنانے چاہئیں تاکہ عوام کے دل ان کی طرف مائل ہوں اور وہ فیضانِ اولیا سے مُسْتَفِیْض ہوں۔ (مَدَنی مذاکرہ، 25 ذوالقعدۃ الحرام 1435)

حامد سراج عطاری مدنی

رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک

اِسلام دینِ کامل ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِسے زندگی کے ہر شعبے میں راہنما بنایا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلامی احکامات پر عمل میں اُخروی ثواب کے ساتھ دنیوی زندگی کو پُرسکون بنانے کی ضمانت بھی ہے، انہی احکام میں سے ایک صِلۂ رحمی بھی ہے۔

صِلۂ رِحمی کیا ہے؟ صلہ کے لغوی معنیٰ ہیں: **کسی بھی قسم کی بھلائی اور احسان کرنا** (الزواجر، 2/156) جبکہ رِحم سے مراد قرابت اور رشتہ داری ہے۔ (لسان العرب، 1/1479) صِلۂ رِحم کا معنیٰ رشتے کو جوڑنا ہے، یعنی رشتہ والوں کے ساتھ نیکی اور (حُسنِ) سلوک کرنا (بہارِ شریعت، 3/558) لہٰذا رشتہ داروں سے خندہ پیشانی سے ملنا، مالی مشکلات میں ان کی مدد کرنا، دُکھ سُکھ میں شرکت کرکے اُن کی دلجوئی کا سامان کرنا یہ سب صِلۂ رحمی میں شامل ہے۔ صِلۂ رحمی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ قراٰنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تقویٰ اختیار کرنے کے ساتھ ہی صلۂ رحمی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔ (پ4، النسآء:1) مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی قَرابت داروں کا حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، 4/455)

رزق اور عمر میں برکت: صلۂ رحمی سے رزق اور عمر میں برکت ملتی ہے چنانچہ 2 احادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیے:

(1) رشتے جوڑنا گھر والوں میں محبّت، مال میں برکت اور عمر میں درازی ہے۔ (ترمذی، 3/394، حدیث:1986) (2) جو چاہے کہ اس کے رِزْق میں وُسعت دی جائے اور اس کی موت میں دیر کی جائے تو وہ صِلۂ رحمی کرے۔ (بخاری، 4/97، حدیث:5985)

صِلۂ رحمی کا حقیقی مفہوم: صِلۂ رحمی کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی دوسرا حُسنِ سُلوک کرے تب ہی اس سے کیا جائے، حقیقتاً صِلۂ رحمی یہ ہے کہ دوسرا کاٹے اور آپ جوڑیں، وہ آپ سے بے اِعتِنائی (بے رُخی) برتے لیکن آپ اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کا لحاظ کریں، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رشتہ جوڑنے والا وہ نہیں جو بدلہ چُکائے بلکہ جوڑنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑ دے۔ (بخاری، 4/98، حدیث:5991)

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا حقیقی صلۂ رحمی یہ ہے کہ (ہمارے ساتھ) کسی کا سلوک کتنا ہی برا ہو ہم اس سے برائی نہ کریں بلکہ اچھے تعلُّقات بنانے کی کوشش کریں۔

شیطان کے بہکاوے میں مت آئیے: صلۂ رحمی چونکہ ایک نیک عمل ہے اس لیے نفس و شیطان طرح طرح سے ہمیں روکنے کی کوشش کریں گے مثلاً "ہم اس کے گھر کیوں جائیں جو ہمارے گھر قدم رکھنا گوارا نہیں کرتا؟" "ہر بار ہم ہی پہل کیوں کریں؟" "کتنا جھکیں گے ہم؟" وغیرہ، مگریاد رکھئے! یہی تو امتحان ہے، اب معلوم ہوگا کہ آپ اپنے نفس کی بات مانتے ہیں یا اللہ تعالٰی اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ ایک طرف شیطانی مکر و فریب کا جال ہے تو دوسری طرف ربِّ تعالٰی اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہدایات، اس لئے ہمت کیجئے، شیطان کی مخالفت کیجئے، خدائے رحمٰن کی اطاعت کیجئے اور صلۂ رحمی کی نیت کرتے ہوئے خود سے ناراض رشتہ داروں کو منانے کا عہد کیجئے۔ رِشتہ داروں سے مِلنا جلنا، تحائف دینا، حاجت روائی کرنا اور اُن کے مُعاملے میں بدگمانی سے بچنا سب ایسے کام ہیں جو صلۂ رحمی کو تقویت دیتے ہیں۔ صلۂ رحمی کے حوالے سے مزید معلومات کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کرلی" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا

خرم شہزاد عطاری مدنی

عشقِ رسول، عِلْم وحکمت، تقویٰ وپرہیز گاری اور شریعت کی پاس داری اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کی مُبارَک سیرت کے نمایاں اوصاف ہیں۔ ذوالقعدۃُ الحرام 7 ہجری کو جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عمرۃ القضاء کی ادائیگی کے لئے مکۂ مکرمہ تشریف لائے تب چچا جان حضرت عبّاس رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی درخواست پر آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت میمونہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کو نِکاح کا پیغام بھیجا۔ جب آپ کو پیغام نکاح ملا تو اُس وَقت آپ اُونٹ پر سوار تھیں، یہ دل افروز خبر سنتے ہی فرطِ مَسرّت سے کہنے لگیں: اَلْبَعِیْرُ وَمَا عَلَیْہِ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ یعنی اونٹ اور جو اس پر ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ہے۔ (فیضانِ امہات المؤمنین، ص321 ملخصاً و سیرت حلبیہ، 3/ 91)

نام وخاندان: آپ کا نام پہلے "بَرّہ" تھا، جس کا معنیٰ نیک اور صالحہ ہے۔ سرکارِ اَقدس صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تبدیل فرما کر "میمونہ" رکھا (جس کا معنی ہے: مُبارَک)۔ آپ کے والِد کا نام "حارث" ہے اور والدہ "ہند بنتِ عوف" ہیں۔ (سبل الھدیٰ، 11/ 207)

معلوم ہوا ایسے نام جن میں تزکیۂ نفس اور خود ستائی (یعنی اپنی تعریف) نکلتی ہے، ان کو بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تبدیل فرمادیا کرتے تھے۔ (مسلم، ص911، حدیث:5607 ملخصاً)

خوفِ خدا: خوف وخَشیَّتِ الٰہی آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کا خاص وَصف تھا حتّٰی کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت میمونہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا ہم میں سب سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والی اور صلۂ رحمی کرنے والی تھیں۔ (مستدرک، 5/ 42، حدیث:6878)

فہم وفراست: حکمت ودانائی اور فہم وفراست میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کو کمال حاصل تھا، چنانچہ سفرحج کے موقع پر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یومِ عَرَفہ (9 ذوالحجۃ الحرام) کے روزے کے بارے میں شک ہوا کہ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم روزے سے ہیں یا نہیں؟ جب اُمُّ المؤمنین حضرت میمونہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کو اس کی اِطّلاع ہوئی تو آپ نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دودھ نوش فرمالیا۔ (بخاری، 1/ 654، حدیث:1989) اس طرح صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو معلوم ہو گیا کہ آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس دن روزے سے نہیں ہیں۔

انتقالِ پُرملال: آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا نے 51ھ میں انتقال فرمایا۔ (شرح الزرقانی علی المواھب، 4/ 423) جب مرضِ وفات نے شدّت اختیار کی تو فرمانے لگیں: مجھے مکہ شریف سے باہر لے جاؤ کیونکہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے بتایا ہے کہ میرا انتقال مکہ میں نہیں ہو گا چنانچہ جب آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کو مکہ شریف سے باہر مقامِ سَرِف میں اس درخت کے پاس لایا گیا جہاں آپ نِکاح کے بعد رخصت ہو کر آئی تھیں وہیں آپ کا انتقال ہوا۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 6/ 437)

مزارِ مُبارَک: آپ کا مزارِ مُبارَک سَرِف میں ہی واقع ہے۔ یہ مکۂ مکرمہ کے شمال مغرب میں مسجدِ حرام سے قریباً 17 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، موجودہ نام نواریہ (Nawwariyyah) ہے۔ یہ مزار مبارک سڑک کے بیچ میں ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ سڑک کی تعمیر کیلئے اِس مزار شریف کو شہید کرنے کی کوشش کی گئی تو ٹریکٹر (TRACTOR) اُلٹ جاتا تھا، ناچار یہاں چار دیواری بنادی گئی۔ ہماری پیاری پیاری امّی جان سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کی کرامت مرحبا! (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص245 ماخوذاً)

اسلام نے ماں کو کیا دیا؟

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی

اسلام سے پہلے ماں کا مقام: ماں وہ پاکیزہ رشتہ ہے کہ جس کا خیال آتے ہی ایثار، قُربانی، وفاداری اور شفقت و مہربانی کی تصویر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے لیکن افسوس اِسلام سے پہلے محبّت ورَحمت کی پیکر ماں کو زمانۂ جاہلیت نے اذیّتوں اور دُکھوں کے سِوا کچھ نہ دیا۔ اپنا ہی بیٹا باپ کے مرنے کے بعد ماں کو مہر کے بدلے فروخت کر دیتا، کبھی اسی ماں کو جائیداد کی طرح بانٹ لیتا تو کبھی باپ کی بیوہ کو (مَعَاذَاللہ) بیوی بنالیتا۔ اسلام نے ان جاہلانہ رُسومات کا یوں خاتمہ فرمایا: ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی (پ4، النسآء:19) دوسرے مقام پر فرمایا: اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو (پ4، النسآء:22) اسلام سے پہلے ماں کو نہ صرف وراثت سے محروم کر دیا جاتا بلکہ اس کی اپنی دولت چھین کر اُسے "مال و متاع" کی طرح آج اِدھر تو کل اُدھر رہنے پر مجبور کر دیا جاتا جبکہ اسلام نے ماں کو وراثت میں سے کبھی چھٹے تو کبھی تیسرے حصّے کا حق دار قرار دیا۔ (پ4، النسآء:11)

اسلام نے ماں کو عظمت دی: اسلامی تعلیمات سے دور، غیر اِسلامی مُعاشَروں میں آج بھی ماں کی حالت دورِ جاہلیت کے رَوَیّوں سے زیادہ مختلف نہیں۔ جس ماں نے نو(9) مہینے تک خونِ جگر سے بچے کی پرورش کی، اس کی ولادت کی تکلیفوں کو برداشت کیا، ولادت کے بعد اس کی راحت کے لئے اپنا آرام و سکون نچھاور کیا اُس ماں کو گھر میں عزّت کا مقام دینے کی بجائے نہ صرف اس کی خدمت سے جی چرایا بلکہ کُتّوں کو اپنے ساتھ بستر پر جگہ دے کر ماں کو اولڈ ہاؤس (Old House) کے سپرد کر دیا ہے جبکہ اِسلام میں عورت بحیثیت ماں ایک مُقدّس مقام رکھتی ہے۔ ماں کے قدموں تلے جنّت، اس کی ناراضی میں رب عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور اس کی رضا میں رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا پوشیدہ ہے۔ اسلام اولاد کو ماں کی خدمت اور اس کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا پابند بناتا ہے۔

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا کے آنے پر اُن کے لئے اپنی مُبارَک چادر بچھادی۔ (ابوداؤد، 4/434، حدیث:5144)

ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ کے تین بار یہ پوچھنے پر کہ میرے حُسنِ سُلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ تین بار فرمایا: تیری ماں، چوتھی بار اسی سوال کے جواب میں فرمایا: تیرا باپ۔ (بخاری، 4/93، حدیث: 5971)

ماں کی خدمت کا درس: اسلام ماں کی خدمت کا درس دیتا اور اطاعت گزار اولاد کے لیے محبت و شفقت سے ماں یا باپ کے چہرے پر ڈالی جانے والی ہر نظر کے بدلے مقبول حج کی بشارت عطا فرماتا ہے۔ (شعب الایمان، 6/186، حدیث:7856) یہ اسلام ہی ہے جس نے والدہ کو جنّت کا درمیانی دروازہ قرار دیا۔ (مسند احمد، 8/169، حدیث: 21785) ماں کی خدمت نے ہی ایک قصّاب (گوشت کا کام کرنے والے) کو جنّت میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا پڑوسی بنادیا۔ (درۃ الناصحین، ص52)

بزرگانِ دین کا اپنی ماؤں کے ساتھ رویہ: جن ماؤں نے اپنی اولاد کو اسلام کی تعلیم دی انہوں نے اپنے اَقوال واَفعال سے ماں کی عظمت کو یوں ظاہر فرمایا: حضرت عبدُاللہ بن عَون رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے والدہ کے سامنے آواز اُونچی ہو جانے پر دو غلام آزاد کئے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/45، رقم:3103) مشہور تابعی بزرگ حضرت طَلْق رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اُس مکان کی چھت پر تعظیماً نہ چلتے جس کے نیچے ان کی والدہ ہوتیں۔ (برالوالدین، ص78)

اسلام کے ان احسانات کی قدر کرتے ہوئے ہر "ماں" کو چاہئے کہ خود بھی اسلام کی تعلیمات پر عمل کرے اور اپنی اولاد کو بھی علمِ دین کے زیور سے آراستہ کرے۔

اسلام نے ماں کو کتنی عظمت سے نوازا، اس کے متعلق مزید جاننے کے لئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "سمندری گنبد" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔

کانچ کی چوڑیاں پہننا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت مروجہ کانچ کی چوڑیاں پہن سکتی ہے؟

سائل: محمد سعید (صدر، باب المدینہ کراچی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کانچ کی چوڑیاں پہن سکتی ہے بلکہ شوہر کیلئے سنگار کی نیّت سے مُسْتَحَب اور اگر والدین یا شوہر نے حکم دیا تو اب اس پر چوڑیاں پہننا واجب ہو گا۔

سَیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے سوال ہوا "چوڑیاں کانچ کی عورتوں کو جائز ہیں پہننا یا ناجائز ہیں؟" تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا "جائز ہیں لِعَدَمِ الْمَنْعِ الشَّرْعِیِّ (مانع شرعی نہ ہونے کی وجہ سے) بلکہ شوہر کے لئے سِنگار کی نیّت سے مستحب، وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات (ترجمہ: اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے) بلکہ شوہر یا ماں یا باپ کا حکم ہو تو واجب، لِحُرْمَةِ الْعُقُوْقِ وَلِوُجُوْبِ طَاعَةِ الزَّوْجِ فِیْمَا یَرْجِعُ اِلَی الزَّوْجِیَّةِ (ترجمہ: والدین کی نافرمانی حرام ہونے اور میاں بیوی کے آپس کے اُمور میں شوہر کی اِطاعت واجب ہونے کی وجہ سے)۔" (فتاویٰ رضویہ، 22/115،116)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم القادری

20شعبان المعظم1437ھ/28مئی2016ء

محرم کے بغیر عمرے پر جانا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ پاکستان سے دو عورتیں جو شادی شدہ ہیں اور وہ عمرے پر جانا چاہتی ہیں ان کے ساتھ ان کا کوئی مَحْرَم نہیں ہے۔ کیا وہ کسی ایسے گروپ کے ساتھ جس میں بہت سے غیر مرد اور عورتیں ہوں ان کے ساتھ عمرہ کرنے جاسکتی ہیں؟

سائل: محمد علی رضا (مانوالہ، پنجاب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں اُن عورتوں کا بغیر مَحْرَم کسی گروپ کے ساتھ عُمرے پر جانا جائز نہیں کہ حکمِ شرعی یہ ہے کہ عورت کا شوہر یا مَحْرَم کے بغیر تین دن (یعنی 92 کلومیٹر) کی راہ کا سفر ناجائز و حرام و گناہ ہے۔ خواہ سفر حج و عمرے کے لئے ہو یا کسی اور غرض سے، اگر چلی گئی تو قدم قدم پر اس کے لئے گناہ لکھا جائے گا۔ لہٰذا ان کو چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کو بجالاتے ہوئے جب تک کسی مَحْرَم کا ساتھ نہ ہو اِس اِرادے کو ترک کر دیں، یاد رکھئے کہ عُمرہ سے مقصود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور ثواب حاصل کرنا ہوتا ہے لہٰذا شرعی تقاضوں کے مطابق ہی یہ نیک کام کیا جائے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی خِلاف ورزی اور گناہ سے بہر صورت بچا جائے۔

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِیْرَةَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ، اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ" ترجمہ: کوئی عورت تین دن کی مسافت ذی رحم محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ (مسند امام احمد، 14/235)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

25ربیع الآخر1438ھ/24جنوری2017ء

تعزیت و عِیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے صُوری (Video) اور صَوتی (Audio) پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عِیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات پیش کئے جارہے ہیں۔

شیخُ العَالَم کے انتقال پر تعزیتی پیغام

شیخُ العَالَم، پیرِ طریقت حضرت علامہ علاؤ الدین صدیقی نقشبندی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اس دنیائے فانی سے پردہ فرماگئے۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے صُوری پیغام (Video Message) کے ذریعے ان کے شہزادوں اور سوگواروں سے تعزیت فرمائی، دعا فرمائی اور مدنی پھول پیش کئے۔

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْن

پیرِ طریقت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ پیر علاؤالدین صدیقی صاحب نیریاں شریف کا انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن میں پیر صاحب کے شہزادگان، اہلِ خاندان، خلفا، مریدین، معتقدین، متوسلین اور تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔

یااللہ! پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ! حضرت قبلہ پیر علاؤالدین صدیقی نقشبندی کے جملہ صغیرہ کبیرہ گناہ معاف فرما۔ اے اللہ! مرحوم کو غریقِ رحمت فرما۔ پروردگار! مرحوم کی قبر پر رحمت ورضوان کے پھولوں کی بارش فرما۔ اے اللہ! مرحوم کی قبر کو نورِ مصطفےٰ سے روشن فرما۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! مرحوم کی قبر جلوۂ مصطفےٰ سے آباد فرما۔ پروردگار! مرحوم کے جملہ اہلِ خاندان مع شہزادگان اور مریدین کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! مرحوم کی دینی خدمات قبول فرما، ان کے آستانے کو آباد رکھ۔ اے اللہ! یہ آستانہ سدا تیرے دین کی خدمت کرتا رہے، اسلام کی تبلیغ کرتا رہے، ہر طرف نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتا رہے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی اپنی موت کی تیاری کی سعادت بخشے، فکرِ آخرت نصیب کرے۔ حضرت سیدنا مسروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھے اور کسی پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا رشک اس بندۂ مومن پر آتا ہے جو ایمان سلامت لے کر اپنی قبر میں چلا گیا، دنیا کی مشقتوں سے آزاد ہوا اور عذاب سے راحت پاگیا۔ اے کاش! ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہو۔ یوں سمجھیے کہ ہمارے سروں پر تلوار لٹک رہی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر کیا ہے، نہ جانے ایمان سلامت رہے گا یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو برے خاتمے سے بچائے، اپنا حقیقی خوف نصیب فرمائے، اخلاص کی نعمت سے مالا مال کرے۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہزادگانِ شیخُ العَالَم کی طرف سے شکریہ کے پیغامات

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اس صُوری پیغام کے جواب میں پیرِ طریقت حضرت علامہ علاؤ الدین صدیقی نقشبندی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کے شہزادگان حضرت علامہ سلطان العارفین اور حضرت علامہ نور العارفین دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے جوابی صُوری پیغامات میں بانیِ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دینی خدمات کو سراہا اور تعزیت فرمانے پر شکریہ ادا کیا، بڑے شہزادے اور سجادہ نشین حضرت علامہ سلطان العارفین دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ارشاد فرمایا:

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا جَدَّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْن

محترم سامعین و ناظرین! اس مختصر وڈیو کلپ کے ذریعے میں بالعموم تمام اہلِ اسلام اور بالخصوص امیرِ اہلسنت، سرمایۂ اہلسنت حضرت علامہ مولانا الیاس عطار قادری دَامَتْ فَضْلُ اللہِ عَلَیْہ کا شکر گزار ہوں۔ انہوں نے جس پیار اور خلوص پر مبنی دعائیہ کلمات ادا کئے، بیماری کے دنوں میں جس آہ وزاری اور اخلاص پر مبنی جذبات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کئے وہ ہمارے لئے سرمایۂ افتخار ہیں۔ میں مختصراً ان کا ذکر ان الفاظ میں کروں گا کہ اس وقت پورے عالمِ اسلام میں اسلام کی خدمت اور سنتوں کے احیا کے لئے جو بیڑا انہوں نے اٹھایا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عزت و آبرو اور افتخار و بہار کی جو پگڑی ان کے سر پر اور ان کے طفیل ان سے پیار کرنے والوں کے سر پر رکھی ہے یہ بارگاہِ رسالت میں قبولیت اور امتیاز کا

نشان ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نشانِ عزت و عظمت صبحِ قیامت تک اسی طرح ان کے سروں پر سلامت رکھے۔ یہ قافلۂ عشق و مستی اور وفا و حیا اسی طرح رواں دواں رہے۔ میں اور میرے بھائی آپ سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ اِنْ شَآءَاللہ ہمارا اور آپ کا تعلق دینی بنیادوں پر اسی طرح استوار رہے گا اور محبتوں کے یہ قافلے صبحِ قیامت تک اسی طرح جاری و ساری رہیں گے۔

جانشینِ امیرِ اہلسنت کی تعزیت

شہزادۂ عطار الحاج عبید رضا عطاری المدنی سَلَّمَہُ الْغَنِی نے دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ نیریاں شریف آزاد کشمیر تشریف لے جا کر شہزادگانِ شیخُ العالَم سلطان العارفین صدیقی صاحب اور نور العارفین صدیقی صاحب سے پیرِ طریقت حضرت علامہ علاؤالدین صدیقی نقشبندی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے وصال پر تعزیت اور دعائے مغفرت فرمائی اور بعد ازاں پیر صاحب کے مزار پر بھی حاضری دی۔

برادرِ خطیبِ پاکستان کے انتقال پر تعزیتی پیغام

گزشتہ دنوں حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے چچا جان الحاج محمد لطیف نقشبندی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی انتقال فرما گئے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صوری پیغام کے ذریعے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْن

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے واعظِ شیریں بیاں حضرت علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ! آپ کا دستی رُقعہ بذریعہ سوشل میڈیا مجھ تک پہنچا، حاجی عمران نے مجھے فارورڈ کیا، اس رُقعے کے ذریعے پتہ چلا کہ آپ کے چچا جان الحاج محمد لطیف نقشبندی جو کہ حاجی ظفر نقشبندی، حاجی شفیق نقشبندی، عطاء المصطفٰے جمیل، رفیق نقشبندی، حافظ و حاجی ندیم نقشبندی کے والدِ محترم اور خطیبِ پاکستان حضرت علامہ مولانا الحاج محمد شفیع اوکاڑوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے سگے بھائی انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن (اس کے بعد امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مرحوم کے لئے دعا فرمائی اور پھر ارشاد فرمایا:) مَا شَآءَ اللہ! مرحوم جامع مسجد غوثیہ اوکاڑہ کے جنرل سیکریٹری اور جامعہ غوثیہ کے مہتمم بھی تھے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں کے ساتھ جب میری اوکاڑہ حاضری ہوتی تھی تو کئی بار ان کی زیارت سے مشرف ہوا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے ساتھ محبت کرنے والا پایا۔ ان کی مسجد میں ہمارا بیان ہوتا تھا اور مَا شَآءَ اللہ بڑا اجتماع ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی دینی خدمات قبول فرمائے۔ تمام لواحقین صبر کریں اور اجر کے حقدار بنیں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصہ لیتے رہیں، دیگر دینی خدمات بجالاتے رہیں۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعزیت و عیادت کے متفرق پیغامات

اس کے علاوہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ● رکنِ شوریٰ حاجی اظہر عطاری (منڈی وار برٹن، ننکانہ) کی صاحبزادی ● مجلس مدنی چینل کے رکن امجد عطاری کی والدہ انیس فاطمہ عطاریہ ● امتیاز نقشبندی کی والدہ ● مبلغِ دعوتِ اسلامی سید مبین عطاری کے ایک ماہ کے مدنی منے ● مبلغِ دعوتِ اسلامی ندیم عطاری کے والد سلیم عطاری ● عمران عطاری پنجوانی کی والدہ ● حافظ ارسلان عطاری کے مدنی منے جمال رضا عطاری ● مبلغِ دعوتِ اسلامی حافظ عمیر عطاری (باب المدینہ کراچی) کی والدہ ● ندیم شریف کی والدہ ● ہمایوں عطاری اور امین عطاری کی والدہ ● طارق عمر عطاری (میانوالی) کے والد امان اللہ ● مبلغِ دعوتِ اسلامی ذوالفقار عطاری (سردار آباد فیصل آباد) کے والد محمد شریف قادری ● سید ابنِ علی شاہ صاحب کے بچوں کی امی اور خالہ ● جیلانی کابینات (خیبر پختون خواہ) کی ذمہ دار اسلامی بہن اُمِّ طیّب عطاریہ کی والدہ امِ لیاقت عطاریہ ● عالمی مجلسِ مشاورت کی رکن اور مکی ممالک کی ذمہ دار امِ عاطر عطاریہ کی والدہ ام ایاز عطاریہ ● مدنی منے رومان عطاری (باب المدینہ کراچی) ● نذر حسین عطاری ● حافظ شوکت عطاری ● محمد شریف سعیدی ● غلام محمد عطاری ● اَنَس رضا اور سری لنکا میں مبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا محمد رفاعی عطاری جو کئی زبانوں پر عبور رکھتے تھے انکے انتقال پر اپنے صوری پیغامات کے ذریعے لواحقین سے تعزیت فرمائی۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ● انیس عطاری اور سمیر عطاری کے والدِ محترم یوسف بھائی ● راشد عطاری مدنی کے والد اور نعیم صادق کی بیماری پر نیز جامعۃ المدینہ فیضانِ بلال باب المدینہ کراچی کے استاد عباس مدنی کو فالج کا اٹیک ہونے پر اپنے صوری پیغامات کے ذریعے عیادت اور دعائے صحت فرمائی۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بعض مصروفیات

اپنے شہزادے کے گھر تشریف آوری

جامعۃ النور کے اساتذہ وطلبائے کرام کی آمد

اپنے شہزادے کے گھر تشریف آوری

گزشتہ دنوں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے شہزادے وجانشین الحاج عبید رضا عطاری المدنی سَلَّمَہُ الْغَنِی کی رہائش گاہ پر کرم فرمایا۔ شہزادہ حضور نے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خیر خواہی فرمائی جبکہ اس موقع پر امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صلۂ رحمی کے متعلق مدنی پھول بھی ارشاد فرمائے جن میں سے چند مدنی پھول ترمیم کے ساتھ پیش خدمت ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج غریب زادے کے دولت کدے "بیتِ عبرت" پر حاضری کی سعادت ملی، انہوں نے مجھے دعوت دی تھی۔ اس میں صلۂ رحمی، دل جوئی وغیرہ کی نیتیں ہوسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، مَاشَاءَ اللہ! آپ نے میری عزت افزائی کی اور نعمتیں کھلائیں۔ صلۂ رحمی بڑا مبارک کام ہے۔ صلۂ رحمی واجب جبکہ قطعِ رحمی حرام ہے۔ صلہ رحمی یعنی رشتے داروں کے ساتھ بھلائی اور اچھا سلوک کرنے کی حدیثوں میں بہت فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔ کوئی رشتے دار غریب ہے اور اسے صدقہ دیں تو ساتھ میں صلۂ رحمی کی نیت بھی کرلینی چاہیے یہاں تک کہ جب اپنی اولاد کو پیار کریں تب بھی صلہ رحمی کی نیت کی جاسکتی ہے۔ صلۂ رحمی کی نیت کرے گا تو ہی ثواب ملے گا۔ صلۂ رحمی سے عمر بڑھتی ہے اور روزی میں بھی برکت ہوتی ہے۔ اگر کوئی رشتے دار ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے تب بھی ہمیں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔

جامعۃ النور کے اساتذہ وطلبائے کرام کی آمد

بابُ المدینہ کراچی کے اولڈ سٹی ایریا میں واقع نور مسجد کاغذی بازار میٹھا در وہ مسجد ہے جس میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کم و بیش 10 سال تک امامت فرمائی۔ آپ نے اپنی زندگی کا پہلا سنت اعتکاف بھی اسی مسجد میں فرمایا اور وقتاً فوقتاً مدنی مذاکروں وغیرہ میں آپ نے اس مسجد سے وابستہ اپنے متعدد واقعات بھی بیان فرمائے ہیں۔ 25 جنوری 2017ء بروز بدھ نور مسجد میں واقع جامعۃ النور کے تخصص فی الفقہ، دورۂ حدیث اور دیگر درجات کے طلبائے کرام اور کئی اساتذۂ کرام کی دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی آمد اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات کا سلسلہ ہوا۔ اس دوران امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ان جذبات کا اظہار فرمایا کہ تمام سنی جامعات اور ان کے اساتذہ وطلبائے کرام میرے ہیں اور مجھے ان سب سے محبت ہے۔ آپ نے طلبائے کرام کو فتاویٰ رضویہ شریف، اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی دیگر تصانیف اور بالخصوص عقیدے کی پختگی کے لئے "حُسَامُ الْحَرَمَیْن" کے مطالعے، مدنی مذاکروں میں شرکت اور ماہنامہ "فیضانِ مدینہ" کی سالانہ ممبر شپ حاصل کرنے کی ترغیب دلائی۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب پر متعدد طلبائے کرام نے ہر ہفتے مدنی مذاکرے میں شرکت اور ماہنامہ "فیضانِ مدینہ" کی سالانہ ممبر شپ حاصل کرنے کی نیّت کی۔

حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دُعائے مصطفٰے کا ثمرہ اور مُرادِ مصطفٰے ہیں،(ابن ماجہ، ص31، حدیث:105) آپ کو دیکھ کر شیطان اپنا راستہ بدل لیتا،(بخاری، ص840، حدیث:3294) آپ کے اِنقلابی کارناموں کو چند سطور میں بیان کرنا مشکل ہے، بہر حال آپ کے چند انقلابی کارنامے یہ ہیں:

♣ ہجری تاریخ کا آغاز کیا(تہذیب الاسماء، 1/ 20) ♣ خلیفۂ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جمعِ قراٰن کا مشورہ دیا (بخاری، ص1291، حدیث:4986) ♣ معاشرتی جرائم کی روک تھام کیلئے مُخْتَلِف شعبہ جات قائم کرکے اسلامی سزاؤں کا نفاذ کیا (فیضان فاروق اعظم، 2/395ماخوذاً، تفسیر بغوی، 1/669، تہذیب الاسماء، 2/332 ملخصاً) ♣ کسی کو حاکم مُقَرَّر کرتے تو اُس کے اَثاثہ جات کی تفصیل لکھ لیتے(طبقات ابن سعد، 3/ 233) اور حکمرانوں کی باز پُرس بھی فرمایا کرتے (الزہد لھنّاد، ص415) ♣ اَہلِ عِلْم اور اَہلِ رائے پر مُشْتَمِل ایک مجلسِ شوریٰ بنائی جس میں تمام ملکی و قومی مسائل زیرِ بحث لائے جاتے اور اتفاقِ رائے سے فیصلے کئے جاتے(فیضان فاروق اعظم، 2/194ماخوذاً) ♣ عدالتی نِظام کو اِسْتِحکام بخشا اور مُخْتَلِف علاقوں میں جج مُقَرَّر فرمائے(المرجع السابق) ♣ باقاعدہ تراویح کی جَماعَت قائم کروائی (بخاری، ص525، حدیث:2010) ♣ آپ کی کوشش سے نمازِ جنازہ کی 4 تکبیرات پر اِجماع ہوا(مصنف ابن ابی شیبہ، 3/186، حدیث:30) ♣ تجارت کے گھوڑوں پر زکوٰۃ مُقَرَّر فرمائی(الاوائل للعسکری، ص177) ♣ ائمّہ و مُؤَذِّنِین، مُعَلِّمِیْن و مُدَرِّسِیْن کے مشاہرے مقرر فرمائے(تاریخ بغداد، 2/79، الرقم:460) ♣ متفرق لوگوں حتی کہ پیدا ہونے والے بچوں کے وَظائف بھی مُقَرَّر فرمائے (طبقات ابن سعد، 3/ 214، البدایۃ والنہایۃ، 4/ 145) ♣ باقاعدہ بیتُ المال جس میں مال جمع کرکے حساب کتاب بھی رکھا گیا، وہ آپ کے عہدِ خلافت میں ہی قائم ہوا(فیضان فاروق اعظم، 2/784ماخوذاً) ♣ آپ کے عہدِ خلافت میں 1036 شہر مع مضافات فتح ہوئے، 4000 مساجد کی تعمیر ہوئی، 900 منبر تیار ہوئے(فتاویٰ رضویہ، 5/ 560) ♣ ویران اور بے آباد زمینوں کی آباد کاری کے لئے نئے احکام جاری کئے(فیضان فاروق اعظم، 2/ 807ماخوذاً) ♣ کئی نئے شہر بسائے، مثلاً علم و فن کا مرکز رہنے والا شہر کوفہ بھی آپ کے دورِ خلافت میں بسایا گیا(تلقیح فہوم اہلِ الاثر، ص337، فیضان فاروق اعظم، 2/ 794) ♣ مَردُم شُماری کروائی (تاریخ طبری، 2/ 570) ♣ یتیم بچوں کی پرورش کا اِنتِظام کیا (موطاامام مالک، ص260، حدیث:1482) ♣ راستوں میں مُسافر خانے اور غلے کے گودام بنوائے جن سے مسافروں کی مدد کی جاتی(طبقات کبریٰ، 3/214) ♣ مُخْتَلِف شہروں میں بھی مہمان و مسافر خانے بنوائے(فتوح البلدان، ص391) ♣ خبر رسانی کا نِظام پختہ کیا(تاریخ طبری، 2/ 491) ♣ عُمّال (گورنرز) کیلئے حکومتی اقدامات مُتَعَیَّن فرمائے(ازالۃ الخلفاء، 3/ 231) ♣ اِحتساب مکتب بنایا (فیضان فاروق اعظم، 1/ 744) ♣ خراج کی وصولی کیلئے جنگلوں اور پہاڑوں کی پیمائش کروائی (طبقات کبریٰ، 3/214) ♣ اِسلامی سِکّے رائج فرمائے(النقود الاسلامیہ للمقریزی، ص4) ♣ حربی تاجروں کو بشرطِ عُشر دارُالاسلام میں مسلمانوں کے ساتھ تجارت کی اِجازَت عطا فرمائی (کتاب الخراج لابی یوسف، ص135) ♣ اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کیلئے چھ رُکنی مجلسِ شوریٰ قائم فرمائی۔(مسلم، ص207، حدیث:567)

ابرار اختر عطاری قادری

جُمادَی الاُخریٰ میں وصال فرمانے والے بزرگانِ دین

رکنِ شوریٰ ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی

جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے، اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 19 کا مختصر ذکر 5 عنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔

صحابۂ کرام:

1 حضرتِ سَیِّدُنا ابوسلمہ عبدُ اللہ بن عبدُ الْاَسَد رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہُ قُرَشی مَخْزُومی، قدیمُ الاسلام اور مجاہد ہیں، پہلے حَبَشہ پھر مدینۂ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، غزوۂ اُحد میں زخم لگا، ایک سال بعد وہ ہَرا ہوگیا اور مدینۂ منورہ میں 8 جُمادَی الاُخریٰ 4ھ کو وصال فرما گئے۔

(شرح الزرقانی،4/ 398، سیرتِ سید الانبیا، ص344)

2 صاحبِ جُود و سَخا حضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ

3 اور حواریِّ رسول حضرتِ سَیِّدُنا زُبیر بن عَوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ عَشَرۂ مُبَشَّرہ، قُرَشی، قدیمُ الاسلام، مجاہد و جانثار صحابہ سے ہیں، دونوں بَصْرہ (عراق) میں جُمادی الاُخریٰ 36ھ میں شہید ہوئے، مزارات بصرہ میں ہیں۔ (البدایہ والنہایہ،7/344، تہذیب التہذیب،3/144)

علمائے اسلام:

4 حافظِ مِلّت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز مُحدِّث مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی حَنَفی عالِم، مفتیِ اسلام، پیرِ طریقت، استاذُ العُلَما اور صاحبِ تصانیف ہیں، پیدائش 1312ھ میں ہوئی اور وصال یکم جُمادی الاُخریٰ 1396ھ میں فرمایا، ہند کا مشہور الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور (ضلع اعظم گڑھ، یوپی) اور ماہنامہ الاشرفیہ آپ کی کوششوں کا ثمر (پھل) ہے، مزار مبارک مذکورہ جامعہ میں ہے۔

(فیضانِ حافظِ ملت،1، 10، 29)

5 فقیہِ ملت مفتی جلال الدّین احمد امجدی حَنَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی جید عالِم، مفتیِ اسلام، صاحبِ تصانیف اور استاذُ الفُقَہا ہیں، فتاویٰ فیض الرسول اور انوارُالحدیث آپکی مشہور کتب ہیں، 1352ھ میں پیدا ہوئے، 4 جُمادَی الاُخریٰ 1422ھ وصال فرمایا، مزار مبارک اوجھاگنج (ضلع بستی، یوپی) ہند میں ہے۔

(انوار الحدیث،32 تا45، سیرتِ صدر الشریعہ،254)

6 قاضی امام ابو الفضل عِیاض مغربی مالکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی مشہور اَدیب، مُوَرِّخ، فقیہ، محدِّث اور عاشقِ رسول ہیں، اپنی کتاب ”اَلشِّفَا بِتَعْرِیْفِ حُقُوْقِ الْمُصْطَفٰی“ کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہوئے، 476ھ میں پیدا ہوئے اور 9 جُمادَی الاُخریٰ 544ھ میں وصال فرمایا، مزار شہرِ مراکش (المغرب) کی فَصِیل کے اندر ہے۔ (بستان المحدثین، 344، زیاراتِ مراکش،43)

7 استاذُ العلما، مفتیِ اعظم پاکستان حضرتِ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی حَنَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی 1352ھ میں پیدا ہوئے اور 27 جُمادَی الاُخریٰ 1424ھ میں وفات پائی، مزار جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ پنجاب پاکستان میں ہے، 33 جلدوں میں فتاویٰ رضویہ کی اشاعت، تَنْظِیْمُ الْمَدَارِس اہلِ سنّت پاکستان اور مذکورہ جامعہ کا قیام آپ کے تاریخی کارنامے ہیں۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص364)

اولیائے کرام:

8 صاحبِ مثنوی، مولانا جلالُ الدین محمد بن محمد رُومی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی عالمِ دین، شاعرِ اسلام، صُوفیِ باصفا اور بانیِ سلسلۂ جلالیہ ہیں، 604ھ میں افغانستان کے شہر بَلْخ میں پیدا ہوئے اور قُونِیہ ترکی میں 5 جُمادی الاُخریٰ 672ھ میں وصال فرمایا، ”مثنوی مولانا رُوم“ آپ کی عالمگیر شہرت کا سبب ہے۔ (مرآۃ الاسرار،702 تا710)

9 قُطبِ کوکن، مخدوم علاءُ الدّین علی فقیہ مہائمی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی عالمِ کبیر، مفسرِ قراٰن، ولیِ کامل اور اکابر صُوفیہ سے ہیں، تصانیف میں فُصُوصُ الْحِکَم کی شرح خُصُوصُ النِّعَم اور تفسیرِ مہائمی مشہور ہیں، 776ھ میں پیدا ہوئے اور 8 جُمادی الاُخریٰ 835ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک قصبہ ماہم نزد بمبئی (صوبہ مہاراشٹر) ہند میں مَرجَعُ الخلائق ہے۔ (تفسیر مہائمی،1/10تا17، اخبار الاخیار،179)

10 حُجّۃُ الاسلام حضرت سیّدُنا امام محمد بن محمد غزالی شافعی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی جلیل القدر عالم، استاذُ العلما، عظیم صوفی، صاحبِ تصانیف اور محسنِ ملت ہیں، 450ھ میں پیدا ہوئے اور 14 جُمادَی الاُخریٰ 505ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک طُوس (ضلع طابران، خراسان رضوی) ایران یا بغداد (عراق) میں ہے، آپ کی کُتُب مِنْہاجُ العابِدین، کیمیائے سعادت اور اِحیاءُ العُلوم کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔ (اتحاف السادۃ، 1/9تا14)

11 سراجِ ملت و دین حضرت سیّدُنا ابوالبرکات محمد شاہِ عالَم بخاری سہروردی علیہ رحمۃُ اللہ القوی عالمِ دین اور مشہور ولیُ اللہ ہیں، 817ھ میں پیدا ہوئے اور 20 جُمادی الاُخریٰ 880ھ میں وصال فرمایا مدینۃ الاولیا احمد آباد (صوبہ گجرات ہند) میں مزار شریف زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ (حیاتِ حضرت شاہ عالَم، 18، 235)

12 امامِ حنابلہ، شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی حنبلی علیہ رحمۃُ اللہ القوی عالمِ باعمل، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے شیخ طریقت اور صاحبِ تصنیف ہیں، وفات 26 جُمادَی الاُخریٰ 410ھ میں ہوئی، اندرونِ مقبرہ امام احمد بن حنبل میں دفن کئے گئے، "اِعتقادُ الإمامِ المُنَبَّلُ أحمدُ بْنِ حَنْبَلٌ" آپ کی مشہور کتاب ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 13/170۔ شجرہ قادریہ عطاریہ، 65)

خاندان و احبابِ اعلیٰ حضرت:

13 سَیْفُ اللہِ الْمَسْلُول حضرت علامہ فضلِ رسول قادری بدایونی حنفی علیہ رحمۃُ اللہ القوی عالمِ کبیر، قائدِ اہلسنّت، آستانۂ قادریہ کے چشم و چراغ اور صاحبِ تصنیف ہیں، 1213ھ میں پیدا ہوئے اور 2 جُمادی الاُخریٰ 1289ھ میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک بدایوں میں مشہور ہے۔ اَلْمُعْتَقَد وَالْمُنْتَقَد، اَلْبَوارِقُ الْمُحَمَّدِیَّہ، سَیْفُ الْجَبَّار اور فَصْلُ الْخِطاب وغیرہ یادگار کتب ہیں۔ (اکمل التاریخ، 64، 270تا286)

14 تاج المحدثین حضرت مفتی محمد ارشاد حسین فاروقی مُجدّدی رامپوری علیہ رحمۃُ اللہ القوی حنفی عالم، مفتی، شیخِ طریقت، صاحبِ تصنیف، استاذُ العُلما اور اکابرینِ اہلسنّت سے تھے۔ پیدائش 1248ھ اور وصال 15 جُمادی الاُخریٰ 1311ھ میں ہوا۔ محلہ کھاری کنواں رامپور (یوپی) ہند میں دفن ہوئے۔

(مولانا ارشاد حسین مجددی، 11، 26)

15 حافظِ بخاری، حضرت علامہ سیّد عبدالصمد چشتی مودودی علیہ رحمۃُ اللہ القوی عالمِ باعمل، شیخِ طریقت، صاحبِ تصانیف تھے، مجلس علمائے اہلِ سنّت کے صدر منتخب ہوئے، 1269ھ میں سہسوان (یوپی) میں پیدا ہوئے اور 17 جُمادی الاُخریٰ 1323ھ میں وصال فرمایا۔ مزار پھپھوند شریف (ضلع اوریا یوپی) ہند میں ہے۔ (تذکرۂ علمائے اہلسنّت، 128 تا130)

16 تاج العلما، حضرت سیّد شاہ اولادِ رسول محمد میاں مارہروی علیہ رحمۃُ اللہ القوی حافظ القراٰن، عالمِ باعمل، شیخِ طریقت اور صاحبِ تصنیف تھے، 1309ھ میں پیدا ہوئے اور 24 جُمادی الاُخریٰ 1375ھ مارہرہ شریف (ضلع ایٹہ یوپی) ہند میں وصال فرمایا، 33 کتب و رسائل میں "تاریخِ خاندانِ برکات" زیادہ مشہور ہے۔ (تاریخ خاندان برکات، 65تا69)

خُلَفائے اعلیٰ حضرت:

17 زینتُ القُرّاء، حضرت مولانا قاری حافظ محمد یقین الدّین رضوی علیہ رحمۃُ اللہ القوی حافظ القراٰن، عالمِ باعمل اور صاحبِ تصنیف تھے، آستانۂ رضویہ کی مسجد میں نمازِ تراویح پڑھاتے تھے، وصال 11 جُمادی الاُخریٰ 1370ھ کو بریلی شریف (یوپی) ہند میں فرمایا۔ (تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، 352، سیرتِ اعلیٰ حضرت، 131)

18 عالمِ باعمل علامہ قاضی حافظ محمد عبد الغفور قادری رضوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی استاذُ العلما، آرمی خطیب (فیروزپور چھاؤنی) اور صاحبِ تصنیف ہیں، 1293ھ میں پیدا ہوئے اور 12 جُمادی الاُخریٰ 1371ھ میں وصال فرمایا، تدفین قبرستان پنجہ شریف (نزد مٹھا ٹوانہ ضلع خوشاب، پنجاب) پاکستان میں ہوئی، تحفۃ العلما اور عمدۃ البیان دو رسائل مطبوع ہیں۔ (تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، 366، عقیدۂ ختم النبوۃ، 13/507، 541)

19 مَلِکُ العُلَما حضرت مولانا محمد ظفرُ الدّین رضوی محدّث بِہاری علیہ رحمۃُ اللہ القوی عالمِ باعمل، مناظرِ اہلِ سنّت، مفتیِ اسلام، ماہرِ علمِ توقیت، استاذُ العلما اور صاحبِ تصانیف ہیں، حیاتِ اعلیٰ حضرت اور صَحِیْحُ الْبِہَارِی کی تالیف آپ کا تاریخی کارنامہ ہے، 1303ھ میں پیدا ہوئے اور 19 جُمادی الاُخریٰ 1382ھ میں وصال فرمایا، قبرستان شاہ گنج پٹنہ (بہار) ہند میں دفن کئے گئے۔ (حیاتِ ملک العلما، 9، 16، 20، 34)

آپ کے تاثرات اور سوالات

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات (اقتباسات)

1 حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ (مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا پہلا شمارہ فردوسِ نگاہ بنا، صوری و معنوی خوبیوں سے مُرَصَّع ہے، کاغذ، طَباعت، اِشاعت ایک سے ایک بڑھ کر۔ مَاشَآءَ الله، خوب اور محبوب۔ دعا ہے "دعوتِ اسلامی" کا ہر شعبہ عروج و ترقّی کی طرف گامزن رہے اور امیرِ دعوتِ اسلامی کو اللہ تعالٰی صحت و تندرستی کی نعمت سے بہرہ مند فرمائے۔ **2 صاحبزادہ مفتی محمد مُحِبُّ اللہ نوری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ (رئیس دارالافتاء والتحقیق و مہتمم اعلیٰ دار العلوم حنفیہ فریدیہ، بصیرپور، اوکاڑہ): ماہنامہ فیضان مدینہ کا پہلا شمارہ موصول ہوا، دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ صوری و معنوی حسن، رنگا رنگ مضامین، دل افروز نصائح اور دینی معلومات پر مبنی حسین گلدستہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ **3 خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند ابو الرضا مولانا گلزار حسین قادری برکاتی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ: "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شمارہ جنوری 2017 موصول ہوا۔ بڑے اہتمام اور کاوش کے ساتھ اس خوبصورت مجلّہ کی اشاعت باعثِ مبارک ہو، دعوتِ اسلامی کی دینی و مسلکی خدمات کا زمانہ معترف ہے۔ **4 سیّد محمد ظفر اللہ شر قپوری** (مفتی و شیخ الحدیث جامعہ قادریہ رضویہ، سردار آباد (فیصل آباد)): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا اجراء فرما کر حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت مبارکہ پر بہت احسان فرمایا ہے۔ خصوصاً علمائے اہلسنت وجماعت پر اور جملہ عاشقانِ مصطفٰے پر۔" **5 صاحبزادہ احمد رضا اعظمی** (ہوت والا شریف، لیّہ، پنجاب): بہت بہت خوشی ہوئی دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے مشن میں خوبصورت اضافہ ہے، مجموعی طور پر رسالہ بہت پسند آیا ہے یقیناً یہ رسالہ ہر عمر اور ہر طبقہ کے لیے دلچسپی کا باعث ہے اسے ہر مزاج کا آدمی دلچسپی سے پڑھے گا۔" **6 صاحبزادہ پیر محمد ممتاز احمد ضیاء نظامی** (پرنسپل دار العلوم محمدیہ غوثیہ، اسلام آباد): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جنوری 2017ء سرسری مطالعہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ انتہائی قابلِ تحسین مضامین، علم و حکمت سے لبریز مدنی پھول اور فکر انگیز تحریریں مجلّہ کا حصہ ہیں۔ **7 مولانا محمد جمیل رضوی بریلوی** (مہتمم جامعہ بریلی شریف سنی رضوی جامع مسجد شیخوپورہ): مَاشَآءَ الله پہلا ماہنامہ فیضانِ مدینہ موصول ہوا بے حد مسرّت ہوئی یہ ماہنامہ عقائد و اعمال کا حَسین و عظیم امتزاج ہے، خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ **8 مولانا ابو انس خان محمد قادری** (جامع مسجد غوثیہ، راولپنڈی): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے اجراء پر میری طرف سے قبلہ امیر اہلسنت شیخ طریقت اور آپ حضرات کو بہت بہت مبارک ہو۔ بندۂ ناچیز نے ماہنامہ کو اوّل تا آخر دیکھا ہے اس حوالے سے بہت خوب پایا۔ **9 مفتی محمد اعجاز اویسی** (مہتمم جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات، وہاڑی): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جنوری، فروری پڑھا، پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا بہت اشد ضرورت تھی اہلِ حق جماعت اہلسنت کی طرف سے کوئی مستند علمی تحقیقی ماہنامہ کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے ہماری دیرینہ ضرورت کو پورا کر دیا۔ **10 پروفیسر محمد یوسف صابر** (سابق مرکزی صدر انجمن اساتذہ پاکستان، سردار آباد (فیصل آباد)): دورِ حاضر کے بے لگام اور حیاسوز پرنٹ میڈیا کے حَبس زدہ ماحول میں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا اجراء خوشگوار ٹھنڈی ہوا کے ایک جھونکے کی حیثیت رکھتا ہے۔ روز مرہ زندگی کے ہر اہم گوشے کے حوالے سے اس میں تربیتی مضامین انتہائی سادہ اور مؤثر انداز میں لکھے جاتے ہیں۔ موضوعات کی اس قدر وُسعت اور تنوُّع کسی دوسرے معاصر میں موجود نہیں۔ ہر مسلمان گھرانے میں اس کی موجودگی نہایت ضروری ہے۔ **11 پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد** (اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، عطار نگر (ننکانہ)) تحفۂ انیقہ، خوبصورت جریدہ (ماہنامہ) "فیضانِ مدینہ" جنوری 2017ء موصول ہوا بہت خوب صورت، بہت جاذبِ نظر، صوری و معنوی خوبیوں سے آراستہ، بہترین تحریروں سے مُرَصَّع اور نوادرات کا مُرَقَّع، 35 قسم کے مختلف عنوانات کے تحت رنگا رنگ، نوع بہ نوع اور قسما قسم تحریریں، سب بہتر، بہترین اور بہتر و زبردست رنگوں، خاکوں، خطاطی کے نمونوں سے سجا ہوا نسخہ، جی چاہتا ہے اسے دیکھتا رہوں۔

اسلامی بھائیوں اور مدنی منّوں کے تأثرات (اقتباسات)

12 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کا موقع ملا، بہت معلوماتی پایا، بالخصوص سلسلہ "احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی" بہت پیارا لگا۔ (محمد ساجد عطاری، عطار نگر، ننکانہ) 13 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھ کر بہت خوشی ملی۔ خاص کر "امیرِ اہلسنّت کے آپریشن کی جھلکیاں" بہت اچھا تھا۔ (اریب احمد، گگو منڈی بوریوالہ) 14 جب میرے ابو "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" لے کر گھر آئے تو میں بہت خوش ہوا اور میں نے نگرانِ شوریٰ کا مضمون "کچرے کا ڈھیر" پورا پڑھا ہے۔ (محمد رجب رضا عطاری، دارالمدینہ، باب المدینہ کراچی)

اسلامی بہنوں کے تأثرات (اقتباسات)

15 یہ دعوتِ اسلامی کا پیپر میڈیا میں ایک زبردست اقدام ہے جس کے ذریعے ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد دعوتِ اسلامی کے مدنی مقصد سے نہ صرف آگاہی حاصل کر سکیں گے بلکہ اس ماہنامہ میں موجود رنگ برنگے مدنی پھولوں سے اپنے روح و قلب کو مہکا سکیں گے۔ (امِّ قربان، باب المدینہ کراچی) 16 مَاشَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علمِ دین سکھانے والا، معاشرتی خامیوں کو اجاگر کر کے ان کا حل بتانے والا اور روح و جسم کو صحت مند بنانے والے مدنی پھول دینے والا ہے۔ (امِّ احمد، عرب شریف)

آپ کے سوالات اور ان کے جوابات (منتخب)

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اِس بارے میں کہ اگر کسی شَرعی مجبوری کی وجہ سے رَمضان کے روزے چھوٹ جائیں تو انہیں کسی بھی وقت رکھ سکتے ہیں یا سردیوں میں چھوٹے ہوئے سردیوں میں اور گرمیوں میں چھوٹے ہوئے گرمیوں ہی میں رکھنے ہوں گے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ
اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کسی بھی وجہ سے خواہ عذرِ شَرعی کی بنا پر یا بغیر کسی عُذر کے رَمضانُ المبارک کے فرض روزے نہ رکھے ہوں تو اُن کی قضا کرنا ضروری ہے اور قضا میں اِس کا اَصلاً اعتبار نہیں کہ جس موسم میں روزے چھوٹے ہیں اسی موسم میں رکھے جائیں یَعنی سردیوں کے روزے سردیوں میں اور گرمیوں کے روزے گرمیوں میں رکھنے کا شرعاً کوئی حکم نہیں، اَلبتہ جلد اَز جلد روزے رکھنے چاہئیں اور اِتنی تاخیر نہ کی جائے کہ اگلا ماہِ رَمضان آجائے کہ پچھلے فرض روزے ذِمّہ پر باقی رہنے کی صورت میں اِس رمضان کے روزے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقامِ قبولیّت پانے سے محروم رہتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

الجواب صحیح
عبدہ المذنب
ابو الحسن فضیل رضا العطاری عفا عنہ الباری

کتبـــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو الحسن جمیل احمد غوری عطاری مدنی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اِس بارے میں کہ نماز اِتنی اُونچی آواز سے پڑھنا ضروری ہے کہ اپنے کان سُن لیں، اگر اپنی آواز نہ سُنائی دے یا بعض اَلفاظ سُنائی نہ دیں تو نماز کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ
اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز میں جن چیزوں کا پڑھنا فرض یا واجب یا سنّت یا مُستَحَب ہے اُن کو اِتنی آواز میں پڑھنا کہ شوروغُل یا ثِقلِ سَماعت کا عارِضہ نہ ہو تو اُس کی آواز اپنے کانوں سے سُنے، عَلَی التَّرتیب فرض یا واجب یا سنّت یا مُستَحَب رہے گا۔ لہٰذا اگر کسی چیز کا پڑھنا فرض تھا جیسے تکبیرِ تحریمہ یا قِراءَت بہت ہی ہلکی آواز میں کی کہ خود کو بھی آواز نہیں آئی تو فرض اَدا نہ ہوا ایسے ہی یہ نماز پڑھ لی تو اس نماز کو اَز سرِ نَو پڑھنا فرض ہوگا۔ اور جس چیز کا پڑھنا واجِب تھا جیسے اَلتَّحِیَّات، اس کا پڑھنا خود کو سنائی نہ دیا تو واجب اَدا نہ ہوا ایسے ہی نماز پڑھ لی تو نماز کا اِعادہ یَعنی اِس نماز کا دوبارہ سے پڑھنا واجب ہوگا۔ اور جس چیز کا پڑھنا سنّت تھا جیسے رکوع و سُجود کی تسبیحات وغیرہ اِس کے پڑھنے میں آواز خود کے کانوں کو سُنائی نہ دی تو سنّت اَدا نہ ہوئی ایسی نماز کا اِعادہ مُستَحَب ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

الجواب صحیح
عبدہ المذنب
ابو الحسن فضیل رضا العطاری عفا عنہ الباری

کتبـــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو الحسن جمیل احمد غوری عطاری مدنی

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہے

شعبہ جات کی مدنی خبریں

مساجد کے متعلقین کا تربیتی اجتماع 16فروری 2017ء بروز جمعرات ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے بعد دعوتِ اسلامی کی مجلسِ ائمۂ مساجد اور مجلسِ فیضانِ مدینہ کے تحت پاکستان بھر میں 69 مقامات پر بذریعہ لِنک مساجد کے ائمۂ کرام، خطبا، مؤذنین اور مسجد کمیٹی کے اراکین کا تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس میں ہزاروں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اس تربیتی اجتماع میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علاوہ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے بھی تربیت فرمائی۔

اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی گزشتہ دنوں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) سے خصوصی اسلامی بھائیوں کا مدنی قافلہ نواب شاہ (باب الاسلام، سندھ) سفر پر روانہ ہوا۔ اس مدنی قافلے میں رکنِ شوریٰ سمیت 57 اسلامی بھائی شریک تھے جن میں سے 19 گونگے بہرے، 13 نابینا جبکہ 25 عمومی تھے۔ اس مدنی قافلے کی خبر ملنے پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صوتی پیغام کے ذریعے حوصلہ افزائی فرمائی۔

مدرسۃُ المدینہ کے تقسیمِ اسناد اجتماعات 29 جنوری 2017ء بروز اتوار مدرسۃ المدینہ کے تحت **تقسیمِ اسناد اجتماعات** کا انعقاد کیا گیا۔ یہ اجتماعات عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) سمیت کم و بیش 330 مقامات پر منعقد ہوئے جن میں مدنی منّوں، مدنی منّیوں، ان کے سرپرستوں، سابقہ حافظین وحافظات، مدنی عملے، علمائے کرام اور دیگر شخصیات سمیت شرکا کی تعداد کم و بیش ڈیڑھ لاکھ کے قریب تھی۔ مدنی منّوں وغیرہ کی ترکیب مدرسۃ المدینہ (للبنین) میں اور مدنی منّیوں وغیرہ کا اجتماع مدرسۃ المدینہ (للبنات) میں ہوا، دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے سنتوں بھرا بیان فرمایا جو مدنی چینل کے ذریعے براہِ راست (Live) نشر کیا گیا۔ نگرانِ شوریٰ کی ترغیب پر مدرسۃُ المدینہ کے مدرّسین، ناظمین، طلبہ مدنی منّوں نے اپنے سرپرستوں کے ہمراہ 17، 18، 19 فروری کو مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیتیں بھی کیں اور بعد میں سفر کرنے کا شرف بھی حاصل کیا۔ شرکا کی تعداد تقریباً 12783 (بارہ ہزار سات سو تراسی) تھی۔

مجلس مدرسۃ المدینہ کورسز کی 5 سالہ اجمالی کارکردگی دعوتِ اسلامی کی مجلس مدرسۃ المدینہ کورسز کے تحت مختلف شہروں میں وقتاً فوقتاً مُدرِّس کورس کروانے کا سلسلہ رہتا ہے۔ اس کورس میں **مدرسۃ المدینہ میں تدریس** کے لئے **مُدرسین** تیار کئے جاتے ہیں، فروری 2012ء سے جنوری 2017ء تک تقریباً پانچ سال کے دوران کشمیر سمیت پاکستان کے مختلف شہروں باب المدینہ (کراچی)، زم زم نگر (حیدرآباد)، فاروق نگر (لاڑکانہ)، سکھر، مدینۃ الاولیا (ملتان)، لالہ موسیٰ، مرکز الاولیا (لاہور)، ڈیرہ اسماعیل خان، سردار آباد (فیصل آباد)، گوجرانوالہ، اسلام آباد، راولپنڈی، بھلوال، گلزارِ طیبہ (سرگودھا)، ساہیوال اور لیّہ نیز نیپال میں 153 مدرس کورس ہوئے جن میں مجموعی طور پر تقریباً 4105 طلبائے کرام شریک ہوئے۔

ذہنی آزمائش سیزن 8 31 جنوری 2017ء سے مدنی چینل کے مقبول سلسلے **"ذہنی آزمائش"** کے سیزن 8 کا سلسلہ جاری ہے، جس کا فائنل مقابلہ 9 اپریل 2017ء بروز اتوار کو ہوگا۔ سیزن 8 میں کُل 24 ٹیمیں شامل ہیں، جن کے درمیان ہر منگل، بدھ اور جمعرات کو ہونے والے مقابلے مدنی چینل پر براہِ راست (Live) دکھائے جاتے ہیں۔ سلسلہ **"ذہنی آزمائش"** گھر بیٹھے کثیر علمِ دین سیکھنے کا ایک آسان ذریعہ ہے۔

گورنر ہاؤس میں شخصیات اجتماع مجلسِ رابطہ کے تحت مرکز الاولیاء (لاہور) میں واقع گورنر ہاؤس میں شخصیات اجتماع کا انعقاد کیا گیا،

رکنِ شوریٰ و نگرانِ ہجویری کابینات (مرکز الاولیا لاہور) نے سنتوں بھرا بیان فرمایا۔

مجلس مزاراتِ اولیا اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا ایک اہم شعبہ **مجلس مزاراتِ اولیا** بھی ہے۔ اس مجلس کے تحت بالعموم سال بھر اور بالخصوص عرس کے ایّام اور دیگر خاص مواقع پر مزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کی جاتی ہے۔ پاکستان بھر میں کم و بیش 1420 مزاراتِ اولیا پر بالخصوص سالانہ اعراس کے موقع پر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں مثلاً مدنی درس و بیان، تربیتی حلقے وغیرہ کی ترکیب ہے جبکہ 97 مزارات پر روزانہ مدنی کاموں کا سلسلہ جاری ہے۔ جنوری 2016ء تا جنوری 2017ء، 13 ماہ کے دوران دعوتِ اسلامی کے تقریباً 839 مدنی قافلے مختلف مزارات پر حاضر ہوئے اور مدنی قافلوں کے عاشقانِ رسول نے تقسیمِ رسائل، تربیتی حلقوں اور دیگر مدنی کاموں کی ترکیب بنائی۔ مختلف مزارات پر تعویذاتِ عطاریہ اور مکتبۃ المدینہ کے بستوں کی ترکیب بھی بنائی گئی۔ مجلس مزاراتِ اولیا کی طرف سے بالخصوص عرس کے ایام میں متعدّد مزارات پر اجتماعِ ذکر و نعت کا سلسلہ بھی ہوا۔

رُکنِ شوریٰ کی 9 مدارسِ اہلسنّت میں حاضری گزشتہ دنوں رکنِ شوریٰ نے نگرانِ مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ پاکستان اور دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ جامعہ قادریہ رضویہ سردار آباد (فیصل آباد)، جامعہ محدثِ اعظم، رضا نگر چمنِ عطار (چنیوٹ)، جامعہ سعیدیہ عثمانیہ مدینۃ الاولیاء (ملتان)، جامعہ غوثیہ رضویہ چوک اعظم ضلع لیّہ، بہاولپور کے 5 مدارس، ادارہ مصباح القراٰن، جامعہ نظامِ مصطفٰے، جامعہ اویسیہ رضویہ، جامعہ اسلامیہ نبویہ اور جامعہ غوثیہ سعیدیہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ اس دوران جامعات کے مُہتمم صاحبان اور دیگر علمائے کرام سے ملاقات اور جامعات کے طلبائے کرام کے درمیان سنتوں بھرے بیانات کا بھی سلسلہ رہا۔ جن علمائے کرام سے ملاقات ہوئی ان میں مولانا فیاض احمد اویسی، مولانا عطاء الرسول اویسی، پروفیسر عون محمد سعیدی، مفتی محمد اکبر سعیدی، مولانا جاوید مصطفائی، مفتی محمد کاشف سعیدی، مولانا حافظ عبد الرؤف قادری، قاری خادم حسین سعیدی، صاحبزادہ ضیاء المصطفٰے نوری، مفتی غلام رسول قادری، قاری محمد اشرف شاکر، قاری محمد الطاف وِرک، مولانا حفیظ اللہ مہروی، مفتی لیاقت علی رضوی، علامہ محمد رمضان گولڑوی، مولانا محمد شاہد رضا قادری، مولانا نواز مظہری، مولانا غلام مصطفٰے باروی، مولانا خالد محمود چشتی اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

دارُ العلوم امجدیہ میں رکنِ شوریٰ کی حاضری یکم فروری 2017ء بروز بدھ رکنِ شوریٰ نگرانِ عطاری کابینات (باب المدینہ کراچی) کی اہلِ سنت کے مشہور جامعہ دارُ العلوم امجدیہ (عالمگیر روڈ) باب المدینہ (کراچی) میں حاضری کا سلسلہ ہوا۔ آپ نے دارُ العلوم امجدیہ کی مسجد میں جمع کثیر طلبائے کرام کو اپنے مدنی پھول پیش کئے، اس موقع پر علمائے کرام بھی تشریف فرما تھے۔ بیان کے بعد بعض طلبائے کرام نے مدنی چینل کو اپنے تأثرات دیتے ہوئے رکنِ شوریٰ کا شکریہ ادا کیا اور **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کی ممبر شپ حاصل کرنے کی نیت کا اظہار کیا۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

تربیتی اجتماعات دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران، حضرت مولانا ابو حامد محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے 7 فروری بروز منگل مکی اور مہروی کابینات (راولپنڈی، اسلام آباد، واہ کینٹ، اٹک اور اطراف) جبکہ 14 فروری بروز منگل اَصحابی کابینات (ٹھٹھہ، گولارچی، دھابیجی اور چوہڑ جمالی وغیرہ) کی ذمہ دار اسلامی بہنوں کے تربیتی اجتماعات میں بذریعہ لنک سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ ان دونوں تربیتی اجتماعات میں تقریباً 1200 اسلامی بہنوں نے شرکت کی اور نگرانِ شوریٰ نے انہیں مدنی کاموں کے اہداف عنایت فرمائے۔ نیز نگرانِ شوریٰ کا 21 فروری بروز منگل بنگلہ دیش اور سری لنکا، 28 فروری بروز منگل صدیقی کابینات (گجرات، لالہ موسیٰ، ضیاء کوٹ (سیالکوٹ)، گوجرانوالہ، نارووال، علی پور چٹھہ، حافظ آباد، اطرافِ ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) وغیرہ) جبکہ 23 فروری بروز جمعرات جامعۃ المدینہ (للبنات) کی اسلامی بہنوں کے تربیتی اجتماعات میں سنتوں بھرے بیانات کا جدول ہے۔

جامعات المدینہ (للبنات) ● ملک و بیرونِ ملک میں اسلامی بہنوں کے 231 (دو سو اکتیس) جامعات المدینہ (للبنات) کے ذریعے علمِ دین کو عام کرنے کی کوشش جاری ہے۔ جنوری میں گھگوکی (نزد پاہڑیانوالی) ضلع گجرات پنجاب پاکستان اور چڑھوئی ضلع کوٹلی کشمیر میں دو نئے جامعات المدینہ (للبنات) کا آغاز ہوا، جن میں **فیضانِ شریعت کورس** شروع ہو چکا ہے۔ ● پچھلے دنوں بنتِ عطار باجی سَلَّمَہَاالْوَالِی، عالمی مجلسِ مشاورت کی ذمہ دار اسلامی بہن کے ہمراہ

جامعۃ المدینہ (للبنات) **شمع مدینہ** باب المدینہ (کراچی) تشریف لے گئیں، طالبات کی مدنی تربیت فرمائی اور ملاقات سے مشرف فرمایا۔ ● پاکستان اور بیرونِ ملک 164 جامعات المدینہ (للبنات) میں اسلامی بہنوں کا **فیضانِ شریعت کورس** جاری ہے۔ ● اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ (للبنات) کے تحت یکم مارچ 2017ء سے درسِ نظامی کی فارغ التحصیل طالبات کے لئے ملک و بیرونِ ملک 26 دن کے تدریس تربیتی کورس کا آغاز ہو رہا ہے۔

مختلف کورسز 16 تا 27 جنوری 2017ء، بارہ (12) دن کا **فیضانِ قراٰن کورس** باب المدینہ (کراچی)، گلزارِ طیبہ (سرگودھا)، راولپنڈی، سردار آباد (فیصل آباد)، گجرات اور زم زم نگر (حیدر آباد) باب الاسلام سندھ کی **اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہوں** میں ہوا، جس میں شرکا کی تعداد کم و بیش 168 تھی۔ ● مذکورہ شہروں میں ہی 30 جنوری تا 10 فروری 2017ء شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پسندیدہ 12 دن کے **اصلاحِ اعمال کورس** کی ترکیب بھی ہوئی جس میں شرکا کی کُل تعداد تقریباً 251 تھی۔ ● اسلامی بہنوں کی مجلس کورسز (Short Courses) کے تحت 12 فروری 2017ء سے باب المدینہ (کراچی) سمیت پاکستان کے 12 شہروں میں ملازمت (Job) کرنے والی اسلامی بہنوں کی اسلامی تربیت کے لئے **فیضانِ سیرتِ مصطفٰے کورس** 403 مقامات پر شروع ہوچکا ہے۔ یہ کورس پانچ ہفتے تک ہر اتوار کو ہو گا۔

شخصیات کی مدنی خبریں

سجادہ نشین دربارِ غوثِ اعظم کی عالمی مدنی مرکز تشریف آوری

11 فروری 2017ء کو حضور سَیِّدُنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے دربار (بغداد شریف، عراق) کے سجادہ نشین شیخ سیّد خالد عبدُالقادر منصور جیلانی شافعی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) تشریف آوری ہوئی۔ شہزادۂ عطار الحاج ابو ہلال محمد بلال رضا عطاری مدنی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے ان کا استقبال کیا اور فیضانِ مدینہ کے مختلف مکاتب کا دورہ کروایا۔ اس دوران شیخ خالد جیلانی سَلَّمَہُ الْغَنِی کو مکتبۃ المدینہ کی مختلف مطبوعات تحفے میں پیش کی گئیں جبکہ مدنی چینل کے مکتب میں انہیں دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات پر مبنی دستاویزی وڈیو دکھائی گئی۔ انہوں نے شہزادۂ عطار مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کو حضور سیدنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے دربار کی چادر مبارک، مزار شریف کے گنبد کا پتھر اور مزار شریف کا تصویری فریم تحفے میں عطا کیا۔ اس موقع پر انہوں نے مدنی چینل کو عربی زبان میں تاثرات بھی دیئے جن کا ترجمہ ترمیم و اختصار کے ساتھ پیشِ خدمت ہے:

شیخ سیّد خالد جیلانی شافعی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے تاثرات اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز (بابُ المدینہ کراچی) میں حاضری کا موقع ملا۔ مدنی چینل، جامعۃُ المدینہ اور مدرسۃُ المدینہ کا دورہ کیا اور مختلف اسلامی بھائیوں بالخصوص حاجی بلال (مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی) سے ملاقات کی۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ غیب سے ان کی مدد فرمائے اور انہیں رزقِ حلال نصیب فرمائے تاکہ یہ اسی طرح دینِ اسلام کی اشاعت کا کام جاری رکھیں۔ دعوتِ اسلامی مختلف زبانوں میں کتابوں کے ترجمے شائع کر رہی ہے نیز اچھے انداز میں بچوں کی تربیت کا سلسلہ بھی ہے۔ اس بات پر میں نے ان کو سراہا کہ یہ بہت اچھا کام ہے کیونکہ بچپن میں سکھائی گئی بات پتھر پر لکیر کی مانند ہوتی ہے اور یہ لوگ اسی بنیاد کو مضبوط بنا رہے ہیں۔ جب بچپن ہی سے اُن بچوں کی پرورش میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنا شامل ہو گا، انہیں اِسلام اور قراٰن کے بارے میں آگاہی ہو گی اور خوفِ خدا کا دَرس ملے گا تو اُن کے اَخلاق بھی اچھے ہوں گے۔ یہ ساری چیزیں ایک اچھی اور پاکیزہ نسل کی بنیاد رکھتی ہیں جو مستقبل میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتا ہوں کہ ان اسلامی بھائیوں کا حوصلہ مزید بلند کرے، انہیں اور ان کے شیخ طریقت کو صحت و عافیت نصیب فرمائے، انہیں قراٰن و حدیث کے مطابق حضور غوثِ پاک اور دیگر بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے شکریہ کا پیغام

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضور سیدنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے دربار کے سجادہ نشین شیخ سیّد خالد عبدُالقادر منصور جیلانی شافعی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) تشریف آوری پر صُوری پیغام (Video Message) کے ذریعے اُن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے فَضِیْلَۃُ الشَّیْخ اَلْحَبِیْب سَیِّدِی شَاہ خَالِد قَادِری اَلْجِیْلَانِی اَلْبَغْدَادِی: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اللہ تعالٰی آپ کے دَرَجات بلند فرمائے، مَاشَآءَ اللہ! غریب زادہ حاجی بلال رضا کی درخواست پر آپ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ تشریف لائے اور رونق بخشی، مَاشَآءَ اللہ! میں نے مدنی گلدستے دیکھے، عاشقانِ غوثِ اعظم نے آپ کا استقبال کیا، نعرے بھی لگ رہے تھے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ! دعوتِ اسلامی عاشقانِ غوثِ اعظم کی مَدَنی تحریک ہے۔ اللہ تعالٰی آپ کے دَرَجات بلند فرمائے، بے حساب مغفرت فرمائے، آپ کا آنا جانا قبول فرمائے۔ مجھ گناہ گار کے لئے بے حساب مغفرت کی دعا فرمایئے گا۔ میں آپ کا بہت بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ تشریف لائے، غریب زادہ حاجی بلال رضا پر بہت شفقتیں فرمائیں، اللہ تعالٰی قبول فرمائے۔ جب جب میں یاد آجاؤں تو میرے مرشدِ کریم سیدی غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اور ان کے شہزادوں کے دربار میں میرا سلام شوق عرض کر دیجئے گا۔

سابق صدرِ پاکستان سے ملاقات 27 جنوری بروز جمعہ دبئی میں مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے سابق صدرِ پاکستان پرویز مشرف سے ان کے مقامی دفتر میں ملاقات کی، اس موقع پر انہیں دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات اور مدنی کاموں کا تعارف پیش کیا گیا، انہوں نے دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کی خدمات کو سَراہا اور اس نیت کا اِظہار کیا کہ پاکستان آنے پر وہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں حاضری دیں گے۔

عمران خان کی عالمی مدنی مرکز میں حاضری 7 فروری 2017ء بروز منگل سیاسی شخصیت عمران خان نے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) کا دورہ کیا۔ اس دوران انہوں نے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی سے ملاقات کی۔ نگرانِ شوریٰ نے انہیں نیکی کی دعوت پیش کی اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تالیف ”غیبت کی تباہ کاریاں“ پیش کی اور حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ کا مختصر تعارف پیش کر کے انہیں مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات“ پیش کی اور اس کتاب کا مُطالعہ کرنے کی ترغیب دلائی۔

شخصیات کی مَدَنی مَراکز میں آمد ڈھاکہ (بنگلہ دیش) کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں عربی عالمِ دین حضرت شیخ محمد عبد اللہ العیدروس جبکہ برمنگھم یوکے میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں حضرت مولانا حافظ محمد صادق ضیاء مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی اور حضرت مولانا اکبر ہزاروی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی تشریف آوری ہوئی۔ اِن حضرات نے عالمی سطح پر ہونے والی خدماتِ دعوتِ اسلامی کو خوب سَراہا اور دُعاؤں سے نوازا۔ چیئرمین ڈسٹرکٹ کورنگی سید نیر رضا کی رضائے مصطفیٰ مسجد کورنگی نمبر 4 (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں حاضری ہوئی، وہاں انہوں نے مدرسۃ المدینہ آن لائن کا دورہ بھی کیا اور مدنی چینل کو اپنے تاثرات بھی دیئے۔

شخصیات سے ملاقات ✹ شہداد پور ضلع سانگھڑ (باب الاسلام سندھ) میں حضرت مولانا مفتی عبد الرحیم نقشبندی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی سے اسلامی بھائیوں نے ملاقات کی اور انہوں نے مدنی چینل کو اپنے تاثرات بھی دیئے۔ ✹ شعبۂ تعلیم کے اسلامی بھائیوں نے باب المدینہ کراچی میں ڈائریکٹر جنرل سندھ گورنمنٹ کالج ڈاکٹر ناصر انصار اور ✹ نجی یونیورسٹی کے وائس چانسلر قاضی خالد علی سے جبکہ ✹ مجلسِ رابطہ کے اسلامی بھائیوں نے ضلع کونسل فیصل آباد (سردارآباد) کے چیئرمین چودھری زاہد نذیر سے ملاقات کر کے انہیں دعوتِ اسلامی کی کاوشوں سے آگاہ کیا۔ ان حضرات نے مدنی چینل کو اپنے تاثرات بھی دیئے۔

دعوتِ اسلامی کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں (Overseas)

غیر مسلموں کا قبولِ اسلام ● فروری 2017ء میں روم اٹلی میں ایک غیر مسلم گھرانے نے اسلام قبول کرلیا۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی نے گھر کے سربراہ نَومسلم اسلامی بھائی کا نام "محمد واجد" رکھا۔ ● 7 فروری 2017ء کو خلیج کے ایک اسپتال میں زیرِ علاج فلپائن سے تعلق رکھنے والی دو خواتین دعوتِ اسلامی کی ذمّہ دار اسلامی بہن کی انفرادی کوشش کی بَرَکت سے مُشرّف بہ اسلام ہو گئیں۔ ان نَومُسلِمہ اسلامی بہنوں کی ترغیب پر 14 فروری 2017ء کو مزید ایک خاتون نے اسلام قبول کرلیا۔ نَومُسلِمہ خواتین کے اسلامی نام رکھے گئے نیز ان کی اسلامی تربیت کا سلسلہ جاری ہے۔ ● 17 فروری 2017ء تنزانیہ میں 12 دن کے مدنی قافلے میں مدنی دورے کے دوران اسلام کی دعوت پیش کرنے پر 2 غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ SAMWELI نامی شخص کا اسلامی نام "احمد رضا" جبکہ JACKSON کا اسلامی نام "محمد الیاس" رکھا گیا۔

مختلف کورسز اٹلی کے شہر بولونا (Bologna) اور اسپین کے شہر بارسلونا (Barcelona) کے مَدَنی مراکز میں اسلامی بھائیوں کے 12 دن کے اِصلاحِ اعمال کورس کا سلسلہ جاری ہے۔ ● 12 فروری 2017ء سے ملازمت (Job) کرنے والی اسلامی بہنوں کی اسلامی تربیت کے لئے فیضانِ سیرتِ مصطفٰی کورس برطانیہ (UK) میں 8 مقامات پر شروع ہوچکا ہے۔ یہ کورس پانچ ہفتوں تک ہر اتوار کو ہوگا۔ ● اسلامی بہنوں کے لئے 3 دن کا مدنی کام کورس کولمبو (سری لنکا) میں 20، 21، 22 جنوری، عطاری کا بینات کلکتہ (ہند) میں 22، 23، 24 جنوری، قادری کابینات محبوب نگر (ہند) میں 27، 28، 29 جنوری جبکہ نیپال میں 29، 30، 31 جنوری کو ہوا۔ مجموعی طور پر شرکا کی تعداد تقریباً 294 رہی۔

دبئی میں شخصیات اجتماع کا انعقاد 26 جنوری بروز جمعرات دبئی میں شخصیات اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں کم و بیش 100 شخصیات نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنتوں بھرا بیان فرمایا جبکہ رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلسِ بیرونِ ملک نے بھی شرکت فرمائی۔

مبلغین کا بیرونِ ملک سفر جنوری اور فروری 2017ء میں دو اراکینِ شوریٰ سمیت دیگر مبلغین نے نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے ان ممالک کا سفر فرمایا: عرب شریف، عرب امارات، جرمنی، فرانس، آسٹریا، ہالینڈ، ترکی، سوئزرلینڈ، اسپین، کینیا، ساؤتھ افریقہ، نیپال، موزمبیق، جاپان اور ساؤتھ کوریا۔

مدنی قافلوں کا سفر نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے برمنگھم (U.K) سے ایک مدنی قافلے نے جرمنی جبکہ اٹلی سے ایک مدنی قافلے نے اسپین کا سفر کیا۔

ہالینڈ میں فیضانِ مدینہ کا افتتاح 4 فروری 2017ء کو ہالینڈ میں دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا افتتاح ہوا جس میں کثیر عاشقانِ رسول نے شرکت کی، فیضانِ مدینہ ہالینڈ میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ باجماعت نمازِ پنجگانہ، مدنی درس (درسِ فیضانِ سنت وغیرہ) اور مَدرَسَۃُ المدینہ بالغان سمیت دیگر مدنی کاموں کا سلسلہ شروع ہوچکا ہے۔

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں بیرونِ ملک کے عاشقانِ رسول کی حاضری اور مدنی تربیت

دسمبر 2016ء میں مجلس بیرونِ ملک کے تحت بیرونِ ملک کے عاشقانِ رسول کے لئے 41 دن کی مدنی تربیت کا سلسلہ عالمی مدنی مرکز (فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی) میں ہوا، جس میں 18 ممالک کے 178 اسلامی بھائی مختلف ایام کیلئے شریک ہوئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکروں میں شرکت کے ساتھ ساتھ کئی اسلامی بھائیوں نے 12 دن کے "اصلاحِ اعمال کورس" اور 12 دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا، جبکہ ہاتھوں ہاتھ 27 اسلامی بھائیوں نے 12 ماہ کا سفر بھی اختیار کیا۔

نیپال ذمہ داران کا تربیتی اجتماع نیپال میں 3 دن کا تربیتی اجتماع ہوا جس میں نیپال اور ہند بھر کے سینکڑوں ذمّہ دار اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، امیرِ اہلسنت اور نگرانِ شوریٰ نے اپنے صَوتی پیغامات اور مُعاونِ نگرانِ مجلسِ بیرونِ ملک و رُکنِ شوریٰ نے بنفس نفیس تشریف لاکر شرکا کی تربیت فرمائی۔ اس تربیتی اجتماع میں 10، 11، 12 مارچ کو حیدرآباد دکن (ہند) میں ہونے والے 3 دن کے سنتوں بھرے اجتماع کی تیاری کا بھی جائزہ لیا گیا۔

ہانگ کانگ میں مدرسۃ المدینہ (للبنات) کا افتتاح اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ 26 فروری 2017ء بروز اتوار بعد نمازِ ظہر ہانگ کانگ میں مدرسۃ المدینہ للبنات کا افتتاح ہونے والا ہے۔ امید ہے کہ جب ماہنامہ "فیضانِ مدینہ" مارچ کا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گا تو اس مدرسے کا افتتاح ہوچکا ہوگا۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ للبنات میں مدنی منیوں اور بڑی اسلامی بہنوں کو تجوید و قراءت، ناظرہ قراٰنِ پاک پڑھانے کے ساتھ ساتھ سنّتیں اور آداب نیز ضروری مسائل سکھانے کا بھی سلسلہ ہوگا اور اسی مقام پر ہر ہفتے کو بعد نمازِ ظہر اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ بھی ہوگا۔

جاپان میں مدنی کاموں کی دھوم دھام اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ رُکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس بیرونِ ملک 26 فروری تا 3 مارچ 2017ء مدنی کاموں کے سلسلے میں جاپان کا سفر فرمائیں گے۔ اس سفر میں رُکنِ شوریٰ کے ساتھ ہانگ کانگ، ساؤتھ کوریا، امریکہ (USA) اور برطانیہ (U.K) کے اسلامی بھائی شریک ہوں گے۔ جاپان کے مختلف شہروں میں ہونے والے اجتماعات میں سنتوں بھرے بیانات اور شخصیات سے ملاقات کا سلسلہ بھی ہوگا۔

Preachers' travelled overseas countries: In January and February 2017, other Islamic brothers including two members of Shura travelled the following countries in order to present the call towards righteousness: Sacred Arab, Arab Emirate, Germany, France, Austria, Holland, Turkey, Switzerland, Spain, Kenya, South Africa, Nepal, Mozambique, Japan and South Korea.

Madani Qafilahs' travel: One Madani Qafilah travelled from Birmingham (UK) to Germany and the other one travelled from Italy to Spain for spreading the call towards righteousness.

Inauguration of Faizan-e-Madinah in Holland: On 4th February 2017, the Madani Markaz of Dawat-e-Islami Faizan-e-Madinah was inaugurated in Holland. A large number of devotees of Rasool attended it. In the Faizan-e-Madinah of Holland, اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ other Madani activities including five-time Salah with Jama'at, Madani Dars (Dars-e-Faizan-e-Sunnat etc.) and Madrasa-tul-Madinah for adults have been initiated.

Overseas devotees of Rasool visit Aalami Madani Markaz 'Faizan-e-Madinah' and receive Madani Tarbiyyat

In December 2016, 'Majlis Overseas' organised a 41-Day Madani Tarbiyyat program in Aalami Madani Markaz (Faizan-e-Madinah, Bab-ul-Madinah Karachi) for the overseas devotees of Rasool. 178 Islamic brothers of 18 countries attended this program for different time period [as per the schedule]. Many Islamic brothers joined the 12-Day 'Islah-e-A'maal' Course and travelled with 12-Day Madani Qafilah along with attending the 'Madani Muzakarahs' of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه, whereas 27 Islamic brothers travelled with 12-month Madani Qafilah then and there.

Tarbiyyati Ijtima' of Nepali responsible Islamic brothers: Hundreds of responsible Islamic brothers of Nepal and India attended the 3-Day Tarbiyyati Ijtima' organised in Nepal. Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه and Nigran-e-Shura gave Tarbiyyat to the attendees through audio messages whereas vice-Nigran of 'Majlis Overseas' and Rukn-e-Shura themselves attended the Ijtima' to give Tarbiyyat to the attendees. In this Tarbiyyati Ijtima', arrangements for the 3-Day Sunnah-inspiring Ijtima' to be held on 10, 11 and 12th March in Hyderabad Deccan (India) were also reviewed.

Inauguration of 'Madrasa-tul-Madinah lil-Banaat' in Hong Kong: اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! 'Madrasa-tul-Madinah lil-Banaat [for Islamic sisters]' is going to be inaugurated in Hong Kong after Salat-uz-Zuhr on Sunday 26 February, 2017. Expectedly, this Madrasah will have been inaugurated by the time you read March issue of Mahnamah 'Faizan-e-Madinah'. اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ, knowledge of 'Sunan and manners' will be imparted to Madani children [only girls] and Islamic sisters in 'Madrasa-tul-Madinah lil-Banaat' along with providing them with the education of 'Tajweed and Qira`at' and recitation of the Holy Quran. Moreover, education of necessary Islamic rulings will also be provided in this Madrasah and the weekly Sunnah-inspiring Ijtima' of Islamic sisters will also be organised on every Saturday after Salat-uz-Zuhr on the same place.

Great Madani activities in Japan: اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! Rukn-e-Shura and Nigran of 'Majlis Overseas' will visit Japan from 26th February to 3rd March, 2017 for reviewing and carrying out Madani activities. In this visit, Rukn-e-Shura will be accompanied by the Islamic brothers of Hong Kong, South Korea, U.S.A and U.K. Sunnah-inspiring speeches will be delivered in the Ijtima'aat in various cities of Japan and the delegation will also be meeting the important personalities.

Miscellaneous courses: 12-Day 'Faizan-e-Quran course' from 16 to 27th January was held in Madani Tarbiyyati centres for Islamic sisters of Bab-ul-Madinah (Karachi), Gulzar-e-Taybah (Sargodha), Rawalpindi, Sardarabad (Faisalabad), Gujrat and Zamzam Nagar Hyderabad Bab-ul-Islam (Sindh), in which more or less 168 participants took part.

In the very above mentioned cities, the Ameer-e-Ahl-e-Sunnat's favourite 12-Day 'Islah-e-A'maal Course', was held from 30 January to 10 February 2017, attended by total 251 participants.

Under the supervision of 'Majlis short courses of Islamic sisters', 'Faizan-e-Seerat Course' for the employed Islamic sisters has been started from 12 February 2017 at 403 locations of 12 big cities of Pakistan including Bab-ul-Madinah (Karachi). This course will be held on each Sunday and will remain continued until 5 weeks.

May Dawat-e-Islami prosper!

Overseas Madani News of Dawat-e-Islami

Non-Muslims' conversion to Islam: In February 2017, a non-Muslim family converted to Islam in Rome, Italy. The preacher of Dawat-e-Islami named new Muslim Islamic brother, who is the guardian of his family, 'Muhammad Waajid'.

On 7th February 2017, two women from Philippines, who were undergoing a medical treatment in a hospital, converted to Islam by the individual effort of a responsible Islamic sister. On 14th February 2017, by virtue of these both new Islamic sisters' persuasion another woman converted to Islam. The new Muslim women were given Islamic names. Further, Islamic Tarbiyyat is being given to them. On 17th February 2017, in Tanzania, during the Madani visit of the 12-day Madani Qafilah two non-Muslims converted to Islam when they were presented the call to Islam. Samweli's was named 'Ahmad Raza', whereas Jackson was named 'Muhammad Ilyas'.

Different courses: 12-Day Deeds Reformation Course is running for the Islamic brothers of the Madani Marakiz of Bologna (Italy) and Barcelona (Spain).

Faizan Seerat-e-Mustafa Course has been initiated at eight venues in the UK for the Islamic Tarbiyyat [teachings] of working Islamic sisters since 12th February, 2017. This course will run for five weeks every Sunday.

A 3-Day Madani Work Course for Islamic sisters was offered in Colombo (C-Lanka) on 20, 21, 22nd January. The same course was offered in Attari Kabinat Kolkata (Hind) on 22, 23, 24th January, in Qaadiri Kabinat Mahboob Nagar (Hind) on 27, 28, 29th January, while in Nepal, it was offered on 29, 30, 31st January. 294 people attended the course.

Dignitaries' Ijtima' was held in Dubai: On 26 January (Thursday), in Dubai, Dignitaries' Ijtima' was held which was attended by approximately 100 dignitaries. During this Ijtima', the preachers of Dawat-e-Islami delivered Sunnah-inspiring speech, whereas the member of Shura and Nigran of Majlis Overseas also attended this Ijtima'.

Maulana Hafeezullah Maharwi, Mufti Liyaqat Ali Razavi, Allamah Muhammad Ramzan Golarwi, Maulana Muhammad Shaahid Raza Qaadiri, Maulana Nawaz Mazhari, Maulana Ghulam Mustafa Baarwi, Maulana Khalid Mahmood Chishti and other people.

Rukn-e-Shura visited Dar-ul-'Uloom Amjadiyyah: Rukn-e-Shura Nigran Attari Kabinat (Bab-ul-Madinah Karachi) 2017 visited the famous Jami'ah of Karachi 'Dar-ul-'Uloom Amjadiyyah' (Aalamgeer Road). He blessed the large number of students with his Madani pearls. On this occasion, the blessed scholars were also present there. After the Bayan, some students expressed their gratitude towards the Rukn-e-Shura while giving their comments to the Madani Channel, they showed their interest in 'Monthly Magazine' and expressed their intention about the membership of this monthly magazine 'Faizan-e-Madinah'. (3rd February, 2017)

Madani News of Islamic Sisters

Nigran Markazi Majlis-e-Shura Dawat-e-Islami Maulana Abu Haamid Muhammad Imran Attari, via link, delivered Sunnah-inspiring Bayan in Tarbiyyati Ijtima' to the responsible Islamic sisters of Makki and Maharwi Kabinat (Rawalpindi, Islamabad, Wah Cantt, Attock and the surroundings) on Tuesday 7th February whereas on 14th February, he delivered Bayan to the Islamic sisters of Ashaabi Kabinat (Thatta, Golarchi, Dhabeji and Chuhar Jamali etc.). Approximately 1200 Islamic sisters took part in both these Tarbiyyati Ijtima'aat, and Nigran-e-Shura also set target for their Madani activities.

Nigran Markazi Majlis-e-Shura Dawat-e-Islami Maulana Abu Haamid Muhammad Imran Attari was scheduled to deliver Bayan in Tarbiyyati Ijtima' of the Islamic sisters of Jami'a-tul-Madinah lil-Banaat C-Lanka and Bangladesh on Tuesday 21st February, and on Tuesday 28th February, he was scheduled to deliver in Tarbiyyati Ijtima' of the Islamic sisters of Jami'a-tul-Madinah lil-Banaat Siddeeqi Kabinat (Gujrat, Lala Musa, Ziakot (Sialkot), Gujranwala, Narowal, Ali Pur Chattha, Haafizabad, Ziakot (Sialkot etc.). On Thursday 23rd February, he was scheduled to deliver Bayan in Tarbiyyati Ijtima' of the Islamic sisters of Jami'a-tul-Madinah lil-Banaat.

Jami'a-tul-Madinah lil-Banaat

Through 231 Jami'a-tul-Madinah lil-Banaat of Islamic sisters, home and abroad, Dawat-e-Islami has been committedly struggling to spread the Islamic teachings. In January, 2 new Jami'aat lil-Banaat have been opened, one in Khagoki near Paharyanawali district Gujrat Punjab Pakistan and the second one is in Charwai district Kotli Kashmir; in which 'Faizan-e-Shari'at Course' has been started.

Recently, Bint-e-Attar Baaji Salamah Al-Ghaffar along with Zimmahdar Islamic sisters of Aalami Majlis Mushawarat visited Jami'a-tul-Madinah lil-Banaat Sham'-e-Madinah Bab-ul-Madinah (Karachi). She provided female students with Madani Tarbiyyat and the female students had privilege to meet her.

In 164 Jami'a-tul-Madinah of Pakistan and overseas countries, 'Faizan-e-Shari'at Course' for Islamic sisters has been continued.

Under the supervision of Jami'a-tul-Madinah lil-Banaat, 26-Day Tadrees Tarbiyyati Course for Faarigh-ut-Tahseel (those completed Dars-e-Nizami studies) female students is going to start home and abroad from the 1st March 2017, اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ.

Madina-tul-Awliya (Multan), Lala Musa, Markaz-ul-Awliya (Lahore), Dera Ismail Khan, Sardarabad (Faisalabad), Gujranwala, Islamabad, Rawalpindi, Bhalwal, Gulzar Taybah (Sargodha) and Sahiwal and Layyah. Approximately 4105 students collectively participated in these courses.

Zehni Aazmaish (intelligence quiz) Season 8: Since 31st January 2017, popular program of Madani Channel Zehni Aazmaish (intelligence quiz) Season 8 is being broadcast and its final contest is going to be held on 9th April 2017 (Sunday). Total 24 teams are participating in Season 8. The contests which are being held amongst them on each Tuesday, Wednesday and Thursday are aired live on Madani Channel. The program 'Zehni Aazmaish' is an easy source of acquiring great Islamic knowledge being at home.

Congregation of dignitaries in Governor House: Under the supervision of Majlis Rabitah, a congregation of dignitaries was held in Governor House located in Lahore. Rukn-e-Shura and Nigran of Hajwayri Kabinat, Markaz-ul-Awliya (Lahore) delivered Sunnah-inspiring Bayan.

Majlis Mazaraat-e-Awliya: اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! Majlis Mazaraat-e-Awliya is also an important department of Dawat-e-Islami, a global non-political movement for the propagation of Quran and Sunnah. Under the supervision of this Majlis, all year round generally and especially on the occasions of 'Urs of blessed saints رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی, and on other special occasions, the Islamic brothers visiting Mazaraat [blessed shrines] are called towards righteousness. At more or less 1420 Mazaraat-e-Awliya (shrines of blessed saints رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی) throughout Pakistan, especially on the blessed occasions of annual 'Urs, of blessed saint, Islamic brothers of this Majlis engage themselves in Madani activities for example Madani Dars, Bayan, Tarbiyyati Halqahs etc., whereas Madani activities are being carried out daily at 97 Mazaraat-e-Awliya (shrines of blessed saints رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی). From January 2016 to January 2017, during the time span of 13 months 839 Madani Qafilahs visited different shrines and the devotees of Rasool travelling in Madani Qafilah gave away booklets, and conducted Tarbiyyat Halqahs as well as actively participated in other Madani activities. At different shrines, stalls for Ta'wizat and Maktaba-tul-Madinah books were also set up. On behalf of Mazaraat-e-Awliya (shrines of blessed saints رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی), specially on the occasion of Urs, Ijtima'-e-Zikr-o-Na'at congregation were held at various blessed shrines.

Rukn-e-Shura visited 9 Madaris of Ahl-e-Sunnat: Quite recently, Rukn-e-Shura along with Nigran of 'Majlis Rabitah bil-'Ulama wal-Mashaaikh Pakistan' and other Islamic brothers visited Jami'ah Qadiriyyah Razawiyyah Sardarabad (Faisalabad), Jami'ah Muhaddis-e-A'zam, Raza Nagar Chaman-e-Attar Chiniot, Jami'ah Sa'eediyah 'Usmaniyah Madina-tul-Awliya (Multan), Jami'ah Ghausiyyah Razawiyyah Chock A'zam district Layyah. They also visited 5 Madaris of Bahawalpur: Idarah Misbah-ul-Quran, Jami'ah Nizam-e-Mustafa, Jami'ah Owaysiyah Razawiyyah, Jami'ah Islamiyyah Nabawiyyah and Jami'ah Ghausiyyah Sa'eediyah.

During this visit, they met honourable Mohtamim [administrator] of Jami'aat and other blessed scholars, and delivered Sunnah-inspiring Bayanaat to the students of Jami'aat. The blessed scholars they met were: Maulana Fayyaz Ahmad Owaysi, Maulana Ata-ur-Rasool Owaysi, professor Awn Muhammad Saeedi, Mufti Muhammad Akbar Saeedi, Maulana Javed Mustafai, Mufti Muhammad Kashif Saeedi, Maulana Haafiz Abdur Rauf Qaadiri, Qaari Khadim Husayn Saeedi, Sahibzada Zia-ul-Mustafa Noori, Mufti Ghulam Rasool Qaadiri, Qaari Muhammad Ashraf Shakir, Qaari Muhammad Altaf Wirk,

Madani News of Departments

Tarbiyyati Ijtima' of Islamic brothers connected with Masajid: A Tarbiyyati Ijtima' of Islamic brothers connected with Masajid such as Aimmah Kiraam (those leading the Salah), Khutaba (addressor), Muazzaneen (those who call out Azan) and the members of Masjid committee was held on 16th February 2017 on Thursday after weekly Sunnah-inspiring congregation and via link tens of thousands of Islamic brothers had the privilege to take part from 69 locations across Pakistan. Besides Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه, Nigran of Markazi Majlis-e-Shura Maulana Haji Muhammad Imran Attari مَدَّظِلُّهُ الْعَالِي also delivered Bayan in this Tarbiyyati Ijtima'.

Encouragement for Islamic brothers: Quite recently, a Madani Qafilah of special Islamic brothers set off for Nawabshah (Bab-ul-Islam, Sindh) from Faizan-e-Madinah (Bab-ul-Madinah Karachi), Aalami Madani Markaz of Dawat-e-Islami. Including Rukn-e-Shura, there were 57 Islamic brothers in this Madani Qafilah. Out of them, 19 Islamic brothers were dumb and deaf, 13 were blind whereas 25 were affected with general disabilities. Upon receiving the news of this Madani Qafilah, Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه encouraged Islamic brothers through voice message.

Certificate-giving ceremony of Madrasa-tul-Madinah: Under the supervision of Madrasa-tul-Madinah, certificate-giving ceremonies were held on Sunday 29th January, 2017. Together with global Madani Markaz Faizan-e-Madina Bab-ul-Madinah Karachi, these ceremonies were held at more or less 330 locations in which the Madani children, the guardians of Madani children, former Hafizeen and Hafizaat, Madani staff, blessed scholars and other dignitaries participated. These participants were nearly 150,000 [one hundred and fifty thousand]. Arrangements for the male students and other male participants were made in Madrasa-tul-Madinah lil-Baneen whereas in Madrasa-tul-Madinah lil-Banaat for the female students and other female participants. Nigran of Markazi Majlis-e-Shura of Dawat-e-Islami Maulana Haji Abu Haamid Muhammad Imran Attari مَدَّظِلُّهُ الْعَالِي delivered a Sunnah-inspiring Bayan which was broadcast live on Madani Channel. Upon the motivation and encouragement of Nigran-e-Shura, the teachers, Nazimeen and the students of Madrasa-tul-Madinah along with their guardians made intentions to travel with 3-day Madani Qafilahs of 17, 18 and 19th February and later on they also had the privilege to travel either.

5 Years brief performance of Majlis Madrasa-tul-Madinah courses: Under the supervision of Majlis Madrasa-tul-Madinah courses of Dawat-e-Islami, Mudarris Course is conducted from time to time in different cities. In this course, Tarbiyyat is provided to the Mudarriseen [teachers] for Tadrees [teaching] in Madrasa-tul-Madinah. From February 2012 to January 2017, during this five year-period, throughout Pakistan including Kashmir, and in Nepal, 153 Mudarris Courses were conducted in different cities such as Bab-ul-Madinah (Karachi), Zamzam Nagar (Hyderabad), Farooq Nagar (Larkana), Sukkur,

مجلس سوشل میڈیا دعوت اسلامی

- کلمۂ طیبہ میں ایک **نقطہ** بھی نہیں آتا
- جب آپ مسکراتے ہیں تو 14 پٹھے استعمال ہوتے ہیں اور تیوریاں چڑھانے پر 43 پٹھے استعمال ہوتے ہیں اس لیے صرف مسکرائیے۔
- انسانی ناک 50,000 مختلف طرح کی بو کو سونگھ سکتی ہے۔
- مینڈک کبھی بھی اپنی آنکھیں بند نہیں کرتا، یہاں تک کہ سوتے ہوئے بھی آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔
- 86% زمینی اور 91% سمندری مخلوقات کو ابھی تک دریافت نہیں کیا جاسکا۔

- مچھلی کی آنکھیں ہمیشہ کھلی رہتی ہیں کیونکہ اس کے پپوٹے نہیں ہوتے۔
- جن باتوں کا تعلق سائنس سے ہے ان میں تبدیلی واقع ہوسکتی ہے
- اس ماہ سوشل میڈیا دعوت اسلامی کو فیس بک پر تقریبا 2 لاکھ 82 ہزار نیو یوزر (لوگوں) نے جوائن کیا

SocialMedia
Dawateislami

ROHANI ELAJ APPLICATION

Contains Islamic Wazaif for spiritual treatment of various diseases. Some Wazaifs derived from Asma-e-Ilahi عزوجل are listed below.

WAZIFA

- For protection from black magic.
- For protection from illness.
- To get victory over enemy.
- To be protected from theft.
- For Getting rid of Poverty.
- For curing from Illness.
- For having Baby Boy.

بجلی بچانے کے مدنی پھول

از: شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی** دامت برکاتہم العالیہ

(ماخوذ از بجلی استعمال کرنے کے مدنی پھول)

● گھروں، بازاروں نیز صنعتوں میں کم توانائی صَرف کرنے والے آلات وہ بھی صِرف اور صِرف ضرورتاً استعمال کیجئے ● حاجت ہو تو 100 بلب روشن کیجئے، ورنہ 1 بھی نہیں ● مانیٹر کی جگہ LCD یا LED استعمال کرنے سے بجلی کم خرچ ہوتی ہے ● اَوْوَن (Oven)، استری اور U.P.S کم سے کم استعمال کیجئے ● ہیٹر کے بجائے گرم کپڑے استعمال کیجئے ● اگر ممکن ہو تو لِفٹ کے بجائے سیڑھیوں کے ذریعے آنا جانا اور واشنگ مشین کے بجائے ہاتھوں سے کپڑے دھونا جان و مال دونوں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے ● جب تک ممکن ہو پنکھے کے بجائے A.C استعمال نہ کریں ● اپنے A.C کا تھرموسٹیٹ 26 پر سیٹ کر دیجئے، اس سے بل میں 30 فیصد کمی ہو سکتی ہے ● ہو سکے تو انسٹنٹ واٹر گیزر استعمال کیجئے یا پھر گیزر میں کو نیکل سیفل ڈال دیجئے اور 25 فیصد تک گیس بچایئے ● سیڑھیوں پر "ٹو وے" کی ترکیب بنانا مفید ہو سکتا ہے، یعنی ایک بٹن ابتدا پر اور دوسرا انتہا پر اس طرح لگوا لیجئے کہ دونوں سے بتی جلائی اور بجھائی جا سکے ● شاپنگ مالز (Shopping Malls) میں برقی زینہ کم سے کم چلایئے۔

امیرِ اَہلِ سُنّت دامت برکاتہم العالیہ **کی عادتِ مبارکہ:** ● بارہا دیکھا گیا ہے کہ مکتب میں کام کے دوران اذان شروع ہو جائے تو لائٹ بند کر کے اذان کا جواب دیتے ہیں ● فیضانِ مدینہ میں محراب کے پیچھے سیڑھیوں اور اپنے مکتب میں بھی "ٹو وے" کی ترکیب بنا رکھی ہے ● ایک مَدَنی مذاکرے میں فرمایا: میں ایک بھی زائد بلب جلانے نہیں دیتا، کہیں آخرت میں پکڑ نہ ہو۔ (مختلف مَدَنی مذاکروں سے ماخوذ)

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں 103 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کے لیے کوشاں ہے۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92
Web: www.dawateislami.net / Email: mahnama@dawateislami.net

MC 1286